فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (القرآن الكريم)
تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ، وَعَلِّمُوْهُ، فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ (الحديث)
اَشْرَفُ الفَرَائِض
افادات
از: حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی
مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، مرادآباد، یوپی
تصحیح شدہ
جدید ایڈیشن
مؤلف: مفتی عبداللطیف مہدی حسن قاسمی (بمبوی)
(امام مسجد و مدرسہ دعوت الحق، تنگا گاؤں، پوئی، ممبئی ۷۲)
ناشر
داؤد بکڈپو، نزد جونا کھار مرکز جامع مسجد، ایس، وی، روڈ
کھار (ویسٹ) ممبئی، مہاراشٹر، انڈیا (۴۰۰۰۵۰)
ASHRAFUL FARAIZ 2017 by Mufti Abdul Lateef Qasmi (Mumbai)

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | اَشرفُ الفرائض |
| مؤلف | : | مفتی عبد اللطیف قاسمی (بمبوی) |
| کمپوزنگ | : | مولانا شمیم اختر قاسمی (ارریاوی) |
| سن اشاعت (اول) | : | صفر المظفر ۱۴۳۲ھ جنوری ۲۰۱۱ء |
| سن اشاعت (دوم) | : | ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ جنوری ۲۰۱۸ء |
| صفحات | : | ۱۵۶ |
| طباعت | : | ہمدم پریس، مالیگاؤں |
| قیمت | : | ۱۲۰/روپیے |

کتاب ملنے کے پتے

**قاسمی خان بک ڈپو** مسجد و مدرسہ دعوت الحق،
تنگا گاؤں، پوئی، ممبئی، مہاراشٹر، الہند (۴۰۰۰۷۲)
موبائل نمبر: 9987873699/9757076139

**داؤد بک ڈپو** نزد جونا کھار مرکز جامع مسجد،
ایس وی روڈ کھار (ویسٹ)، ممبئی، مہاراشٹر، الہند (۴۰۰۰۵۰)
موبائل نمبر: 09323732761

DESIGNED BY : SAAD NADWI, MALEGAON @9860448783

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (القرآن الکریم)

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ، وَعَلِّمُوهُ، فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ (الحدیث)

# اَشْرَفُ الفَرَائِض

(تصحیح شدہ جدید ایڈیشن)

افادات


## از: حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی

مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، مرادآباد، یوپی

**مؤلف**

## مفتی عبداللطیف مہدی حسن قاسمی (بمبوی)

(امام مسجد ومدرسہ دعوت الحق، تنگاگاؤں، پوئی، ممبئی ۷۲)



**ناشر**

داؤد بکڈپو، نزد جونا کھار مرکز جامع مسجد، ایس، وی، روڈ

کھار (ویسٹ) ممبئی، مہاراشٹر، انڈیا (۴۰۰۰۵۰)

# انتساب

بندہ اپنی اس پہلی علمی، فقہی، تحقیقی، کاوش کو امام الانبیاء، محبوب کبریاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کی طرف منسوب کرنے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے کہ جن کے چشمۂ فیوض سے باری تبارک وتعالیٰ نے امت کے درمیان پیدا ہونے والے ایک عظیم فتنہ (وراثت کے نزاع) کو قرآن وحدیث کے زرین اصولوں (علم فرائض) کے ذریعہ سے واضح فرمایا، اور خصوصاً مشفق والدین، واساتذۂ کرام، وداؤد ماموں جان، جناب شیخ اقبال ابن حمید الدین، جناب اختر علی حسین خان (C.A) تنگا گاؤں، جناب ڈاکٹر سرفراز محمد الیاس خان، وھمہ مصنفین ومؤلفین وشارحین کتب (کہ جن کی کتابوں سے بندہ مستفاد ومستفید ہے) کے نام، اور عموماً بندہ کی اس تالیف سے مستفید ہونے والے طلباء، وعلماء، ومفتیان عظام کے نام، اور امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہر اس امتی کے نام جس نے صدق دل سے کلمۂ طیبہ پڑھا ہے ان کی طرف منسوب کرنا، نیز یہ فقہی نورانی تحفہ مادر علمی دار العلوم اشرفیہ، راندیر، اور جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کی آغوشِ تربیت کا ثمرہ ہے، لھذا بندہ ان تمام کی طرف منسوب کرنے کو اپنی سعادت وخوش قسمتی سمجھتا ہے۔

فقط۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والسلام

# تقریظ

## حضرت مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب

مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ' ونصلی علی رسولہ الکریم -------- امابعد

حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب کی تازہ تالیف اشرف الفرائض دیکھنے کا شرف حاصل ہوا، ماشاءاللہ موصوف نے مسائل کو آسان تر بنانے کی کوشش فرمائی ہے، امید ہیکہ اللہ پاک اس کے ذریعہ سے ناظرین کو فن فرائض میں ممارست پیدا فرمادیں، رب کریم سے دعاء ہیکہ اس تالیف کو امّت کے لئے سرمایہ اور مولّف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائیں { آمین }

(مفتی) شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

مدرسہ شاہی مرادآباد، الہند

۲۸/ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

# تقریظ

## حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری

### مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

نحمدہ ٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ........ امابعد

؛فن میراث ؛ایک ضروری علم ہے جس سے کوئی مسلمان مستغنی نہیں ہوسکتا۔ عام طور پر لوگ اسے ایک مشکل فن سمجھتے ہیں، لیکن واقعہ یہ ہیکہ اگراس فن کے بنیادی اصول کوذھن نشین کرلیا جائے تو پھر یہ فن مشکل نہیں رہتا، تاہم اس میں مناسبت پیدا کرنے کے لئے مشق وتمرین اور ممارست کی ضرورت ہوتی ہے، جو شخص محنت کر کے اس پر عبور حاصل کرلے وہ لاکھوں کروڑوں کا حساب منٹوں میں کرسکتا ہے۔

مجھے خوشی ہیکہ فاضل گرامی عزیز مکرم مولوی ومفتی عبداللطیف صاحب زید علمہ نے 'اشرف الفرائض' کے عنوان سے اس موضوع پر ایک آسان رسالہ مرتب کیا ہے، جس سے شائقین فن بآسانی فائدہ اٹھاسکتے ہیں، احقر نے جستہ جستہ مقامات سے رسالہ کا مطالعہ کیا، جبکہ رفیق مکرم حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب زید کرمھم (جن کو علم فرائض سے خاص مناسبت ہے) نے اس کا باریک نظر سے مطالعہ کیا اور اصلاحات بھی فرمائیں، جس کی وجہ سے یہ رسالہ مزید مستند ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس علمی کاوش کو قبول فرمائیں، اوراس طرح کی مزید علمی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ { آمین } والسلام

(مفتی) محمد سلمان منصور پوری

مدرسہ شاہی مراد آباد الہند ۲۸ / ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

# تقریظ

## حضرت مولانا قاری رشید احمد صاحب اجمیری
## شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ، راندیر، سورت، گجرات

حامداً ومصلیاً ومسلماً.........وبعد

علم الفرائض کی اہمیت سے ہر معلم ومتعلم بخوبی واقف ہے، درس نظامی میں جو کتب داخل ہیں ان میں اس فن کی کتاب سراجی بھی شامل ہے، تا کہ طلباء اس علم سے پوری طرح واقف ہوں، مسلمان کو میراث کے سلسلے میں مسائل سے روشناس کرانا اور اہمیت سے واقف کرنا علماء کرام کا مشن وفکر ہے، جیسے کہ اور ضروری مسائل کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، اسی طرح جو تساہل وتغافل برتا جا رہا ہے اس سے بھی متنبہ کرنا انہیں حضرات کا حصہ ہے، لیکن یہ جب ہوگا کہ خود کو بھی ان مسائل سے اچھی طرح واقفیت ہو اسی لئے فن بسہولت سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے علماء وفقہاء کرام انہیں اپنے طریقے اور مقدور بھر ساعی میں لگے رہتے ہیں جس کی برکت سے طلباء کے لئے فن کا سمجھنا آسان ہوتا گیا ہے اور نئی نئی تالیفات مستند وجود میں آتی رہی ہیں۔

انہی مساعئ جمیلہ کا نمونہ عزیز القدر مولوی ومفتی عبداللطیف صاحب سلمہٗ کی زیر نظر تالیف ہے جس میں طلباء کی تمرین اور مشق کو مدنظر رکھا گیا ہے، اور مختلف ومتعدد طرق سے سہولتیں افہام وتفہیم کی پیش فرمائی ہیں، اپنے امکان بھر کوشش کی ہے اور ایک حد تک کامیابی بھی پائی ہے، بندہ نے بھی کتاب جستہ جستہ مقامات سے دیکھی ہے، اللہ تعالیٰ مؤلف ومؤلَف کو قبول فرما کر دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

(حضرت مولانا قاری) رشید احمد اجمیری

مدرسہ دار العلوم اشرفیہ، راندیر

سورت، گجرات الہند۔ بنیاد ۱۸۸۶ء

# پیش لفظ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم میراث نہایت ہی اہمیت اور بڑی فضیلتوں کا حامل ہے،اس علم کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتاہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر احکام مثلاً نماز،روزہ،زکوۃ،حج وغیرہ کوقرآن کریم میں اجمالاً ذکرفرمایاہے،اوران کی تفصیل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ بیان فرمائی ہے،لیکن فن میراث کی تمام تفصیلات خوداللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی سوائے نانی اوردادی کے مسائل چونکہ نانی کا مسئلہ سنّت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے،اوردادی کا مسئلہ حضرت عمرؓ کے اجتہاد سے،جس کوامّت نے بالاتفاق قبول کرلیاہے،نیز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسکی فضیلت کو واضح فرماتے ہوئے ارشادفرمایا ”تعلموا الفرائض وعلموا ھا فانہ نصف العلم“(علم فرائض خودبھی سیکھواوردوسرے کوبھی سکھاؤاسلئے کہ یہ نصف علم ہے)نیز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایاقیامت سے قریب سب سے پہلے یہی علم میراث اٹھالیاجائے گا،اوریہ ایک ایساعلم ھیکہ جس سے کوئی مسلمان مستغنی نہیں ہوسکتا۔عام طور پرلوگ اسے ایک مشکل فن سمجھتے ہیں،لیکن واقعہ یہ ہیکہ اگراس فن کے بنیادی اصول کو ذھن نشین کرلیاجائےتو پھریہ فن مشکل نہیں رہتا،تاہم اس میں مناسبت پیداکرنے کے لئے مشق وتمرین اورممارست کی ضرورت ہوتی ہے،جوشخص محنت کرکےاس پرعبورحاصل کرلے وہ لاکھوں کروڑوں کاحساب منٹوں میں کرسکتاہے۔

اورصرف اس کا سیکھنا ہی اصل مقصد نہیں ہے بلکہ اس کو عملاً زندگی میں بھی لانا ہے، چونکہ یہ چیزیں بندوں کے حقوق سے تعلق رکھتی ہیں، اس فن کا مقصد ہی یہ ہے کہ شرعی مستحقین ورثاء کو انکا حق کماحقہٗ تقسیم کرنا اور ترکہ تقسیم کرنے میں ہر قسم کی لغزش سے محفوظ رہنا، اور اللہ تعالیٰ کے یہاں بندوں کے حقوق کی بڑی اہمیت ہیں جیسے کہ گناہوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)ذنب فیمابینه وبین اللّٰه (وہ گناہ جو ایک بندہ اور اللہ کے درمیان ہو جیسے کہ بد نظری کرنا، شراب پینا، جھوٹ بولنا، وغیرہ وغیرہ)(۲)ذنب فیمابینه وبین اعمال اللّٰه (وہ گناہ جو ایک بندہ اور اللہ کے حقوق سے متعلق ہو جیسے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، وغیرہ ان فرائض کی ادائیگی میں کوتا ہی کرنا، وغیرہ وغیرہ)(۳)ذنب فیمابینه وبین عباداللّٰه (وہ گناہ جو اللہ کے دو بندوں سے متعلق ہو جیسے کہ کسی کا مال چوری کر لینا، کسی کی زمین غصب کر لینا، شرعی مستحقین ورثاء کو انکا حق کما حقہ نہ دینا، وغیرہ وغیرہ) پہلے دو گناہ تو ایسے ہیں کہ اگر اللہ کی شان کریمی بندہ کے ساتھ شامل حال رہی تو اللہ تعالیٰ بندہ کو معاف فرمادے نگے لیکن تیسرے گناہ کی معافی کا دارومدار بندہ پر منحصر ہے، جب بندہ معاف کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی معاف فرمائے نگے اسی طرح میراث بھی بندوں کے حقوق میں سے ہیں اگر میراث میں ذرہ برابر کسی کا حق لیا ہوگا مثلاً کسی شخص کی زمین غصب کرلیا تو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اگر ایک بالشت بھی زمین ظلماً لی ہوگی تو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا، اور اگر کسی وارث یا غیر وارث کا ایک روپیہ بھی ناجائز طریقہ سے لیا ہوگا تو علامہ شامیؒ کی تحقیق کے مطابق کل قیامت کے دن سات سو مقبول نمازوں کا اجر وثواب حق دار کو دیا جائے گا۔

اسی طرح ایسی میراث کا لینا بھی سراسر حرام وناجائز ہے کہ جس میراث میں سے ماضی یا حال میں کسی بہن یا پھوپھی یا کسی اور وارث کے حق کو دبالیا گیا ہو حتیٰ کہ ان گھروں، اور کھیتیوں سے نفع حاصل کرنا بھی دیانت وتقویٰ کے خلاف ہے۔ لیکن استعمال نہ کرنے کی صورت میں جن میراث کے ویران وبرباد ہونے کا اندیشہ ہوتو ایسی صورت میں شرعی مفتی سے رجوع کریں۔ آج کے زمانہ میں لوگوں کا یہ دستور بن چکا ہے کہ بہن کی شادی کرادیئے یا شادی میں کچھ دے دیئے تو یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہن کا حق ادا کردیا اب میراث میں اسکا کوئی حق نہیں ہیں حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے، چونکہ مورث اگر اپنی زندگی میں جس کو جتنا دینا چاہے نہیں دے سکتا ہے، اگر کوئی مورث اپنی زندگی میں اولاد کو حصہ دینا چاہے تب بھی اس کو انصاف کرنا ہوگا رسول ﷺ کا فرمان ہیکہ،، فاتقوا اللّٰہ واعدلوا بین اولادکم (مشکوٰۃ شریف ص۲۶۱/مسلم شریف ج۲/۳۷) آنکھ بند ہو جائے گی تو اس کا سارا مال ومتاع شریعت کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق وارثین کے درمیان تقسیم ہوگا، اس طرح کی معصیت میں عوام تو عوام خواص بھی شامل ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی لغزشوں سے محفوظ فرمائیں اور ان کی ادائے گی کی شکلیں مہیا فرمائیں۔ (آمین)

اس کتاب کے لکھنے کی خاص وجہ یہی ہیکہ طالب علم آسانی کے ساتھ اس فن کے اصول وقوانین بالکل ازبر کرلے اور مشق وتمرین کے ذریعہ مہارت تامّہ حاصل کرلے تاکہ بروقت پیش آنے والے مسائل کے ہر گوشہ کو کامل طریقہ سے حل کرسکے، اس فن کے ساتھ کیلکولیٹر کو خاص دخل ہے۔

بندہ نے اس کتاب میں خاص طور پر کیلکولیٹر کے استعمال کا طریقہ لکھا ہے تاکہ جس شخص کو

بالکل کیلکو لیٹر استعمال کرنا نہیں آتا وہ بھی سیکھ لے اور جس کو کیلکو لیٹر استعمال کرنا آتا ہے وہ کیلکو لیٹر کے ذریعہ فن فرائض کے مسائل کو حل کرنا سیکھ لے، نیز ہر سبق کے ساتھ تمرین اور مذہب شوافع کا بھی ذکر ہے، آج کے زمانہ میں صحیح تصنیف وتالیف کا کام اتنا آسان نہیں ہیں جتنا لوگ آسان سمجھتے ہیں وجہ اسکی یہ ہیکہ کوئی بھی صاحب استعداد شخص تقریظ دینے کو تیار نہیں ہوتا، میری اس کتاب کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے، ورنہ یہ کتاب ۱۴۲۸ھ کے اوائل ہی میں طلباء وعلماء کے سامنے آجاتی اور نہ جانے کتنے طلباء کی علمی پیاس بجھا جاتی اور آج بھی مجھے کئی تقاریظ کا انتظار تھا لیکن ان تمام تقاریظ کی پیاس بجھ گئی کہ جب استاذ محترم علاّمہ مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب کی تصحیح وتقریظ مجھے مل گئی چونکہ اس فن کے درسی افادات بھی آنجناب کی ذات گرامی سے وابستہ تھے{ اولاً: میں نے اس فن کی کتاب "السراجی فی المیراث" حضرت مولانا یعقوب اشرف صاحبؒ (سابق مہتمم دارالعلوم اشرفیہ، راندیر، سورت، گجرات) سے پڑھا ہوں، ثانیاً: تعلیم افتاء کے زمانہ میں استاذ محترم علاّمہ مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب سے }اور مزید حوصلہ افزائی استاذ محترم علاّمہ مفتی سلمان صاحب منصور پوری نے فرمائی ہے، نیز ان کے علاوہ میں استاذ محترم حضرت مولانا قاری رشید احمد اجمیری، اور داؤد ماموجان، اور رفیق محترم مولوی محمد دانش ابن نعیم لانبے، اور کمپوزنگ مولانا شمیم اختر قاسمی (ارریاوی) جناب شیخ اقبال ابن حمید الدین، جناب اختر علی حسین خان (C.A) تنگا گاؤں، جناب ڈاکٹر سرفراز محمد الیاس خان، جناب شارق محمد قاسم بن حسین ولی اللہ، ان تمام حضرات کا میں تہِ دل سے شکر گزار ہوں کہ ان حضرات کا مجھے بھرپور تعاون حاصل رہا ہے۔

فجزا هم ا للّٰه احسن الجزا

بس آخر میں دعاء گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بندہ کی اس کتاب کو قبولیت کا شرف عطا فرمائیں۔ نیز امّت کے لئے سرمایہ اور بندہ کے لئے سعادت دارین وذخیرۂ آخرت بنائیں۔

ایں دعاأزمن وازجملہ جہاں آمین باد

عبداللطیف بن مہدی حسن خان اشرفی قاسمی (بمبوی)
امامِ مسجد ومدرسہ دعوت الحق، تنگا گاؤں، پوئی، ممبئی (۴۰۰۰۷۲)
موبائل نمبر: 09757076139/09987873699

۱۶/ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ یوم الاربعہ بمطابق ۱۰/ جون ۲۰۰۹ء

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

| صفحہ نمبر | فہرست مضامین | نمبر شمار |
|---|---|---|

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

| نمبرشمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

| نمبر شمار | فہرست مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# سبق (۱)

## فن فرائض کی لغوی تعریف

فرائض جمع ہے فریضۃ کی اسکا معنی ہے متعین چیز، متعین حصہ، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بندوں پر لازم کی گئی پابندیاں۔

## فن فرائض کی اصطلاحی تعریف

**ھو علم باصول من فقه وحساب تعرف حق کل من الترکة!** علم فرائض نام ہے اس علم کا کہ جس کے ذریعہ میت کا ترکہ اسکے شرعی ورثاء کے درمیان تقسیم کرنے کا طریقہ وکیفیت معلوم ہوجائے (شامی زکریا/ ج۱۰/ص ۴۸۹)

## فن میراث کا دوسرا نام

اس فن کو علم المواریث کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مواریث جمع ہے میراث کی جس کا لغوی معنیٰ ہے کسی چیز کا ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہونا، اور اصطلاح میں میت کی ملکیت اس کے زندہ ورثاء کی طرف منتقل کی جاتی ہے اسلئے اس کو مواریث کہا جاتا ہے۔ (منحۃ الخالق علی بحر الرائق ج۹ /ص ۳۶۳)

## فرائض کی وجہ تسمیہ

فن میراث میں مستحقین میراث کے حصوں کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہے ان کو فرائض کہا جاتا ہے، پھر یہ لفظ اتنا عام ہوا کہ علم میراث کو بھی فرائض کہا جانے لگا اور اس فن سے واقفیت رکھنے والے کو فرضی اور ماہر فن میراث کو فرّاض کہا جانے لگا۔

(شامی زکریا ج۱۰ /ص ۴۸۹)

# فن میراث کا موضوع

ہر فن کا کوئی نہ کوئی موضوع متعین ہے جسکے عوارض ذاتیہ سے اس فن میں بحث کی جاتی ہے جیسے کہ طب کا موضوع جسم ہے، چونکہ اطباء اسکے متعلق بحث کرتے ہیں اسی طرح فن میراث کا موضوع ترکہ (جو چیز بھی میت نے اپنی زندگی میں چھوڑا ہو) اور ورثاء (وارثین) ہیں، اس فن میں ان دونوں کے احوال سے بحث کی جاتی ہے۔

# ترکہ کی وجہ تسمیہ

" تَرَكَةٌ بفتح التاء و الراء" اور " تِرْكَةٌ بکسر التاء وسکون الراء" دونوں طرح ہے اس کا لغوی معنیٰ ہے چھوڑی ہوئی چیز۔

اصطلاح میراث میں میت کا چھوڑا ہوا وہ مال جس پر میت کو مرتے دم تک شرعی ملکیت حاصل رہی ہو اور اس کے مال وغیرہ کے ساتھ کسی غیر کا حق متعلق نہ ہو۔

(۱) شرعی ملکیت کی قید سے احتراز ہے میت کے ان اموال سے جو اس نے بطور عاریت یا اجارہ، یا رشوت، یا سود، یا غصب، یا چوری کر کے حاصل کیا ہو اس قسم کے تمام اموال ترکہ میں شامل نہیں ہو سکتے ہیں (۲) غیر کے حق کی قید سے احتراز ہے ہر قسم کے ٹیکس و تاوان جو شرعاً، یا قانوناً، جائز طور پر اس پر عائد ہوتے ہو اسی طرح شئی مرہون اور کسی قرض خواہ کے قرض سے بھی احتراز ہے۔

# غرض و غایت

غرض کہتے ہیں مقصد کو اور غایت کہتے ہیں اس غرض پر حاصل ہونے والا فائدہ کو جیسے کہ ہم مدرسہ شاہی سے مرادآباد اسٹیشن جانے کیلئے رکشے میں بیٹھے اسٹیشن پر پہونچنا ہماری غرض اور مقصد ہے، ہم نے پہونچنے کے بعد رکشے والے کو رکشے کا کرایہ دیا۔

رکشے والے نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے حق میں دعاء کر دینا تو ہم نے

اسکو "جزاکم اللہ خیر الجزاء" کہ دیا، ہمارا کرایہ بچ جانا یہ غایت ہے جو ہمیں ہماری غرض اسٹیشن پہونچنے پر حاصل ہوئی، اسی طرح اس فن کی غرض یہ ہے کہ شرعی مستحقین ورثاء کو انکا حق کما حقہ تقسیم کرنا، اور غایت یہ ہے کہ ترکہ تقسیم کرنے میں ہر قسم کی لغزش سے محفوظ رہنا۔

## تمرین (۱)

(۱) فریضۃ کس کی جمع ہے اس کا کیا معنیٰ ہے؟ (۲) فن فرائض کی عربی اصطلاحی تعریف بیان کیجئے (۳) موارث کا معنیٰ بتلایئے (۴) فراض کس کو کہتے ہیں نیز دوسری قید احترازی بیان کیجئے (۵) غایت کس کو کہتے ہیں۔

## سبق (۲)

## فن میراث کے شرائط وارکان واسباب

**شرائط** :- میراث کے شرائط تین ہیں (۱) موتِ مورث، خواہ حقیقی ہو یا حکمی یا تقدیری، موت حقیقی بالکل واضح ہے، عام طور پر اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے، موت حکمی کی مثال یہ ہے کہ کسی غائب مفقود الخبر انسان کے متعلق شرعی قاضی یا محکمۂ شرعیہ میں شرعی مفتی کا فیصلہ موت کرنا یا کسی مسلمان کا (العیاذ باللہ) مرتد ہو کر دار الاسلام سے دار الحرب کی طرف چلے جانا۔ موت تقدیری کی مثال یہ ہے کہ تامّ الخلقت بچہ کا حمل گرا دینا اس صورت میں ایک غلام کی قیمت واجب ہوتی ہے جو اس بچہ کے ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی۔

(۲) مورث کی موت کے وقت وارث کا زندہ رہنا ضروری ہے خواہ وارث کا زندہ رہنا حقیقتاً ثابت ہو جیسے کہ وہ دنیا میں حیات ہو یا تقدیراً ثابت ہو جیسے کہ حمل میں موجود ہونا، (۳) میراث کی تمام جہتوں کا علم ہونا۔

**ارکان** :- میراث کے ارکان تین ہیں (۱) وارث (شرعی وارثین) (۲) مورث (میت)

(۳) حق مورث (میت کا تمام ترکہ)

**اسباب:-** اسباب ارث تین ہیں (۱) قرابت (۲) زوجیت (۳) ولاء۔

## استمداد

اس فن میں کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ، اور اجماع امت کے ذریعہ سے مدد حاصل کی جاتی ہے، جیسے کہ میراث کے تمام احکام کتاب اللہ میں موجود ہے سوائے نانی اور دادی کہ اس لئے کہ نانی کا مسئلہ حضرت مغیرہؓ وابن سلمہؓ کی روایت سے سنت رسول اللہ ﷺ میں مذکور ہے، اور دادی کا مسئلہ حضرت عمرؓ کے اجتہاد سے ثابت ہے اس اجتہاد کو امت نے بالاتفاق قبول کرلیا، لہٰذا امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے قیاس کو اسمیں ذرہ برابر دخل نہیں ہے۔

## فن میراث کی فضیلت

علم میراث نہایت ہی اہمیت اور بڑی فضیلتوں کا حامل ہے، اس علم کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر احکام نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کو قرآن کریم میں اجمالاً ذکر فرمایا ہے، اور انکی تفصیل رسول ﷺ کے ذریعہ بیان فرمائی ہے، لیکن فن میراث کی تمام تفصیلات خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی، نیز رسول اللہ ﷺ نے بھی اسکی فضیلت کو واضح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ، وَعَلَّمُوهُ ، فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى، وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِيْ" علم فرائض خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ اسلئے کہ یہ نصف علم ہے۔

## نصف العلم کی وجہ تسمیہ

علم فرائض کو نصف العلم کہنے کی مختلف وجوہات ہیں ہم یہاں پر تین وجوہات تحریر کرتے ہیں۔

(۱) انسان کی دو حالتیں ہیں (۱) حالتِ حیات (۲) حالتِ ممات: علم فرائض کا تعلق حالتِ ممات سے ہے اور علم فرائض کے علاوہ دیگر تمام علوم کا تعلق حالتِ حیات سے ہے اسلئے اس کو نصف العلم کہا گیا (۲) علم فرائض کے حصول اور اس میں مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے اتنی محنت و مشقت اٹھانی پڑتی ہے جو محنت و مشقت دیگر علوم حاصل کرنے میں اٹھانی پڑتی ہے اسلئے اس کو نصف العلم کہا گیا (۳) جتنا تمام علوم کے حصول میں ثواب ملتا ہے تو تنہا علم فرائض کے حصول میں بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے اسلئے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے۔

اور اس حدیث شریف میں ذکر کردہ فضیلت اور علم فرائض میں خوب مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے طلبہ کو مستعد ہو جانا چاہیئے اس لئے کہ علم فرائض کو حدیث شریف میں نصف العلم کہا گیا ہے۔

# فن میراث کا حکم

علم فرائض کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے یعنی ہر زمانہ اور ہر جگہ اتنے لوگوں کا علم فرائض صحیح طریقے پر جاننا ضروری ہے کہ جس کی وجہ سے امّت کی ضرورت پوری ہو سکے نیز جگہوں اور علاقوں کی حد بندی مسافت سفر ۸۲/کلومیٹر سے کی گئی ہے یعنی ۸۲/کلومیٹر کے فاصلہ پر ایسے فرّاض کا ہونا ضروری ہے جس کو فن میراث میں مہارت تامہ حاصل ہو، تاکہ میراث شرعی ورثاء کے درمیان کما حقہٗ تقسیم کر سکے۔

# تمرین (۲)

(۱) میراث کی تیسری شرط بیان کیجئے؟ (۲) اسباب میراث بیان کیجئے؟ (۳) میراث کا کونسا مسئلہ کتاب اللہ میں نہیں ہے؟ (۴) نصف العلم کہنے کی دوسری وجہ بیان کیجئے؟ (۵) کتنی مسافت کی مقدار میں فرّاض کا رہنا ضروری ہے؟

# سبق (۳)
# ایک اہم سوال اور اس کا جواب

**سوال:** حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وارث بنتے ہیں یا نہیں؟ اگر وارث نہیں بنتے ہیں یا ان کے مال کا کوئی رشتہ دار وارث نہیں ہوسکتا ہے تو قرآن کریم کی ان آیتوں کا کیا مطلب ہے؟ " وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ " يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ " کیا ان کے مال کے وارث نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیاتی، عالم برزخ میں سب سے زیادہ قوی ہے؟

**جواب:** حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نہ کسی کے مال کے وارث بنتے ہیں اور نہ ان کے مال کا کوئی شخص وارث بنتا ہے، بلکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وراثتِ حقیقی، علم اور نبوت ہے، اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو کچھ بھی اموال چھوڑتے ہیں وہ تمام کا تمام صدقہ ہے جیسے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ان العلماء ورثة الانبياء، وان الانبياء لم يورثوا ديناراً ولادرهما، وورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر" (ابوداؤد شریف ج ۲ / ۵۱۳) نیز ذکر کردہ آیتوں میں بھی وراثت سے مراد علم اور نبوت ہے، اور حضرات انبیاءؑ کے اموال کے وارث نہ بننے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ حضرات انبیاءؑ اپنی قبروں میں حیات ہیں اگر یہی وجہ ہوتی تو شہداء جن کے حیات ہونے کے متعلق خود قرآن کریم میں باری تبارک وتعالیٰ نے صراحت فرمائی ہے۔ " بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ " پھر بھی ان شہداء کے اعزاء ان کے اموال کے وارث ہوتے ہیں معلوم ہوا کہ حضرات انبیاءؑ کی وراثت علم اور نبوت ہے، لہٰذا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت تو بند ہو چکا لیکن کار نبوت کل بھی تھا آج بھی ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک باقی رہے گا۔

# میت کے ترکہ سے متعلق چار حقوق

میت کے ترکہ کے ساتھ چار حقوق ترتیب وار متعلق ہوتے ہیں۔

(۱)**تجہیز و تکفین:** سب سے پہلے میت کے ترکہ سے اس کی تجہیز و تکفین کے خرچہ کو وصول کیا جائے گا، اور اگر کوئی شخص اپنی طرف سے یہ اخراجات بطور احسان ادا کردے تو عند اللہ ماجور ہوگا، اور تجہیز و تکفین میں سنت کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ میت کی تجہیز و تکفین حتی الامکان مسنون طریقہ پر ہو فضول خرچی اور بخیلی اور بدعت و خرافات سے بچا جائے، مرد کیلئے تین کپڑے مسنون ہے(۱) قمیص، کندھے سے قدم تک جو جیب آستین اور کلیدار نہ ہو(۲) ازار، ایسی چادر جو سر سے قدم تک ہو میت کو اس میں آسانی سے لپیٹا جاسکے(۳) لفافہ، ایسی لمبی چادر جو سر کے کچھ اوپر سے قدم کے کچھ نیچے تک ہو جس میں میت کو آسانی کے ساتھ لپیٹا جاسکے۔

عورت کیلئے مسنون کپڑے پانچ ہیں(۱) قمیص(۲) ازار(۳) لفافہ مرد کی طرح (۴) اوڑھنی یعنی تین ہاتھ لمبا کپڑا جس کو سینہ سے نیچے تک لپیٹا جاسکے(۵) سینہ بند، جس کو سینہ سے رانوں تک لپیٹا جائے۔

**تبذیر:** مرد کیلئے تین کپڑے مسنون ہیں اس سے زائد استعمال کرنا تبذیر (فضول خرچی) ہے، اور عورت کیلئے پانچ کپڑے مسنون ہیں اس سے زائد استعمال کرنا تبذیر ہے، یہ تبذیر کمیت کے اعتبار سے ہے، کیفیت کے اعتبار سے تبذیر یہ ہے کہ جس طرح کا کپڑا میت اپنی زندگی میں پہنتا تھا اس سے عمدہ کپڑے میں کفن دیا جائے۔

**تقتیر:** اس کا مطلب کم کرنا ہے، مرد کو تین سے کم میں اور عورت کو پانچ سے کم کپڑوں میں کفن دینا یہ کمیت کے اعتبار سے ہے، تقتیر کا مطلب کیفیت کے اعتبار سے یہ ہے کہ میت جس معیار کا کپڑا اپنی زندگی میں پہنتا تھا اس سے گھٹیا کپڑے میں کفن دیا جائے، نیز اگر کسی جگہ قبر کھودنے کی اجرت، اسی طرح قبر کی جگہ کی قیمت لی جاتی ہو

تو میت کے ترکہ میں سے یہ قیمت بھی وصول کی جائے گی، اگر میت مفلس ہو تو اس کے کفن و دفن کی ذمہ داری اس شخص پر عائد ہوگی جس پر زندگی میں نفقہ واجب تھا، اگر ایسا ذمہ دار بھی موجود نہ ہو تو بیت المال پر، اگر بیت المال بھی نہ ہو تو عام مسلمانوں پر کفن اور دفن کا انتظام کرنا ضروری ہے۔

## (۲) قرض

میت کے مال کے ساتھ ایسا حق متعلق ہو جس کو میت نے اپنی زندگی میں اپنے اوپر لازم کر لیا تھا جیسا کہ قرض جو زندگی میں میت نے دوسروں سے لے رکھا تھا تجہیز و تکفین کے خرچ کے بعد بقیہ جمیع مال سے قرض ادا کیا جائے گا۔

پھر قرض کی دو قسمیں ہیں (۱) دیون حقوق العباد (۲) دیون حقوق اللہ

(۱) **دیون حقوق العباد:** وہ دیون کہلاتے ہیں کہ میت نے اپنی زندگی میں کسی سے قرض لیا تھا، یا کسی ایسی جنایت میں مبتلا ہوا کہ جس کا ارش و تاوان یا ٹیکس کا ادا کرنا اس پر واجب ہو گیا تھا، یا کسی سے کچھ سامان خریدا تھا جس کی قیمت اس کے ذمہ باقی تھی یا کسی کی امانت میں تعدی کرنے کی وجہ سے اس پر ضمان واجب ہو گیا تھا۔

پھر دیون حقوق العباد کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **دیون فی الصحت:** وہ دین جس کا ثبوت میت کے صحت کی حالت میں ہو میت کے اقرار سے یا لوگوں کے مشاہدہ وبیّنہ سے ہو جیسے کہ دوا وغیرہ کے اخراجات۔

(۲) **دیون فی مرض الوفات:** وہ دین جس کا ثبوت مرض وفات کے زمانہ میں میت کے اقرار سے ہو، ان کا حکم یہ ہے کہ نفس دیون کی ادائیگی میں دیون حقوق العباد کو، اور دیون حقوق العباد میں دیون فی الصحت کو مقدم رکھا جائے گا۔

(۲) **دیون حقوق اللہ:** مثلاً میت کی کچھ نمازیں فوت ہوگئی تھی یا روزے

یا فدیۓ یا زکوٰۃ و کفارات اس کے ذمہ تھے جس کو وہ ادا نہ کرسکا، تو انکی ادائیگی کا حکم یہ ہے کہ اگر میت نے ان کی ادائیگی کی وصیت کی ہو تو یہ چیزیں حق ثالث (تنفیذ جائز وصیت کے دائرہ میں داخل ہو جائے گی)۔

(۳) **تنفیذ وصیت**: وصیت کا لغوی معنیٰ تاکیدی حکم کرنا۔

اصطلاح میراث میں وصیت کہتے ہیں مرض وفات میں میت کا وہ تصرف جو اس نے قول یا فعل کے ذریعہ اپنے وارثین کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے مالی منفعت پہونچانے کا تاکیدی حکم کیا ہو۔

**تنفیذ وصیت کا حکم**: یہ ہے کہ تجہیز و تکفین اور دیون کی ادائیگی کے بعد جو ترکہ بچ جائے گا اس کے تین حصہ کر کے ایک حصہ سے جائز وصیت نافذ کی جائے گی۔

## تمرین (۳)

(۱) حضرات انبیاءؑ کی میراث کے متعلق سوال و جواب اپنے انداز میں بیان کیجئے (۲) مرد و عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟ (۳) تبذیر کا مطلب بتلایئے کیفیت کے اعتبار سے (۴) دیون کی پہلی دو قسم بیان کیجئے (۵) کیا میت کی طرف سے فدیے و کفارات وغیرہ ادا کئے جائیں گے؟۔

# سبق (۴)

## مرض الوفات کی تعریف اور اس کی تعیین

مرض الوفات ہر شخص کا الگ الگ شمار کیا جائے گا، مرض الوفات یہ ہے کہ جس میں مرجانے کا قوی اندیشہ ہو لیکن (۱) جو آدمی مستقل بیمار رہ کر مرجائے تو اس کا مرض الوفات اس وقت سے شمار کریں گے جب سے وہ کام کاج چھوڑ کر صاحب فراش ہو گیا ہو۔

(۲) حاملہ عورت کا مرض الوفات دردزہ سے شمار کیا جائے گا۔

(۳) قیدی کا مرض الوفات جس وقت اس کو قتل کرنے یا پھانسی دینے کیلئے نکالا گیا ہو۔

(۴) حادثہ میں فوت ہونے والا شخص کا مرض الوفات جس وقت زندگی سے مایوس ہو گیا ہو یا مایوسی کے کچھ اثرات نمایاں ہو۔

زوجین بھی آپس میں ایک دوسرے کے حق میں وصیت کر سکتے ہیں جبکہ ان کے علاوہ کوئی اور وارث ہی نہ ہو ان کے حق میں تنفیذ وصیت کی وجہ یہ ہے کہ ان پر رد نہیں ہوتا ہے۔

(۴) **ورثائے شرعی:** جائز وصیت کے ادا کرنے کے بعد جو ترکہ باقی رہے گا وہ شرعی ورثاء کے درمیان کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول وضوابط کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

ترکہ مندرجہ ذیل وارثین کے درمیان ترتیب وار تقسیم کیا جائے گا۔

اور میت کے وارثین نہ ہونے کی صورت میں میت کے ترکہ کا حق کس کو ہے اس کو بیان کیا جائے گا، لہٰذا یہاں سے علی الترتیب نو قسم کے حقدار کو بیان کیا جارہا ہے۔

فیبدأ باصحاب الفرائض: یہاں سے آخر عنوان تک مصنفؒ حقداروں کی تعیین فرمارہے ہیں کہ مال میراث ترتیب وار یکے بعد دیگر نو حقداروں کے ساتھ متعلق ہوتا ہے۔

(۱) **اصحاب الفرائض**: ان کو ذوی الفروض بھی کہا جاتا ہے ان کا حصہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعین کر کے بتلایا ہے، جس کا بیان آگے آرہا ہے اور فرائض بنانے میں انہی کو مقدم رکھا جاتا ہے۔

(۲) **عصبۂ نسبی**: عصبہ ان ورثاء کو کہا جاتا ہے جو ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد سارا مال سمیٹ لیتے ہیں، اور ذوی الفروض نہ ہونے کی صورت میں جمیع مال کے مستحق ہوتے ہیں۔

(۳) **عصبۂ سببی**: جب عصبہ کی کوئی قسم موجود نہ ہو تو عصبۂ سببی کو اسی ترتیب سے وراثت ملے گی جو ترتیب عصبہ بنفسہ کے چاروں درجات میں بیان کی جائے گی، اس لئے کہ عصبۂ سببی میں صرف مذکر وارث بنتے ہیں مؤنثوں کا وراثت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے، اس کی پوری تفصیل عصبات کے بیان میں آرہی ہے۔

(۴) **ذوی الفروض پر رد**: اگر ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد عصبۂ نسبی اور سببی میں سے کوئی موجود نہ ہو تو جن ذوی الفروض کو حصہ دیا جا چکا ہے، ان کے حصہ کے بقدر ما بقیہ مال انہی پر رد کر دیا جائے گا، جس کی تفصیل رد کے بیان میں آرہی ہے۔

(۵) **ذوی الارحام**: اگر ذوی الفروض اور عصبہ میں سے کوئی نہ ہو تو پھر ذوی الارحام کا نمبر ہے، ان کے درمیان ذکور اور اناث کی ترتیب سے ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا۔

# ذوی الارحام کے مختصر حالات

یہ بات بالکل واضح ہے کہ رشتہ دار کی تین قسمیں ہیں (۱) عصبات (۲) ذوی الفروض (۳) ذوی الارحام: پھر ذوی الارحام کی چار قسمیں ہیں، وارثین کے اعتبار سے جن میں سے کوئی بھی ایک صنف موجود ہو، اور درجہ کے اعتبار سے قریب ہو تو یہ صنف عصبہ کی طرح کل ترکہ کا مستحق ہو کر بقیہ تمام صنفیں کو محروم کر دینگے۔

(۱) **فروع میت** : یہ دو قسم پر ہے (۱) بیٹیوں کی مذکر و مؤنث اولاد (۲) پوتیوں کی مذکر و مؤنث اولاد نیچے تک۔

(۲) **اصل میت** : یہ بھی دو قسم پر ہے (۱) نانا وغیرہ آخر تک (۲) نانی وغیرہ آخر تک۔

(۳) **میت کے باپ کی فروع** : یہ تین قسم پر ہے (۱) ہر قسم کی بہنوں کی مذکر و مؤنث اولاد (۲) ہر قسم کے بھائیوں کی فقط لڑکیاں اور ان بھائیوں کے لڑکوں اور پوتوں کی لڑکیاں (۳) اخیافی بھائی کی لڑکیاں اور ان کے لڑکوں کی مذکر و مؤنث اولاد۔

(۴) **میت کے دادا دادی کی فروع** : یہ چار قسم پر ہے (۱) باپ کی حقیقی، علاتی، اخیافی، بہنیں (پھوپھیاں) اور ان سب کی مذکر و مؤنث اولاد۔

(۲) باپ کے اخیافی بھائی (اخیافی چچا) اور ان کی مذکر و مؤنث اولاد نیچے تک (۳) ماں کے حقیقی، علاتی، و اخیافی بھائی (ماموں) اور ان کی مذکر و مؤنث اولاد (۴) ماں کی حقیقی و علاتی اور اخیافی بہنیں (خالہ) اور ان خالاؤں کی مذکر و مؤنث اولاد نیچے تک۔

اگر چاروں اصناف موجود ہو تو سب سے پہلے صنف اول والے مستحق ہوں گے اگر وہ نہ ہو تو صنف دوم، وہ نہ ہو تو صنف سوم، وہ نہ ہو تو صنف چہارم والے مستحق ہوں گے، اگر مستحق صنف کے متعدد افراد آ جائے تو عصبات کی طرح اقرب کو ترجیح دی جائے گی

اور ابعد محروم ہونگے، اگر ترتیب میں تمام مساوی ہوں درجہ کے اعتبار سے تو قوتِ قرابت کے اعتبار سے ترجیح ہوگی، پھر بھی اگر ہر حیثیت سے متحد ہوجائے تو تمام کہ تمام مساوی طور پر حقدار و مستحق ہوں گے، البتہ مذکر اولاد کو مؤنث اولاد سے دوگنا دیا جائے گا۔

## تمرین (۴)

(۱) تنفیذ وصیت کا حکم کیا ہے؟ (۲) حاملہ عورت کا مرض الوفات بیان کیجئے۔ (۳) کتنے ترکہ سے وصیت کا نفاذ ہوگا؟ (۴) رشتہ دار کتنی قسموں پر ہیں؟ (۵) ذوی الارحام کی چاروں صنفوں کی موجودگی میں کونسی صنف کو وراثت ملے گی اور کون محروم ہوں گے؟

## سبق (۵)

(۶) **مولی الموالاۃ:** مولی الموالاۃ دو قسموں پر ہے (۱) ایک غیر مسلم نے کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا ہے تو یہ دونوں ایک دوسرے کے مولی الموالات ہونگے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمان نے آپس میں عقدِ موالات یا مواخات کرلیا ہے، اور آپس میں منہ بولے بھائی کا رشتہ قائم کرلیا ہے جیسا کہ حضراتِ انصار ومہاجرین رضی اللہ عنہم نے مواخات کا رشتہ قائم کرلیا تھا، تو ذوی الارحام کے نہ ہونے کی صورت میں مولی الموالاۃ کو وراثت ملے گی۔

(۷) **مقر لہ' بالنسب علی الغیر:** اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے بارے میں یہ اقرار کیا ہو کہ وہ دوسرا شخص میرا حقیقی بھائی ہے یا میرا بھتیجہ ہے، تو اس شخص نے اس اقرار کے نتیجہ میں درحقیقت یہ اقرار کیا ہے کہ یہ شخص میرے باپ یا بھائی کا وارث ہے، تو مولی الموالات کے بھی نہ ہونے کی صورت میں مقر لہٗ بالنسب علی الغیر کو وراثت ملے گی چند شرائط کے ساتھ۔

## مقرلہٗ بالنسب علی الغیر کی سات شرطیں:

مقرلہٗ بالنسب علی الغیر کے وارث بننے کیلئے سات شرطیں ہیں (۱) نسب غیر سے ثابت ہورہا ہو (۲) اس غیر نے اقرار وتصدیق نہ کی ہو (۳) دونوں میں استحالہ لازم نہ آرہا ہو یعنی جس کے بیٹے ہونے کا اقرار کیا گیا ہے اس عمر کا اس کا بیٹا ہونا ممکن ہو (۴) مقرلہٗ نے تصدیق کی ہو (۵) مقرلہٗ مجہول النسب ہو (۶) مُقِر اپنے اقرار پر مرا ہو (۷) مُقِر عاقل وبالغ ہو، ان سات شرطوں کے ساتھ مقرلہٗ بالنسب علی الغیر وارث بن سکتا ہے۔

(۸) **موصی لہٗ بجمیع المال**: اگر مقرلہٗ بالنسب علی الغیر بھی موجود نہ ہوتو موصی لہٗ بجمیع المال کوکل ترکہ دیا جائے گا۔

(۹) **بیت المال**: اگر موصیٰ لہٗ بجمیع المال بھی موجود نہ ہوتو سارا ترکہ اسلامی حکومت کے بیت المال کودیا جائے گا، مگر سوال یہ ہے کہ جہاں بیت المال نہیں ہے جیسے ہمارا ہندوستان تو ایسے علاقہ میں اسلامی دینی تعلیمی ادارے اور دینی مراکز میں دینے کی گنجائش ہے۔

**مذہبِ شوافع** رحمۃ اللہ علیہم: حضرات شوافعؒ کے نزدیک اولاً حقوق ادا کئے جائیں گے خواہ وہ حقوق العباد ہوں، یا حقوق اللہ ہو، پھر تجہیز وتکفین وغیرہ، پھر جائز وصیت کا نفاذ، پھر ورثائے شرعی کے درمیان ترکہ علی الترتیب تقسیم کیا جائے گا، پھر مذکورہ قسم نہ ہونے پر عصبۂ نسبی، پھر عصبۂ سببی، پھر اسلامی بیت المال، پھر ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا، پھر ذوی الارحام۔

## موانعِ اِرث کی بحث

موانع، مانع کی جمع ہے اس کے معنیٰ روکنے والے اور رکاوٹ پیدا کرنے والے کے ہیں، اور فن فرائض میں موانع ان علتوں کو کہا جاتا ہے جن علتوں کی بنا پر شرعی وارث

بننے والا شخص وراثت سے محروم ہوجاتا ہے، ایسے اسباب صاحب سراجیؒ نے چار بیان کئے ہیں (۱) قتل (۲) رِقیت (۳) اختلافِ دینین (۴) اختلافِ دارین، ان کو ایک نظم میں پیرو دیا گیا ہے۔

مانع ارث چار باشد اے عزیز
قتل ورق واختلافِ دین ودار

ہر ایک کی تفصیل علی الترتیب ملاحظہ ہو۔

## (۱) رِقّیت

یعنی غلامیت وراثت سے محرومیت کا سبب ہے، چاہے رقیتِ کاملہ ہو، جیسے قنِ خالص، یا رقیتِ ناقصہ ہو، جیسا کہ عبدِ ماذون، یا مدبر، یا امِ ولد وغیرہ، ان میں سے کوئی بھی اپنی اولاد باپ وغیرہ کے وارث نہیں بن سکتے۔

اس لئے کہ ان کی ملکیت میں جب بھی کوئی شئی آئے گی تو ان کے مالک کی ملکیت میں منتقل ہوجائے گی، یہ لوگ کسی چیز کے مالک بن ہی نہیں سکتے اسی وجہ سے رقیت حرمانِ میراث کا سبب ہے۔

## (۲) قتل

اگر وارث نے مورث کو قتل کردیا ہے تو یہ وارث اپنے مورث کی کسی شئی کا وارث نہیں بن سکتا، اور وہی قتل، حرمانِ میراث کا سبب بنے گا جس قتل کی وجہ سے قصاص، یا کفارہ لازم ہوتا ہے۔

**قاتل کے محروم ہونے کی وجہ:** جو شخص کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے حاصل کرنا چاہے تو اس کو سزا کے طور پر محروم کردیا جاتا ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا القاتل لایرث (ترمذی ج ۲ /ص ۱۳۱/ ابن ماجہ ج ۲ /ص/ ۱۲۲)

اس کو فقہا نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے "من استعجل بالشیء قبل اوانه عوقب بحرمانه" (المواریث للصابونی ص/ ۲۵)

یہی وجہ ہے کہ اگر قاتل کو وراثت سے محروم نہ کیا جائے تو وارثین میراث کے جلد حصول کیلئے اپنے مورث کو قتل کردیں گے، جس کی وجہ سے معاشرہ کا نظام درہم برہم ہوجائے گا، اور معاشرہ کا سکون وراحت واطمینان ختم ہوجائے گا۔

## تمرین (۵)

(۱) مولی الموالات کی دوسری قسم بیان کیجئے (۲) مقرلہٗ بالنسب علی الغیر کی سات شرائط بیان کیجئے (۳) وراثت کے نو حقداروں کو شمار کیجئے (۴) فارسی کا شعر سنایئے (۵) قاتل کیوں محروم ہوتا ہے؟

## سبق (۶)

# قتل کی پانچ قسمیں

قتل کی کُل پانچ قسمیں ہیں ان میں سے چار قسمیں حرمانُ المیراث کا سبب ہوتی ہے ان سب کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) **قتلِ عمد کی تعریف:** حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قتلِ عمد اس قتل کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کو دھار دار ہتھیار یا ہتھیار کے قائم مقام آلے سے قتل کرنا، اور حضرات صاحبینؒ وائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک ایسی چیز سے قتل کرنا کہ جس سے عام طور پر آدمی مرجاتا ہے جیسے بھاری لکڑی یا وزنی چیز سے قتل کرنا۔

**قتلِ عمد کا حکم:** یہ تین چیزوں کو واجب کرتا ہے (۱) قصاص (۲) گناہ کبیرہ (۳) حرمانُ المیراث۔

(۲) **قتلِ شبہ عمد کی تعریف:** حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسی چیز سے قتل کرنا جو نہ ہتھیار ہو نہ ہتھیار کے قائم مقام ہو مگر اس سے جان نکلنے کا غالب گمان ہو، جیسے کوڑا، بڑی لاٹھی وغیرہ، اور حضرات صاحبینؒ وائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک ایسی چیز سے قتل کرنا جس سے عام طور پر آدمی نہ مرتا ہو جیسے چھوٹی لاٹھی وغیرہ، لیکن فتویٰ

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے قول پر ہے۔(شامی زکریا ج ۱۰/ص ۴۸۹)

**قتلِ شبہ عمد کا حکم**: یہ چار چیزوں کو واجب کرتا ہے(۱) دیتِ مغلّظہ (۲) گناہِ کبیرہ (۳) کفارہ (۴) حرمانُ المیراث۔

(۳) **قتلِ خطاء کی تعریف**: اس کی دوصورتیں ہیں (۱) خطاء فی القصد (۲) خطاء فی العمل (۱) خطاء فی القصد: خطاء فی القصد یہ ہے کہ کسی شیء کونشانہ لگایا شکار سمجھ کر حالانکہ وہ شکار نہیں تھا بلکہ اس کا وارث تھا (۲) خطاء فی العمل: خطاء فی العمل یہ ہے کہ ہرن وغیرہ کو دیکھ کر نشانہ لگایا اچانک کوئی مورث سامنے آ گیا یا بلا قصد وارادہ بندوق درست کرتے ہوئے گولی چل گئی جس کی زد میں کوئی مورث مر گیا۔

(۳) **قتلِ خطاء کا حکم**: یہ تین چیزوں کو واجب کرتا ہے(۱) دیت مغلظہ (۲) کفارہ (۳) حرمانُ المیراث۔

(۴) **قتل شبہ خطاء کی تعریف**: وہ یہ ہے کہ نیند میں کروٹ بدلتے ہوئے بچہ دب کر مر جائے یا درخت، یا عمارت کے اوپر سے بے اختیار کسی شخص پر گر گیا جس پر گرا وہ اس کا مورث تھا جو مر گیا۔

(۴) **قتلِ شبہ خطاء کا حکم**: یہ بھی تین چیزوں کو واجب کرتا ہے۔
(۱) دیتِ مغلظہ (۲) کفارہ (۳) حرمانُ المیراث۔

(۵) **قتل بالسبب کی تعریف**: کسی نے غیر کی مملوکہ زمین میں کنواں کھودا اتفاق سے کنواں کھودنے والے کا کوئی رشتہ دار اس میں گر کر مر گیا یا کوئی پتھر رکھد یا تھا جس سے ٹکر کھا کر کوئی مورث مر گیا۔

**(نوٹ)** اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا پاگل یا معتوہ (کم عقل) اپنے مورث کو قتل کر دے تو یہ وراثت سے محروم نہیں ہوں گے، اس لئے کہ یہ تمام شرعاً مکلف نہیں ہے

(الاشباہ والنظائر ص/ ۹۲)

(۵) **قتل بالسبب کا حکم:** یہ صرف ایک چیز دیت کو واجب کرتا ہے لہٰذا اس کی وجہ سے نہ گناہ ہے نہ کفارہ اور نہ قصاص ہے نہ حرمان المیراث۔

## (۳) اختلافِ دینین

لہٰذا کوئی کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا یہ مسئلہ متفق علیہ ہے، اور اختلاف اس بارے میں ہے کہ مسلمان کافر کا وارث بن سکتا ہے یا نہیں؟ تو حضرات خلفائے راشدینؓ اور جمہور صحابہؓ کے نزدیک مسلمان بھی کافر کا وارث نہیں بن سکتا حدیث صحیح کی بناء پر " لایرث المؤمن الکافر ولاالکافر المسلم"

(ابوداؤد/ترمذی بخاری ج ۲/ص ۱۰۰۱)

مگر حضرت معاویہؓ اور معاذ بن جبلؓ اور حضرت حسن بصریؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا وارث کافر نہیں بن سکتا مگر مسلمان کافر کا وارث بن سکتا ہے، اس لئے کہ " الاسلام یعلوا ولایعلیٰ علیه" کفر سے مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر ہو خواہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والا ہو یا نہ ہو، لہٰذا یہودیت، نصرانیت، مجوسیت، ہندویہ تمام کفر کے دائرہ میں داخل ہے اسلئے کہ "الکفر ملة واحدة" نیز قادیانی بھی کفر کے دائرہ میں داخل ہے ختم نبوت کے منکر وملعون مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرنیکی وجہ سے، اسی طرح غالی قسم کے شیعہ بھی کفر کے دائرہ میں داخل ہے (شریفیہ مع حاشیہ ص/ ۱۸)۔

## تمرین (۶)

(۱) قتل کی تمام قسمیں اجمالاً بیان کیجئے۔ (۲) قتل عمد کسے کہتے ہیں؟ (۳) قتل شبہ عمد کا حکم بیان کیجئے۔ (۴) کیا مسلمان کافر کا وارث ہوسکتا ہے؟ (۵) موجودہ دور کے قادیانی اور شیعہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

# سبق (۷)

## مرتد کا حکم

اسی طرح ارتداد بھی حرمانِ میراث کا سبب ہے، لہٰذا اگر کوئی وارث العیاذ باللہ مرتد ہو جائے تو وہ وراثت سے محروم ہو جائے گا، اور مرتد کا مال تین قسموں پر ہے۔

(۱) وہ مال جو ارتداد کی حالت میں کمایا ہو اسکا حکم کافر کے مال کی طرح ہے، یعنی حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مال فئی ہے، اس کو بیت المال میں داخل کیا جائے گا، اور حضرات صاحبینؒ کے نزدیک مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا، حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک حالتِ اسلام وحالتِ ارتداد کے تمام اموال بیت المال میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

(۲) وہ مال جو حالتِ ارتداد سے پہلے کمایا ہو وہ بالاتفاق بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا (۳) مرتد کا وہ مال جو ارتداد سے توبہ کرنے کے بعد اسلام میں داخل ہو کر کمایا ہو بالاتفاق وارثین کے درمیان تقسیم ہوگا، اسی طرح اگر مرتد کا کوئی وارث اس مرتد کے ارتداد کے زمانے میں انتقال کر جائے تو یہ مرتد اس مورث کا وارث بھی نہیں بن سکتا ہے۔

## (۴) اختلافِ دارین

اختلافِ دارین حقیقی ہو یا حکمی دونوں صورتوں میں حرمانُ المیر اث کا سبب بنے گا مگر یہ سبب صرف غیر مسلموں کے درمیان جاری ہوگا، مسلمانوں کے درمیان جاری نہ ہوگا، لہٰذا کوئی مسلمان دار الاسلام میں رہتا ہو اور اس کا وارث دار الحرب میں رہتا ہو تو ان دونوں کے درمیان حرمانُ المیر اث رکاوٹ کا سبب نہیں بن سکتا ہے بلکہ ان کے درمیان وراثت جاری ہوگی، لیکن اگر کوئی غیر مسلم دار الاسلام میں رہتا ہو اور اس کا وارث دار الحرب میں رہتا ہو تو ان دونوں کے درمیان وراثت جاری نہیں ہوگی، خواہ اختلافِ دارین حقیقی ہو یا حکمی۔

## اختلافِ دارین حقیقی کا مطلب

اختلاف دارین حقیقی کا مطلب یہ ہے کہ ایک ذمی دارالاسلام (افغانستان) میں رہتا ہو، اور دوسرا ذمی دارالحرب (روس) میں رہتا ہوتو ان دونوں کے درمیان اختلافِ دارین حقیقی ہے، لہٰذا ان دونوں کے درمیان وراثت جاری نہیں ہوگی۔

## اختلافِ دارین حکمی کا مطلب

اختلافِ دارین حکمی کا مطلب یہ ہے کہ ایک ذمی دارالاسلام (افغانستان) میں رہتا ہو، اور دوسرا ذمی دارالحرب (روس) میں رہتا ہو، اور ان دونوں میں سے ایک ویزا لیکر دوسرے کے پاس پہنچ جائے، اور اسی حالت میں دوسرے کا انتقال ہوجائے تو اختلافِ دارین حکمی ہونے کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان وراثت جاری نہیں ہوگی، اور صاحب سراجیؒ نے اختلاف کی علت فوج اور بادشاہ کے اختلاف کو قرار دیا ہے، نیز ملکوں کے درمیان سمجھوتہ نہ ہونے کو بھی اختلافِ دارین قرار دیا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ لشکر اور بادشاہ کے الگ ہونے سے آپس میں جانی و مالی سلامتی ختم ہوجاتی ہے جیسے کہ آج کے دور میں جن دوملکوں کے درمیان جنگ پر مصالحت و معاہدہ نہ ہو، سفارتی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہوتو ان کے درمیان اختلاف دارین سمجھا جائے گا۔

**مسئلہ:** اگر کوئی شخص ویزا لے کر دارالاسلام آیا تھا، پھر اس کا انتقال ہوگیا تو اس کا ترکہ دارالحرب میں رہنے والے اس کے ورثاء کو ملے گا، اور اگر کوئی ذمی دارالحرب جائے اور اس کا انتقال ہوجائے تو اس کا ترکہ دارالاسلام میں رہنے والے ورثاء کو ملے گا، اور اگر کوئی وارث نہ ہوتو بیت المال میں جمع کردیا جائے گا، حضرات ائمۂ ثلاثہؒ کے نزدیک اختلافِ دارین مطلقاً مانع ارث نہیں ہے۔

**مذہبِ شوافع** رحمۃ اللہ علیہم: حضرات شوافع کے نزدیک موانع ارث چھ ہیں (۱) رقیت (۲) قتل (۳) اختلافِ دین (۴) ذمی حربی (۵) ارتداد (۶) استبہام وقت موت۔

# قرآن کریم کے مقرر کردہ حصوں کا بیان

قرآن کریم میں ذوی الفروض کے جن حصہ کو بیان گیا ہے وہ کل چھ ہیں: نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث، سدس، ان چھ کو ہم دو کالموں میں دکھاتے ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

| کالم اول | کالم ثانی |
|---|---|
| نصف | ثلثان |
| ربع | ثلث |
| ثمن | سدس |

اب ان دونوں کالموں کو پیش نظر رکھ کر پانچ اصولوں کو سمجھنا ضروری ہے۔

(۱) کسی بھی کالم کا ایک ہی حصہ پانے والا آجائے تو مسئلہ اس حصہ کے ہمنام عدد سے بنے گا، مثلاً نصف پانے والا آجائے تو اس کے ہمنام عدد دو سے مسئلہ بنے گا، اور اگر ربع پانے والا آجائے تو " اربعۃٌ "یعنی چار سے مسئلہ بنے گا، اور ثمن پانے والا آجائے تو "ثمانیۃٌ" یعنی آٹھ سے مسئلہ بنے گا، اسی طرح ثلثان یا ثلث آجائے تو "ثلاثۃٌ" یعنی تین سے مسئلہ بنے گا، اور سدس پانے والا آجائے تو چھ سے مسئلہ بنے گا۔

## پہلے اصول کی مثال

راشدہ مسئلہ ۲

میــــــــــت

| شوہر | چچا |
|---|---|
| نصف | عصبہ بنفسہ |
| ۱ | ۱ |

راشد مسئلہ ۴

میــــــــــت

| بیوی | چچا |
|---|---|
| ربع | عصبہ بنفسہ |
| ۱ | ۳ |

(۲) ایک کالم کے متعدد سہام پانے والا آجائے تو چھوٹے والے سہام کے ہمنام عدد سے مسئلہ بنے گا، مثال کے طور پر ربع اور نصف پانے والا آجائے تو ربع یعنی چار سے مسئلہ بنے گا، اسی طرح نصف اور ثمن پانے والا آجائے تو ثمن یعنی آٹھ سے مسئلہ بنے گا، اسی طرح کالم ثانی میں بھی یہی اصول چلے گا۔

## دوسرے اصول کی مثال

جمیلہ مسئلہ ۴

میت

| شوہر | لڑکی | چچا |
|---|---|---|
| ربع | نصف | عصبہ بنفسہ |
| ۱ | ۲ | ۱ |

عقیل مسئلہ ۳

میت

| ۲/اخیافی بہن | ۲/حقیقی بہن |
|---|---|
| ثلث | ثلثان |
| ۱ | ۲ |

(۳) کالمِ اول کا نصف کالمِ ثانی کے کسی بھی حصہ سے مل جائے یعنی نصف پانے والا اور کالمِ ثانی میں سے کوئی بھی حصہ پانے والا آجائے تو مسئلہ چھ سے بنے گا۔

## تیسرے اصول کی مثال

اخلد مسئلہ ۶

میت

| ماں | لڑکی | چچا |
|---|---|---|
| سدس | نصف | عصبہ بنفسہ |
| ۱ | ۳ | ۲ |

خالدہ مسئلہ ۶ عول ۹

میت

| شوہر | ۲/حقیقی بہن | ۲/اخیافی بہن |
|---|---|---|
| نصف | ثلثان | ثلث |
| ۳ | ۴ | ۲ |

(۴) کالم اول کا ربع کالم ثانی کے کسی بھی حصہ سے مل جائے یعنی ربع پانے والا اور کالم ثانی میں سے کوئی بھی سہام پانے والا آجائے تو مسئلہ بارہ سے بنے گا۔

## چوتھے اصول کی مثال

ثاقب مسئلہ ۱۲

میـــ

| بیوی | ماں | ۲/اخیافی بہن | بھتیجہ |
|---|---|---|---|
| ربع | سدس | ثلث | عصبہ بنفسہ |
| ۳ | ۲ | ۴ | ۳ |

عاقب مسئلہ ۱۲

میـــ

| بیوی | اخیافی بہن | چچا |
|---|---|---|
| ربع | سدس | عصبہ بنفسہ |
| ۳ | ۲ | ۷ |

(۵) کالم اول کا ثمن کالم ثانی کے کسی بھی حصے سے مل جائے تو مسئلہ چوبیس سے بنے گا۔

## پانچویں اصول کی مثال

عمر مسئلہ ۲۴

میـــ

| بیوی | لڑکی/۲ | ماں | چچا |
|---|---|---|---|
| ثمن | ثلثان | سدس | عصبہ بنفسہ |
| ۳ | ۱۶ | ۴ | ۱ |

عامر مسئلہ ۲۴

میـــ

| بیوی | ماں | لڑکا |
|---|---|---|
| ثمن | سدس | عصبہ بنفسہ |
| ۳ | ۴ | ۱۷ |

## تضعیف اور تنصیف کا مطلب

**تضعیف:** اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی کالم کو نیچے سے دیکھو تو نیچے والا سہام سب سے چھوٹا سہام ہوگا، جب اس کو دوگنا کروگے تو اوپر والے سہام کے برابر ہو جائے گا۔ اور اگر اس سے دوگنا کروگے تو اس سے اوپر والے سہام کے برابر ہو جائے گا۔

لہٰذا اگر ثمن کو دوگنا کروگے تو ربع بنے گا، اور ربع کو دوگنا کروگے تو نصف بن جائے گا، اسی طرح کالم ثانی کے سدس کو دوگنا کروگے تو ثلث بن جائے گا، اور ثلث کو دوگنا کروگے تو ثلثان بن جائے گا۔

**تنصیف**: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی کالم کو اوپر سے دیکھو گے تو ہر کالم کا اوپر والا سہام سب سے بڑا ہوگا، اور اس کو نصف کروگے تو نیچے والے سہام کے برابر ہوجائے گا، اور اس کو نصف کروگے تو اس سے نیچے والے سہام کے برابر ہوجائے گا۔

## قرآن کریم کے بیان کردہ وارثین کی تعداد بارہ ہیں

مذکورہ کالموں میں جن سہام کا ذکر آیا ہے ان کو پانے والے بارہ قسم کے لوگ ہیں، چار مردوں میں سے، اور آٹھ عورتوں میں سے، ان بارہ قسم کی تفصیل آگے آرہی ہے، یہاں اجمالاً بیان کیا جارہا ہے۔

مردوں میں سے چار حسب ذیل ہیں (۱) باپ (۲) جدِ صحیح (۳) اخیافی بھائی (۴) شوہر ان میں سے ہر ایک کی تفصیل احوال کے ذیل میں آئے گی۔

عورتوں میں سے آٹھ ورثاء حسب ذیل ہیں (۱) بیوی (۲) صلبی لڑکی (۳) پوتی (۴) حقیقی بہن (۵) علاتی بہن (۶) اخیافی بہن (۷) ماں (۸) جدۂ صحیحہ۔

## تمرین (۷)

(۱) کیا اختلافِ دین مسلمانوں کے حق میں رکاوٹ کا سبب بن سکتا ہے؟

(۲) صاحبِ سراجیؒ نے اختلاف کی علت کیا بیان کی ہے؟

(۳) قرآن کریم کے مقرر کردہ حصے بیان کیجئے۔

(۴) پہلے دو اصول بیان کیجئے۔

(۵) تضعیف و تنصیف کا مطلب بیان کیجئے۔

# سبق (۸)

## ایک ضروری ہدایت

عربی زبان میں جد کا اطلاق دادا اور نانا پر ہوتا ہے۔ اور جدہ کا اطلاق دادی اور نانی دونوں پر ہوتا ہے، لیکن دادا کو جد صحیح اور نانا کو جد فاسد اور دادی کو جدۂ صحیحہ اور نانی کو جدۂ فاسدہ کہتے ہیں، اسی طرح دادا اور دادی کا شمار اصحاب الفرائض میں ہوتا ہے، نانا اور نانی کا شمار ذوی الارحام میں ہوتا ہے۔

**جدِ صحیح**: اس کو کہا جاتا ہے کہ اس کے اور میت کے درمیان عورت کا واسطہ نہ آتا ہو جیسا کہ باپ کا باپ چاہے اوپر تک کیوں نہ ہو۔

**جدِ فاسد**: اس کو کہا جاتا ہے کہ اس کے اور میت کے درمیان مؤنث کا واسطہ آتا ہو جیسا کہ نانا، پرنانا وغیرہ۔

**جدۂ صحیحہ**: اس کو کہا جاتا ہے کہ اس کے اور میت کے درمیان جد فاسد کا واسطہ نہ آتا ہو، جیسا کہ دادی، پردادی، اسی طرح نانی اور نانی کی ماں وغیرہ۔

**جدۂ فاسدہ**: اس کو کہا جاتا ہے کہ اس کے اور میت کے درمیان کسی جد فاسد کا واسطہ ہو جیسا کہ نانا کی ماں وغیرہ۔

## باپ کے احوال

باپ کی تین حالتیں ہیں (۱) نرینہ اور مؤنث اولاد کی موجودگی میں باپ کو سدس ملے گا (۲) نرینہ اور مؤنث اولاد کی عدم موجودگی میں باپ صرف عصبہ بنے گا (۳) صرف مؤنث اولاد کی موجودگی میں باپ کو سدس بھی ملے گا اور عصبہ بھی بنے گا۔

## دادا کے احوال

دادا کی چار حالتیں ہیں (۱) باپ کی موجودگی میں دادا محروم ہوجاتا ہے (۲) مذکر

اور مؤنث اولاد کی موجودگی میں دادا کو سدس ملے گا۔ (۳) مذکّر اور مؤنّث اولاد کی عدم موجودگی میں دادا صرف عصبہ بنے گا۔ (۴) صرف مؤنّث اولاد کی موجودگی میں دادا کو سدس ملے گا اور دادا عصبہ بھی بنے گا۔

## ایک ضروری ہدایت

دادا کے حالات تمام حالتوں میں باپ کی طرح ہیں مگر چار مسائل میں باپ سے الگ ہیں۔ (۱) باپ کی وجہ سے حقیقی اور علاتی بہنیں بالاتفاق محروم ہوجاتی ہیں لیکن اگر باپ کے بجائے دادا موجود ہو تو صاحبینؒ کے نزدیک محروم نہیں ہوتی ہے، اور امام صاحبؒ کے نزدیک محروم ہوجاتی ہیں، اور فتویٰ امام صاحبؒ کے قول پر ہے۔

(۲) باپ کی موجودگی میں ام الاب (دادی) محروم ہوجاتی ہے لیکن باپ کی بجائے دادا موجود ہو تو دادی محروم نہیں ہوتی، جس کا بیان دادی کے احوال میں آرہا ہے۔

(۳) احد الزوجین کی موجودگی میں اگر ماں باپ موجود ہو تو ماں کو بالاتفاق مابقیہ کا ثلث ملے گا، لیکن اگر باپ کی بجائے دادا موجود ہو تو حضرات طرفینؒ کے نزدیک ماں کو جمیع مال کا ثلث ملے گا، اور حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ماں کو مابقیہ کا ثلث ملے گا۔ (۴) مولی العتاقہ یعنی اگر آزاد کرنے والا آقا کا انتقال ہوجائے اور وارثین موجود نہ ہو تو حضرات طرفینؒ کے نزدیک سارا مال بیٹے کو ملے گا باپ کو کچھ نہیں ملے گا، اور حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک باپ کو سدس ملے گا، لیکن اگر باپ کے بجائے دادا موجود ہو تو بالاتفاق سارا مال بیٹے کو ملے گا اور دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔

## اخیافی بھائی بہنوں کے احوال

اخیافی بھائی بہنوں کی تین حالتیں ہیں (۱) اگر اخیافی بھائی بہن ایک ہو تو سدس ملے گا (۲) اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ثلث ملے گا (۳) اولاد در اولاد اور باپ داد کی وجہ سے اخیافی بھائی بہن محروم ہوجائیں گے۔

# ایک ضروری ہدایت

اخیافی بھائی بہن ان کو کہتے ہیں جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ ہو، نیز ان کے درمیان "للذکر مثل حظ الانثیین" کا قاعدہ جاری نہیں ہوگا، مسئلہ بناتے وقت حقیقی بھائی بہن کو مقدم رکھا جائے گا، پھر علاتی پھر اخیافی بھائی بہن وغیرہ کو، نیز اگر کوئی شخص کلالہ ہے اس کے باپ دادا اوپر تک کوئی نہیں ہے اور اولاد مذکر نیچے تک نہیں ہے فقط اخیافی بھائی بہن ہوں تو ان کو ان کے تینوں احوال کے مطابق ترکہ ملے گا، اخیافی بھائی بہنوں میں مذکر مؤنث میں کسی بھی قسم کا امتیاز نہیں ہے بلکہ حصہ پانے میں دونوں برابر ہیں بھائی کو جتنا ملے گا بہن کو بھی اتنا ہی ملے گا۔

## تمرین (۸)

(۱) عربی زبان میں جد کس کس کو کہتے ہیں نیز جد صحیح وجد فاسد کس کو کہتے ہیں؟ (۲) باپ کی تیسری حالت اور دادا کی پہلی حالت بیان کیجئے (۳) دادا کی چار استثنائی حالات بیان کیجئے۔ (۴) اخیافی بھائی بہن کے حالات بیان کیجئے (۵) کلالہ شخص کا کیا حکم ہے؟

## سبق (۹)

# شوہر کے احوال

شوہر کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) اولاد کی عدم موجودگی میں کل مال کا نصف ملے گا (۲) اولاد کی موجودگی میں کل مال کا ربع ملے گا۔

# بیویوں کے احوال

بیویوں کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) اولاد کی عدم موجودگی میں بیوی کو ربع ملے گا خواہ بیوی ایک ہو یا چار ہو ربع ہی ملے گا، اور اگر ایک بیوی ہے تو پورا ربع اسی کو ملے گا، اور اگر ایک سے زیادہ بیوی ہو تو ان سب کو یہی

ربع ملے گا جو آپس میں برابر تقسیم ہوگا۔(۲)اولاد کی موجودگی میں بیوی کوثمن ملے گا بیوی ایک ہو یا زیادہ ہو یہی ثمن ملے گا۔

# صلبی لڑکیوں کے احوال

صلبی لڑکیوں کی تین حالتیں ہیں۔
(۱)اگر ایک صلبی لڑکی ہے تو اس کو کل مال کا نصف ملے گا(۲)اگر صلبی لڑکیاں دو یا دو سے زائد ہو تو ان کو ثلثان ملے گا(۳)اگر صلبی لڑکیوں کے ساتھ لڑکا بھی ہو تو وہ لڑکیوں کو عصبہ بنادے گا اور ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد مابقیہ مال" للذکر مثل حظ الانثیین" کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔

# پوتیوں کے احوال

پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں(۱) اگر صرف ایک پوتی ہے تو لڑکیوں کی عدم موجودگی میں پوتی کو نصف ملے گا(۲)اگر پوتیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو صلبی لڑکیوں کی عدم موجودگی میں پوتیوں کو ثلثان ملے گا(۳)اگر ایک صلبی لڑکی موجود ہو تو اس کو نصف ملے گا ،اور چھٹا حصہ پوتیوں کو ملے گا تاکہ مؤنث کے دوثلث پورے ہوجائے(۴) دو یادو سے زائد صلبی لڑکیوں کی موجودگی میں پوتیاں محروم ہوجائیں گی(۵) دو یادو سے زائد صلبی لڑکیوں کی موجودگی میں پوتیوں کو محروم ہوجانا چاہیۓ لیکن ان کے محاذات میں یا اس سے اوپر کوئی پوتا بھی موجود ہو تو وہ پوتا اپنے برابر اور اپنے سے اوپر والی پوتیوں کو عصبہ بنادے گا ،اور مابقیہ مال" للذکر مثل حظ الانثیین" کے اعتبار سے تقسیم ہوگا(٦) صلبی لڑکے کی موجودگی میں پوتیاں سب کے سب محروم ہوجاتی ہیں۔

# مسئلہ تشبیب

الا ان یکون بحذائھن:

اس عبارت کا حاصل صاحب سراجیؒ نے نہایت شاندار انداز میں نقل فرمایا ہے۔

**تشبیب کی لغوی تعریف**: اشعار میں عورتوں کے محاسن اور اوصاف کو ذکر کرنا۔

**اصطلاحی تعریف**:۔لڑکیوں، پوتیوں کا تذکرہ انکے درجات کے اعتبار سے کرنا۔

**وجہ تسمیہ**:۔جس طرح شعراء اپنے اشعار اور قصیدہ کے شروع میں محبوبہ کے حسن و جمال اور اسکی جوانی کو ذکر کرکے سامعین کی توجہ کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں، اسی طرح یہاں پر بھی تشبیب سے پوتیوں کے حالات کو موسوم کرکے طلبہ کے ذہنوں کو پوتیوں کے احوال سے اچھی طرح سمجھنے کی طرف رغبت دلانا مقصود ہے۔

## زید

| | | | |
|---|---|---|---|
| بطن اول | ابن | ابن | ابن |
| بطن ثانی | ابن / بنت | ابن | ابن |
| بطن ثالث | ابن / بنت | ابن / بنت | ابن |
| بطن رابع | ابن / بنت | ابن / بنت | ابن / بنت |
| بطن خامس ← | ← | ابن / بنت | ابن / بنت |
| بطن سادس ← | ← | ← | ابن / بنت |

اب نقشہ کو دوبارہ لوٹ کر دیکھئے زید کے تین لڑکوں کو ہم تین فریق قرار دیں گے، اور مجموعی اعتبار سے آپ کو چھ بطن نظر آرہے ہیں، آپ بطن اول پر نظر کیجئے صرف زید کے تین لڑکے ہیں کوئی لڑکی نہیں ہے، پھر بطن ثانی پر غور کیجئے تو صرف ایک پوتی لائن میں کھڑی ہے، پھر بطن ثالث پر غور کیجئے تو فریق اول میں ایک پوتی ہے اور فریق ثانی

میں بھی ایک پوتی ہے اور فریق ثالث میں کچھ بھی نہیں، پھر آپ بطن رابع میں دیکھئے تو اس میں ایک ایک پوتی موجود ہے، پھر بطن خامس میں دیکھئے تو اس میں فریق اول میں کوئی نہیں ہے، اور فریق ثانی اور ثالث میں ایک پوتی موجود ہے، پھر بطن سادس میں دیکھئے تو اس میں فریق اول اور فریق ثانی میں کوئی نہیں ہے، اور فریق ثالث میں صرف ایک پوتی ہے۔

اب پھر دوبارہ لوٹ کر نقشہ پر نظر کیجئے جتنے لڑکے آپ کو نظر آرہے ہیں ان میں زید کا کوئی پوتا نہ ہوں تو بطن ثانی کی ایک پوتی ہے اس کو ایک صلبی لڑکی کا درجہ ملے گا یعنی نصف حصہ ملے گا، اور بطن ثالث کی دو پوتیوں کو چھٹا حصہ ملے گا دو ثلث مکمل کرنے لئے اس کے بعد نیچے کی تمام پوتیاں محروم ہوں گی۔

ہاں البتہ ان پوتیوں کے بطن میں یا ان سے نیچے کے بطن میں کوئی پوتا ہو تو وہ پوتا اپنے محاذ کی پوتیوں کو اور اس کے اوپر کی پوتیوں کو عصبہ بنادے گا، اور ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد مابقیہ مال "للذکر مثل حظ الانثیین" کے مطابق تقسیم ہوگا، اور اس پوتے کی وجہ سے جتنی پوتیاں عصبہ بنی ہیں ان سب کو برابر سمجھا جائے گا، کسی کو کسی پر فضیلت حاصل نہ ہوگی۔

**نوٹ :** اس پورے نوٹ کا دارومدار پوتیوں کی حالات نمبر پانچ پر ہے، صاحب سراجیؒ نے اس وضاحتی نوٹ کے ذریعہ پوتیوں کی حالت نمبر پانچ کو واضح فرمایا ہے۔

## حقیقی بہنوں کے احوال

حقیقی بہنوں کی پانچ حالتیں ہیں (۱) اگر صرف ایک حقیقی بہن ہے تو اس کو نصف ملے گا (۲) اگر دو یا دو سے زائد ہیں تو ان کو ثلثان ملے گا۔(۳) اگر حقیقی بہنوں کے ساتھ کوئی حقیقی بھائی موجود ہو تو اپنی بہنوں کو عصبہ بنادے گا، اور ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد مابقیہ مال " للذکر مثل حظ الانثیین " کے مطابق تقسیم ہوگا۔

(۴) حقیقی بہنیں لڑکیوں اور پوتیوں کے ساتھ ملکر عصبہ بن جاتی ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة" کی وجہ سے (۵) حقیقی بہنیں نرینہ اولاد کی وجہ سے بالاتفاق محروم ہوجاتی ہے، اور باپ کی وجہ سے بھی بالاتفاق محروم ہوجاتی ہیں، اور دادا کی وجہ سے امام صاحبؒ کے نزدیک محروم ہوجاتی ہیں، اور صاحبینؒ کے نزدیک محروم نہیں ہوتی ہیں، لیکن فتویٰ امام صاحبؒ کے قول پر ہے۔

## تمرین (۹)

(۱) شوہر کی کتنی حالتیں ہیں؟ (۲) صلبی لڑکی کی تیسری حالت بیان کیجئے (۳) پوتی کے مکمل حالات بیان کیجئے (۴) مذکورہ نوٹ کا دارومدار صاحب سراجیؒ نے پوتی کے کونسی حالت پر رکھا ہے (۵) حقیقی بہن کی پانچویں حالت بیان کیجئے۔

## سبق (۱۰)

## علاتی بہنوں کے احوال

علاتی بہنوں کی سات حالتیں ہیں (۱) حقیقی بہنوں کی عدم موجودگی میں ایک علاتی بہن ہو تو اس کو نصف ملے گا (۲) حقیقی بہنوں کی عدم موجودگی میں علاتی بہنیں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان کو ثلثان ملے گا (۳) ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں اس کو نصف حصہ دینے کے بعد علاتی بہنوں کو چھٹا حصہ ملے گا تا کہ مؤنثوں کے دو ثلث مکمل ہوجائیں (۴) دو یا دو سے زائد حقیقی بہنوں کی موجودگی میں علاتی بہنیں محروم ہوجاتی ہیں (۵) دو یا دو سے زائد حقیقی بہنوں کی موجودگی میں علاتی بہنیں محروم ہوجانا چاہئے لیکن علاتی بہنوں کے ساتھ کوئی علاتی بھائی بھی موجود ہو تو وہ بھائی اپنی بہنوں کو عصبہ بنادے گا اور ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد مابقیہ مال "للذكر مثل حظ الانثيين" کے مطابق تقسیم ہوگا (۶) علاتی بہنیں لڑکیوں اور پوتیوں کے ساتھ ملکر عصبہ بن جاتی ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة" کی وجہ سے

(۷) علاتی بہنیں لڑکوں اور پوتوں کی وجہ سے محروم ہوجاتی ہیں، اگر چہ نیچے تک ہوں اور باپ کی وجہ سے بالاتفاق محروم ہوجاتی ہیں، اور دادا کی وجہ سے حضرت امام صاحبؒ کے نزدیک محروم ہوجائیں گی اور حضرات صاحبینؒ کے نزدیک محروم نہیں ہوں گی، لیکن فتویٰ امام صاحبؒ کے قول پر ہے۔

## ایک ضروری ہدایت

علاتی بہنیں سب کے سب حقیقی بھائی بہنوں کی وجہ سے محروم ہوجاتی ہیں، اور جب حقیقی بہن لڑکیوں اور پوتیوں کے ساتھ ملکر عصبہ بن رہی ہوں تو تب بھی علاتی بھائی بہن سب محروم ہوجائیں گے۔

## ماں کے احوال

ماں کی تین حالتیں ہیں (۱) اولاد کی موجودگی میں ماں کو کل مال کا سدس ملے گا، نیز کسی بھی طرف کے دو یا دو سے زائد بھائیوں اور بہنوں کی موجودگی میں جب کہ اولاد موجود نہ ہوں تو ماں کو کل مال کا سدس ملے گا (۲) اولاد کی عدم موجودگی اور کسی بھی طرف کے دو یا دو سے زائد بھائی بہنوں کی عدم موجودگی میں ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا (۳) احد الزوجین کی موجودگی میں جب کہ ماں باپ بھی موجود ہوں تو احد الزوجین کو حصہ دینے کے بعد ماں کو مابقیہ کا ثلث ملے گا، لیکن اگر باپ کے بجائے دادا موجود ہو تو حضرات طرفینؒ کے نزدیک کل مال کا ثلث ملے گا، اور حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مابقیہ کا ثلث ملے گا، مگر فتویٰ حضرات طرفینؒ کے قول پر ہے، اور یہ تیسری صورت دادا کی چار استثنائی حالتوں میں سے ایک حالت ہے اور یہ صورت صرف دو مسئلوں میں پیش آتی ہے (۱) کسی مرد کا انتقال ہوجائے اور وہ وارثین میں بیوی اور ماں باپ چھوڑ جائے (۲) کسی عورت کا انتقال ہوجائے اور وہ وارثین میں شوہر اور ماں باپ چھوڑ جائے، نیز یہ دونوں مسئلے ماقبل کے دو کالموں کے ذیل میں جو پانچ اصول بیان کئے گئے ہیں ان سے بھی مستثنیٰ ہے، لہٰذا ان دونوں مسئلوں کو ان پانچ اصولوں میں سے کسی بھی ایک اصول کو سامنے رکھ کر بنانا غلط ہوگا۔

# دادی کے احوال

دادی کے احوال کے ذیل میں تین باتیں ضروری ہیں۔

**پہلی بات**: دادی کی دو حالتیں ہیں (۱) ماں کی طرف کی دادی ہو یا باپ کی طرف کی، ایک دادی ہو یا متعدد دادیاں ہوں ہر صورت میں دادیوں کو چھٹا حصہ ملے گا لیکن شرط یہ ہے کہ سب کے سب جدات صحیحہ ہوں فاسدہ نہ ہوں اور سب کے سب ایک درجہ کی ہوں اوپر نیچے کی نہ ہوں۔(۲) دادیاں تمام کی تمام چاہے ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے ہو ماں کی وجہ سے محروم ہوجاتی ہیں، باپ کی وجہ سے صرف باپ کی طرف کی دادیاں محروم ہوتی ہیں، ماں کی طرف کی دادیاں محروم نہیں ہوتی ہیں، اور دادا کی وجہ سے دادا سے اوپر والی دادیاں محروم ہوجاتی ہیں، لیکن ام الاب محروم نہیں ہوتی ہے، اس لئے کہ ام الاب کے وارث ہونے میں دادا واسطہ نہیں بنتا ہے، نیز اگر ورثاء میں دادا ہو تو اس کے ساتھ دو دادیاں وارث ہوسکتی ہے، اور سکڑ دادا ہو تو تین دادیاں وارث ہوسکتی ہے، حاصل بحث یہ ہے کہ جتنے دادا کے واسطے بڑھیں گے اسی اعتبار سے دادیوں کی تعداد بھی بڑھ جائے گی۔

## تمرین (۱۰)

(۱) علاتی بہنوں کی کتنی حالتیں ہیں (۲) علاتی بہنوں کی ساتویں حالت بیان کیجئے (۳) ماں کی تیسری حالت بیان کیجئے (۴) مذکورہ مسئلہ کو کونسے پانچ اصولوں کے سامنے رکھ کر بنانا غلط ہوگا؟ (۵) دادی کی کتنی حالتیں ہیں؟ دوسری حالت سنائیے۔

# سبق (۱۱)

**دوسری بات:** قریب والی دادی بعید والی دادی کو محروم کردے گی چاہے قریب والی دادی وارث بن رہی ہو یا نہ بن رہی ہو۔
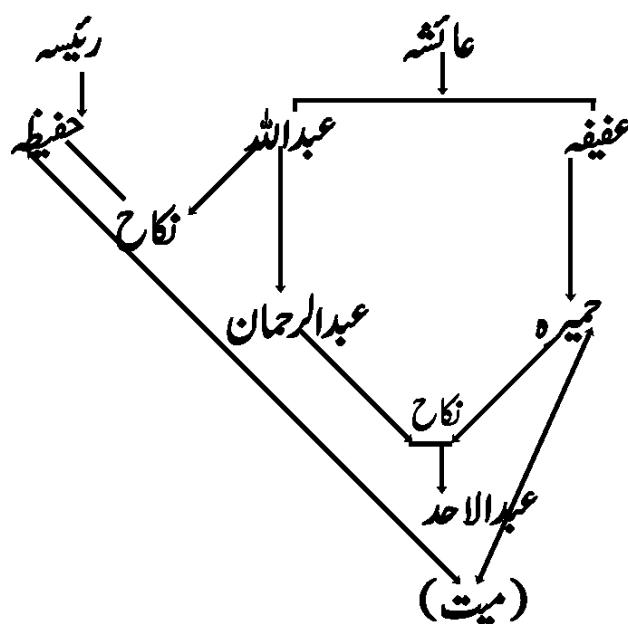
مثال کے طور پر باپ کی ماں موجود ہے اور ماں کی ماں موجود نہیں ہے لیکن ماں کی نانی موجود ہے اور دونوں جدات صحیحہ ہیں تو باپ کے زندہ ہونے کی وجہ سے باپ کی ماں محروم ہوگی لیکن ساتھ میں باپ کی ماں نے ماں کی نانی کو بھی محروم کردیا، اس کے برخلاف اگر باپ کی ماں موجود نہ ہو تو ماں کی نانی کو وراثت مل جاتی لیکن قریب والی دادی نے بعید والی دادی کو محروم کردیا اس حال میں محروم کردیا کہ خود کو بھی کچھ نہ ملا۔

**تیسری بات:** یہاں سے ایک اختلافی مسئلہ پیش کررہے ہیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر میت کی ایک ہی درجہ اور ایک ہی محاذ کی کئی دادیاں ہوں لیکن ایک دادی ایک قرابت والی اور دوسری دو قرابت والی ہو تو اس صورت میں حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دادیوں کو چھٹا حصہ عدد کے اعتبار سے ان کے درمیان تقسیم ہوگا لیکن حضرت امام محمدؒ کے نزدیک عدد کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ قوت قرابت اور جہت قرابت کا اعتبار ہوگا، لہٰذا ایک قرابت والی دادی کو ایک حصہ، اور دو قرابت والی کو دو حصے، اور تین قرابت والی دادی کو تین حصے ملیں گے۔
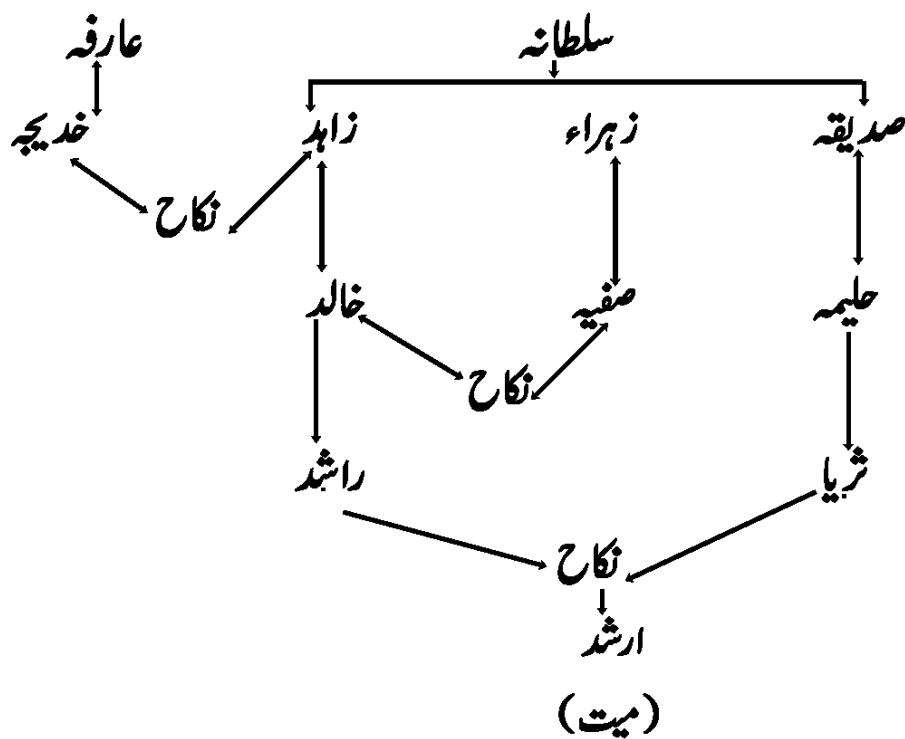
اس کی مثال یوں سمجھو کہ عبدالاحد کا انتقال ہوا اس کی دو دادیاں ہیں ایک دادی کو ایک جہت سے اور دوسری دادی کو دو جہت سے قرابت حاصل ہے، لہٰذا چھٹا حصہ تین حصوں میں تقسیم ہو کر ایک جہت والی دادی کو ایک حصہ اور دو جہت والی دادی کو دو حصے دیئے جائیں گے، اسی طرح اگر تین جہت والی دادی ہو تو چار حصوں میں تقسیم ہو کر ایک دادی کو تین حصہ اور دوسری دادی کو ایک حصہ دیا جائے گا، اس کو حسب ذیل نقشہ سے سمجھا جائے۔

# دو قـرابت والا نقشہ

**وضاحت:** مذکورہ مسئلہ میں میت نے دو ایسی دادی چھوڑی ہے جو صحیحہ ہے اور ان میں سے ایک دادی کو ایک قرابت اور دوسری دادی کو دو قرابت حاصل ہے جیسے کہ عائشہ کی نواسی حمیرہ کا نکاح اس کے پوتے عبدالرحمن سے ہوا ہے جس کے نتیجہ میں عبدالاحد پیدا ہوا تو اس عبدالاحد کیلئے عائشہ ماں کی طرف سے نانی کی ماں ہوگی، اور باپ کی طرف سے دادا کی ماں تو عائشہ کو دو قرابت حاصل ہوگئی، اور رئیسہ فقط دادی کی ماں ہے اسکو ایک ہی قرابت حاصل ہے، امام محمدؒ کے نزدیک دادی کے سدس کو تین حصے کر کے ایک حصہ ایک جہت قرابت والی کو، اور دو حصہ دو جہت قرابت والی کو دیا جائے گا، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سدس کے دو حصے کر کے ایک حصہ ایک قرابت والی کو ملے گا، اور دوسرا حصہ دو قرابت والی کو ملے گا، لیکن فتویٰ حضرت امام ابو یوسفؒ کے قول پر ہے، ہاں اگر حالات کے پیش نظر امام ابو یوسفؒ کے قول پر عمل کرنا دشوار ہو جائے تو مفتیان کرام جھگڑا اور اختلاف کو ختم کرنے کے لئے مصلحت کے پیش نظر حضرت امام محمدؒ کے قول کو بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

# تین قرابت والا نقشہ

**وضاحت:** مذکورہ نقشہ میں میت نے دو ایسی دادی چھوڑی ہے جو دونوں صحیحہ ہے ان میں سے ایک کو ایک قرابت اور دوسری کو تین قرابت حاصل ہے، جیسے کہ سلطانہ کی نواسی صفیہ کا نکاح اس کے پوتے خالد سے ہوا جس کی وجہ سے راشد پیدا ہوا، پھر راشد کا نکاح سلطانہ کی پرنواسی ثریا سے ہوا اور اس سے ارشد پیدا ہوا، گویا کہ سلطانہ کو ارشد کے ساتھ تین قرابتیں حاصل ہیں جب کہ عارفہ کو ارشد کے ساتھ ایک قرابت حاصل ہے، صرف عارفہ ارشد کے دادا کی نانی ہے، لہٰذا امام محمدؒ کے قول کے موافق سدس کے چار حصے کر کے ایک حصہ ایک قرابت والی کو اور بقیہ تین حصے تین قرابت والی کو دیا جائے گا، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سدس کے دو حصے کر کے ایک جہت والی کو ایک حصہ، تین جہت والی کو بھی ایک ہی حصہ دیا جائے گا، مسلک احنافؒ میں فتویٰ امام ابو یوسفؒ کے قول پر ہے، یہی قول امام شافعیؒ و مالکؒ کا ہے، یہی مسئلہ شریفیہ شامی اور الدر المنتقی وغیرہ کی عبارت سے واضح ہوتا ہے اور اسی پر حنفیہ کا فتویٰ ہے۔

**مذہبِ شوافع** رحمہ اللہ علیہم: احوال میں شوافعؒ کے مذہب کی اکثر بحث مقاسمۃ الجد کے بیان میں آئے گی، نیز قریب والی دادی کی موجودگی میں بعید والی دادی محروم نہیں ہوگی۔

## تمرین (۱۱)

(۱) قریب والی دادی کس کو محروم کرتی ہے؟ (۲) کیا دادا جان ام الاب کو محروم کر سکتے ہیں؟ (۳) دادی کے ذیل میں مذکور تیسری بات بیان کیجئے۔ (۴) احنافؒ کے نزدیک مختلف قرابت کی صورت میں فتویٰ کس کے قول پر ہے؟ (۵) مختلف فیہ صورت میں حضرت امام شافعیؒ کا کیا فرمان ہے؟

## سبق (۱۲)

## کیلکولیٹر کے استعمال کے طریقے

**(ON)**: اس بٹن کے ذریعہ کیلکولیٹر شروع کیا جائے گا، اور اس بٹن کو آن کہتے ہیں۔

**(OFF)**: اس بٹن کے ذریعہ کیلکولیٹر بند کیا جائے گا، اور اس بٹن کو آف کہتے ہیں۔

(+) اس بٹن کے ذریعہ مختلف اعداد کو جوڑا جائے گا، یعنی جمع کیا جائے گا جیسے کہ ہمیں یہ دیکھنا ہے ۱۵۵ / اور ۲۷۷ / اور ۳۲۰ / یہ تمام اعداد مل کر کتنے عدد ہوتے ہیں تو سب سے پہلے ایک عدد کو لکھ کر جمع کے بٹن کو دبائیں گے، پھر دوسرے اعداد لکھ کر جمع کا بٹن دبائیں گے، پھر تیسرے اعداد کو لکھ کر جمع کا بٹن دبائے تو جواب میں ۷۵۲ / آئے گا، جیسے کہ رسول اس طرح بٹن دبائیں گے ۱۵۵+۲۷۷+۳۲۰=۷۵۲ / اور اس بٹن کو پلس کا بٹن کہتے ہیں۔

(-) اس بٹن کے ذریعہ سے کسی عدد میں سے جتنے عدد کم کرنا ہو گھٹانا ہو اس سے کیا جائے گا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً وہ عدد لکھا جائے جس میں سے کم کرنا ہو، جیسے ہمیں ۷۷۷ / میں سے ۳۳۳ / کم کرنا ہے تو پہلے ۷۷۷ / کو دبائیں گے، پھر گھٹانے والے بٹن کو دبایا جائے گا، پھر ۳۳۳ / کو دبائیں گے، پھر صحیح کا بٹن = دبائیں گے تو جواب میں

۴۴۴/ آئے گا، جیسے کہ آپ اس طرح بٹن دبائیں ۷۷۷- ۳۳۳= اور اس بٹن کو مائنس یعنی گھٹانے کا بٹن کہتے ہیں۔

(×): اس بٹن کے ذریعہ کسی بھی عدد کو ضرب یعنی دگنا کیا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً اس عدد کو لکھا جائے جس کو ضرب دینا ہے، پھر ضرب کا بٹن دبا کر جس عدد کو ضرب دینا ہے وہ لکھا جائے، پھر صحیح کا بٹن دبا دیا جائے تو جواب آجائے گا، جیسے کہ ہمیں چھ کو پانچ میں ضرب دینا ہے تو چھ لکھ کر ضرب کا بٹن دبا کر پانچ لکھے، پھر صحیح کا بٹن دبائے تو جواب میں تیس آئے گا، جیسے کہ آپ بٹن اس طرح دبائے ۵×۶=۳۰/ اور اس بٹن کو ملٹی پلائے یعنی ضرب کا بٹن کہتے ہیں۔

(÷): اس بٹن کے ذریعہ کسی مخصوص عدد کو دوسرے عدد پر تقسیم کیا جاتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً اس عدد کو لکھے جسے تقسیم کرنا ہے، پھر تقسیم کا بٹن دبا کر اس عدد کو لکھے جس پر تقسیم کرنا ہے، مثلاً ۴۸/ روپئے چار شخصوں پر تقسیم کرنا ہے تو پہلے ۴۸/ کا بٹن دبائے، پھر تقسیم کا بٹن پھر ۴/ کا پھر صحیح = کا بٹن دبائے تو جواب میں ۱۲/ آئے گا، یعنی چاروں میں سے ہر شخص کو ۱۲/ روپئے ملیں گے، جیسے کہ آپ بٹن اس طرح دبائے ۴÷۴۸=۱۲/ اور اس بٹن کو ڈیوائڈ یعنی تقسیم کا بٹن کہتے ہیں۔

(=): یہ بٹن کیلکو لیٹر کے استعمال پر ہم جس جواب کے منتظر رہتے ہیں تو اس بٹن کو سب سے آخر میں دباتے ہیں تو جواب نکل آتا ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً ۲۰/ ۲۰/ کتنے ہوتے تو بٹن کے ذریعہ ۲۰/ لکھا جائے، پھر جمع کا بٹن دبا کر، پھر سے بیس کا بٹن دبایا جائے پھر یہ صحیح = کا بٹن دبائے تو جواب میں ۴۰/ آئے گا، اور اس کو رائٹ یعنی درستگی وصحیح کا بٹن کہا جاتا ہے۔

(C/ce): اس بٹن کے ذریعہ کوئی عدد لکھتے وقت غلط ہوجائے تو اس کے ذریعہ کٹ کر دیا جائے، پھر صحیح عدد لکھا جائے گویا کہ یہ ایک بٹن بیک وقت کٹ کرنے

اور صحیح کرنے دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے، مثلاً ہمیں ۲۰/ اور ۳۹/ کے عدد کو جوڑنا ہے تو ہم نے ۲۰/ کا بٹن دبایا پھر جمع کا بٹن دبا کر ۳۹/ لکھنے کے بجائے غلطی سے ۲۹/ لکھدیا ہے تو اس بٹن کے ذریعہ انتیس کے عدد کو کٹ کیا جائے گا، اور اس کے فوراً بعد انتالیس کا عدد لکھا جائے تو جواب میں انسٹھ آئے گا، جیسے کہ آپ اس طرح بٹن دبائے ۲۰/ +۲۹Ce۳۹=۵۹/ اور اس بٹن کو کینسل یعنی رد کرنے کا بٹن کہتے ہیں۔

**(DELETE)**: اس بٹن کے ذریعہ سے لکھے گئے اعداد کو ترتیب سے کٹ کر سکتے ہیں، اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ جس عدد میں سے کٹ کرنا ہے بٹن دبا کر کٹ کرے پھر جو عدد لکھنا ہے اس کو لکھدے مثلاً ہمیں کیلکو لیٹر پر ۵۵۵۴/ لکھنا تھا لیکن غلطی سے ۵۵۴۵/ لکھدئے تو اب اس بٹن کے ذریعہ پہلے ۵/ کا عدد کٹے گا پھر چار کا عدد تو صرف ۵۵/ بچ جائے گا تو اب اس ۵۵/ کے ساتھ ہی ۵۴ لکھدیں گے، تو کیلکو لیٹر کی اسکرین پر ۵۵۵۴/ آجائے گا، تو تمام اعداد آپ کی منشاء کے مطابق کیلکو لیٹر پر آچکے ہوں گے، پھر آگے آپ کو جو حساب کرنا ہو وہ کرے اور اس بٹن کو ڈلٹ شفٹ یعنی غلط عدد کے ایک ایک ہندسہ کو مٹانے والا کہتے ہیں۔

**(AC)**: اس بٹن کے ذریعہ کیلکو لیٹر کی اسکرین پر سے تمام اعداد کو ختم کردیا جاتا ہے، یعنی مزید دوسرا کوئی حساب شروع کرنا ہو تو اس بٹن کے ذریعہ تمام اعداد ختم کردیئے جائیں گے، اور اس بٹن کو آل کلیر یعنی تمام اعداد کو ختم کردینے والا بٹن کہتے ہیں۔

**(CHEK)**: کبھی لمبی لسٹ کا حساب کرنا ہوتا ہے تو اس میں ایک عدد کو لکھ کر جمع کا بٹن دبایا جاتا ہے تو اب لسٹ میں مختلف اعداد کو جمع کے دائرہ میں محفوظ کیا گیا ہے تو صحیح بھی ہے یا کوئی عدد غلط لکھ دیا گیا ہے، تو اس بٹن کے ذریعہ سے چیک کیا جاتا ہے اور اس کے دو طریقہ ہے۔

(۱) پہلا طریقہ یہ ہے کہ تمام اعداد جو لسٹ میں درج ہے ختم ہوجائے تو لسٹ کے اعداد

کو کیلکو لیٹر کے اعداد کے ساتھ ملا کر چیک کرنے کیلئے اسی بٹن کو دباتے جائیں گے، تو یہ بٹن نمبر وار لکھے گئے اعداد کو جس ترتیب کے ساتھ جو عدد لکھا گیا ہے اس کو بتائے گا۔
(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ Replay بٹن کو ایک مرتبہ دبایا جائے تو یہ بٹن خود بخود ترتیب وار کئے گئے حساب کو اسکرین پر بتلائے گا۔

## تمرین (۱۲)

مندرجہ ذیل سوال مثال سے حل کیجئے (۱) ÷ یہ بٹن کس چیز کا ہے (۲) c/ce کس کو کہتے ہیں اور یہ بٹن کیا کام کرتا ہے (۳) دلٹ کس کو کہتے ہیں اس کی پوری وضاحت کیجئے (۴) A.c یہ بٹن کس چیز کا ہے اس کی پوری وضاحت کیجئے (۵) حساب جانچنے کے بٹن کو کیا کہتے ہیں۔

**نوٹ :** مکمل کیلکو لیٹر کے طریقے جاننے والا طالب علم اپنے ساتھیوں کو نرمی سے سمجھائیں انشاء اللہ عند اللہ ماجور ہوگا۔

**ضروری ھدایت :** کیلکو لیٹر مشق وتمرین کے زمانہ میں استعمال نہ کیا جائے اُس کے استعمال کی وجہ سے علم فرائض کے حساب وکتاب میں طلبہ نہایت ہی کمزور ہو جاتے ہیں۔
از استاذ محترم (مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی)

## سبق (۱۳)

## عصبات کا بیان

عصبۃ جمع ہے عاصب کی اور اس کی جمع الجمع عصبات آتی ہے جس کے معنیٰ بدن کے اندر کے پٹھے کے ہیں جن کا تعلق پورے بدن سے ہوتا ہے، وہ وارثین جن کا تعلق پوری میراث سے ہوتا ہے ان کو اسی مناسبت سے عصبہ کہا گیا، پھر عصبہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **عصبۂ نسبی:** وہ عصبہ جن کا میت سے قرابت کا رشتہ ہو ان کو عصبۂ نسبی کہا جاتا ہے۔
(۲) عصبۂ سببی: وہ عصبہ جن کا تعلق میت کے ساتھ عتاقت کا ہو ان کو عصبۂ سببی اور مولی العتاقہ اور مولی النعامہ بھی کہا جاتا ہے۔ پھر عصبۂ نسبی کی بھی تین قسمیں ہیں۔
(۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ، ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
(۱) **عصبہ بنفسہ:** ان ورثاء کو کہا جاتا ہے جن کے عصبہ بننے میں کسی کا واسطہ نہ ہو اور یہ صرف مذکر ہوتے ہیں اور ان کے چار درجات ہیں۔
(۱) میت کے فروعِ مذکر جیسا کہ صلبی لڑکے اور پوتے پڑپوتے وغیرہ (۲) میت کے اصولِ قریب کے فروع مذکر جیسے کہ حقیقی بھائی اور علاتی بھائی وغیرہ اور اصولِ قریب میں صرف باپ ہے حقیقی بھائی اور علاتی اور ان کے فروع مذکر (۳) میت کے اصول مذکر جیسے کہ باپ دادا پردادا وغیرہ (۴) میت کے اصول بعید کے فروع مذکر اور اصول بعید کی ابتدا دادا سے ہوتی ہے، لہٰذا دادا کے فروع مذکر میں حقیقی چچا، تایا، اور علاتی چچا اور ان کے فروع مذکر۔
ان چاروں درجات کو حقوق میراث ملنے میں دو اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔
**پہلا اصول** "الاقرب فالاقرب يرجحون بقرب الدرجة" یعنی قریب والوں کی موجودگی میں بعید والے محروم ہوں گے، لہٰذا اسی ترتیب سے قریب اور بعید کا اعتبار ہوگا۔
**دوسرا اصول:** "الاقرب فالاقرب يرجحون بقوة القرابة" یہ اصول حقیقیات اور علاتیات پر چلے گا، اور حقیقیات کی موجودگی میں علاتیات محروم ہو جائیں گے۔
(۲) **عصبہ بغیرہ:** ان ورثاء کو کہا جاتا ہے جو براہ راست عصبہ بن کر وارث

نہیں ہوتے بلکہ دوسرے مذکر وارث سے ملکر عصبہ بنتے ہیں، اور یہ صرف مؤنث ہوتے ہیں۔
چار قسم کے مؤنث عصبہ بغیرہ میں شامل ہیں اور یہ اپنے بھائیوں کے ساتھ ملکر عصبہ بنتی ہیں۔
(۱) صلبی لڑکیاں صلبی لڑکوں کے ساتھ ملکر عصبہ بنتی ہیں (۲) پوتیاں پوتوں کے ساتھ ملکر عصبہ بنتی ہیں (۳) حقیقی بہنیں حقیقی بھائیوں کے ساتھ ملکر عصبہ بنتی ہیں (۴) علاتی بہنیں علاتی بھائیوں کے ساتھ ملکر عصبہ بنتی ہیں۔
(۳) **عصبہ مع غیرہ**: ان ورثاء کو کہا جاتا ہے جو مؤنث مؤنث ہوں اور دوسری مؤنثوں کے ساتھ مل کر عصبہ بنتی ہیں، ایسے ورثاء دو قسم کے ہیں (۱) حقیقی بہنیں لڑکیوں اور پوتیوں کے ساتھ ملکر عصبہ بنتی ہیں (۲) علاتی بہنیں لڑکیوں اور پوتیوں کے ساتھ ملکر عصبہ بنتی ہیں۔
یہاں سے اخیر بیان تک تین باتیں پیش نظر رہیں۔
**پہلی بات**: آزاد کرنے والے آقا کے وارثین میں سے عصبۂ سببی کی بناء پر صرف مذکر کو وراثت مل سکتی ہے مؤنثوں کو نہیں ملتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "لاشیء للاناث من ورثة المعتق" کی وجہ سے کہ آزاد کرنے والے آقا کے ورثاء میں سے مؤنثوں کو عصبۂ سببی ہونے کی بناء پر کوئی حق نہیں ملتا ہے مگر آٹھ شکلوں میں ان کو بھی حق مل سکتا ہے۔
(۱) مؤنثوں کے آزاد کردہ غلاموں کی عصبۂ سببی بن سکتی ہیں، اسی کو حدیث شریف میں "اعتقن" سے ذکر فرمایا ہے (۲) مؤنثوں کے آزاد کردہ غلاموں نے آزاد کیا ہو تو ان کا ولاء بھی آزاد کردہ غلاموں کے واسطے سے مؤنثوں کو مل جائے گا، اسی کو "أو اعتق من اعتقن" کے الفاظ سے بیان فرمایا (۳) مؤنثوں نے خود مکاتب بنایا ہو تو اپنے مکاتب کی عصبہ بن سکتی ہیں اسی کو "او کاتبن" سے ذکر فرمایا (۴) مؤنثوں کے مکاتبوں نے مکاتب بنایا ہو تو ان کا حق بھی مؤنثوں کو مل سکتا ہے، اسی کو "او کاتب

من کاتبن" سے ذکر فرمایا ہے(۵) مؤنثوں نے خود مدبر بنایا ہو ان کا ولاء بھی مؤنثوں کو مل سکتا ہے اسی کو "او دبرن" سے ذکر فرمایا ہے(٦) مؤنثوں کے مدبروں نے مدبر بنایا ہو تو ان کا ولاء بھی مؤنثوں کو مل سکتا ہے، اسی کو "او دبر من دبرن" سے ذکر فرمایا ہے(۷) مؤنثوں کے آزاد کردہ نے ولاء کو کھینچ کر مؤنثوں تک پہنچادیا تو تب بھی مؤنثوں کو ولاء حاصل ہو سکتا ہے، اسی کو " اوجر ولاء معتقہن " سے ذکر فرمایا ہے۔(۸) مؤنثوں کے آزاد کردہ کے آزاد کردہ نے ولاء کو کھینچ کر مؤنثوں تک پہنچا دیا ہو تب بھی مؤنثوں کو ولاء حاصل ہو سکتا ہے، اسی کو " او معتق معتقھن" سے ذکر فرمایا ہے۔

## تمرین (۱۳)

(۱) عصبہ کی لغوی تحقیق بیان کیجئے (۲) عصبہ کی تینوں قسمیں بیان کیجئے (۳) عصبہ بنفسہ کے چاروں درجات بیان کیجئے (۴) دونوں اصول بیان کیجئے (۵) کیا عصبۂ سببی میں مؤنثوں کو وراثت مل سکتی ہے؟ کن شرائط کے ساتھ۔

## سبق (۱۴)

## دو شبہوں کا ازالہ

**پہلا شبہ:** یہ پیدا ہوتا ہے کہ مدبر اس وقت آزاد ہوتا ہے جب آقا کا انتقال ہو جائے اور انتقال کے بعد آزاد ہو کر جب کچھ دولت کمائے گا، تب اس کی وراثت کا سوال پیدا ہو سکتا ہے، جب آقا کی زندگی میں مدبر آزاد ہی نہیں ہو سکتا ہے تو مدبر کی وراثت آقا کو کیسے مل سکتی ہے؟ کیا آقا قبر سے اٹھ کر وراثت لینے آئے گا؟

**جواب:** اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا اشکال معقول ہے لیکن غور کرنے کے بعد اس کی ایک شکل نکل سکتی ہے، وہ شکل یہ ہے کہ آقا خدانخواستہ مرتد ہو جائے، تو فوراً اس کے
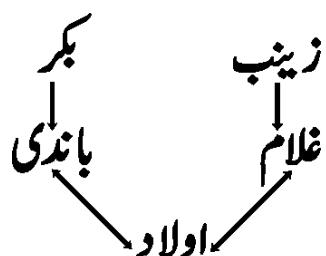
مدبر اور ام ولد آزاد ہو جائیں گے، پھر جب وہ اسلام میں داخل ہوگا تو ام ولد اور مدبر غلامی میں لوٹ کر نہیں آئیں گے، لیکن ان کا ولاء آقا کو حاصل ہوگا۔

**دوسرا شبہ:** یہ پیدا ہوتا ہے کہ جَرِّ وَلاَءْ کس فلسفہ کا نام ہے؟

جر ولاء کی شکل یہ ہے کہ ایک عورت زینب ایک غلام کی مالک ہے، اور ایک مرد بکر ایک باندی کا مالک ہے، پھر اس غلام اور باندی میں نکاح ہوا، اور پھر اولاد ہوئی تو یہ اولاد ماں کے تابع ہو کر ماں کے آقا کی ملکیت میں ہوگی، یا باپ کے تابع ہو کر باپ کے آقا کی ملکیت میں ہوگی۔

**جواب:** اس کا جواب یہ ہے کہ غلام اور باندی کا حکم جانوروں اور ڈنگروں کی طرح ہے جیسا کہ جانور ماں کے تابع ہوتے ہیں، اسی طرح یہ اولاد ماں کے تابع ہو کر ماں کے آقا کی ملکیت میں ہوگی، مگر اتفاق یہ ہوا کہ ماں کے آقا نے ماں کو آزاد کر دیا تو بچہ بھی آزاد ہو گیا تو ولاء ماں کے آقا کو ملے گا۔

مگر ادھر باپ کے آقا نے بھی باپ کو آزاد کر دیا تو دونوں جانوروں کی فہرست سے نکل کر انسانوں کی فہرست میں داخل ہو گئے، اب باپ کے آزاد ہوتے ہی اولاد باپ کے تابع ہو گئی، تو ولاء جو ماں کے آقا کو ملنے والا تھا باپ نے اسے کھینچ کر اپنی مالکہ زینب کی طرف پہنچا دیا یہ جر ولاء ہے جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

**دوسری بات:** یہ وہ مسئلہ ہے جو دادا کی چار استثنائی حالتوں میں سے ایک ہے اگر آزاد کرنے والا آقا کا انتقال ہو جائے اور اس کے نرینہ وارثین میں سے بیٹا اور باپ موجود ہو تو حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سدس ولاء باپ کو حاصل ہوگا، اور مابقیہ بیٹے کو مل جائے گا، اور حضرات طرفینؒ کے نزدیک کل ولاء بیٹے کو حاصل ہوگا جیسا کہ عصبہ بنفسہ کے چاروں درجات میں جاری شدہ ترتیب میں گزر چکا اور فتویٰ حضرات طرفینؒ کے قول پر ہے کہ باپ کو کچھ نہیں ملے گا، اور بیٹے کو کل ولاء ملے گا، اور اگر باپ کے بجائے دادا کو چھوڑا ہو اور بیٹے کو بھی چھوڑا ہو تو بالاتفاق کل ولاء بیٹے کو حاصل ہوگا اور دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔

**تیسری بات:** جو شخص اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو جائے تو مالک بنتے ہی وہ ذی رحم محرم آزاد ہو جائے گا لیکن آزادی کے بعد حق ولاء مالک بننے والے شخص کو حاصل ہوگا۔

اس اصول کو ایک جزئی مسئلہ سے سمجھیں، مسئلہ یہ ہے کہ مثلاً زید غلام ہے اس کی تین بیٹیاں ہیں کوئی بیٹا نہیں ہے، اور ان تینوں میں سے دو نے باپ کو خریدا یعنی کبریٰ نے تیس روپئے دیئے، اور صغریٰ نے بیس روپئے دیئے کل پچاس روپئے ہیں، جس سے دونوں نے باپ کو خریدا، اور وسطیٰ نے باپ کے خریدنے میں کوئی پیسہ نہیں لگایا، تو روپیہ کے تناسب سے ولاء بھی تقسیم ہوگا، اب اس کے بعد زید نے روپیہ کمایا اور مشترکہ مال چھوڑ کر مرا تو یہ مال اولاً ذوی الفروض میں تقسیم ہوگا، اور بچا ہوا مال عصبہ کو ملے گا۔ اور اگر اس کا کوئی عصبۂ نسبی میں سے نہیں ہے اور صرف عصبۂ سببی ہے اور وہ بھی دو لڑکیاں ہیں جنہوں نے باپ کو خریدا ہے لہٰذا کل مال تین حصوں میں تقسیم ہو کر دو ثلث تینوں لڑکیوں کو ملے گا، مگر دو تین میں برابر تقسیم نہیں ہوسکتا تو اس کے عدد رؤوس کو تین میں ضرب دینے سے نو ہو گئے، تو نو میں سے دو ثلث چھ ہوتے ہیں تو تینوں لڑکیوں کو فی کس دو کے اعتبار سے مل گئے، باقی تین بچے یہ ولاء کی بنا پر خریدنے والی لڑکیوں کو ان دونوں کے روپیوں کے تناسب سے ملے گا۔

ایک نے تیس روپئے دئے تھے اور دوسری نے بیس روپئے دئے تھے تو کل ملا کر پچاس

روپے ہوگئے، اور پچاس روپے میں دس دس روپیوں کے پانچ سہام بن گئے، تین سہام کبریٰ کی طرف سے اور دو سہام صغریٰ کی طرف سے اور تین پانچ میں برابر تقسیم نہیں ہو سکتے اس لئے پانچ کو عدد روٗس کے درجہ میں شمار کر کے پانچ کو نو میں ضرب دینگے تو پانچ نو پینتالیس ہوگئے، مضروب پانچ بنا اور اس پانچ کے ذریعہ سہام اور ولاء میں ضرب دیں گے، لہٰذا پانچ کے ذریعہ لڑکیوں کے دو سہام میں ضرب دیا تو دس بن گئے، اور ولاء تین میں ضرب دینے سے پندرہ ہوگئے اور پندرہ پانچ میں برابر تقسیم ہو سکتا ہے۔

صغریٰ کے دو سہام میں چھ آگئے، اور کبریٰ کے تین سہام میں نو آگئے، لہٰذا کبریٰ کو فرائض میں سے دس اور ولاء میں سے نو، کل ملا کر انیس ہوگئے، اور صغریٰ کے فرائض میں سے دس اور ولاء میں سے چھ، کل ملا کر سولہ ہوگئے، اور وسطیٰ چونکہ ولاء میں شریک نہیں ہے اس لئے اس کو فرائض میں سے صرف دس ملے، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

۱۵/۳ ۴۵ / ۹ / مسئلہ ۳

زید میـت

| | ۳۰/روپے کبریٰ | ۲۰/روپے صغریٰ | وسطیٰ |
|---|---|---|---|
| سہام | ۲ | ۲ | ۲ |
| سہام | ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ |
| ولاء | ۹ | ۶ | |
| کل سہام | ۱۹ | ۱۶ | ۱۰ |

**مذہبِ شوافع** رحمۃ اللہ علیہم: عصبات کے بیان میں اصول وفروع ایک دوسرے کو خریدتے ہی آزاد ہوجاتے ہیں جب کہ احنافؒ کے نزدیک ذو رحم محرم کے خریدنے پر آزادی کا مسئلہ ہے۔

# تمرین (۱۴)

(۱) پہلا شبہ بیان کیجئے۔ (۲) پہلے شبہ کا جواب دیجئے (۳) دوسرا شبہ بیان کیجئے (۴) دوسرے شبہ کا جواب دیجئے (۵) تیسری بات کا خلاصہ پیش کیجئے۔

# سبق (۱۵)

# حجب کا بیان

حجب کے معنیٰ حجاب پیدا کرنے اور رکاوٹ پیدا کرنے کے ہیں اور فن فرائض میں حجب کے معنیٰ ایک وارث کا دوسرے وارث کے لئے میراث پانے میں رکاوٹ بننے کے ہیں، اس کو دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ ایک وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کا محروم ہونا جس کی وجہ سے محرومیت ہوتی ہے اس کو حاجب کہا جاتا ہے اور جو محروم ہونے والا ہوتا ہے اس کو محجوب کہا جاتا ہے۔

حجب کے بارے میں چار باتیں ضروری ہیں۔

## پہلی بات

حجب کی دو قسمیں ہیں (۱) حجبِ حرمان (۲) حجبِ نقصان۔

**حجبِ حرمان:** اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وارث کی وجہ سے دوسرا وارث میراث پانے سے بالکلیہ محروم ہو جائے۔

**حجبِ نقصان:** اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کے حصہ میں کمی آ جائے کہ جس وارث کو حصۂ کامل مل رہا تھا اس کو بجائے حصۂ کامل ملنے کے حصۂ ناقص کی طرف منتقل کر دیا جائے۔

اور ایسے ورثاء جن کے حصہ میں کمی آتی ہے کل پانچ قسم کے ورثاء ہیں۔

(۱) **شوھر:** اولاد کی عدم موجودگی میں شوہر کو کامل حصہ ملتا ہے یعنی نصف اور اولاد

کی موجودگی میں اس کا حصہ بجائے کامل کے ناقص بن جاتا ہے یعنی نصف حصہ کے بجائے ربع ملے گا۔

(۲) **بیوی**: اولاد کی عدم موجودگی میں بیوی کا کامل حصہ ربع ہوتا ہے لیکن اولاد کی وجہ سے اس کو حصہ کامل کے بجائے ناقص یعنی ثمن ملے گا۔

(۳) **ماں**: ماں کا حصہ کامل کل مال کا ثلث ہے مگر اولاد کی وجہ سے یا کسی بھی طرف کے دو یا دو سے زائد بھائی بہنوں کی وجہ سے ثلث کے بجائے سدس ملے گا۔

(۴) **پوتی**: ایک پوتی کا حصہ کامل نصف ہے اور دو یا دو سے زائد پوتیوں کا حصہ کامل ثلثان ہے مگر ایک صلبی لڑکی کی وجہ سے پوتیوں کو نصف یا ثلثان کی بجائے سدس ملے گا۔

(۵) **علاتی بھن**: علاتی بہن کا حصہ کامل اگر ایک ہو تو نصف اور دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ہے مگر ایک حقیقی بہن کی وجہ سے علاتی بہنوں کو نصف یا ثلثان کے بجائے صرف سدس ملے گا یہ تمام شکلیں حجب نقصان کے دائرہ میں داخل ہیں۔

## دوسری بات

حجبِ حرمان میں دو قسم کے ورثاء ہیں۔

(ا) وہ ورثاء جو کبھی محجوب نہیں ہوتے ہیں یہ کل چھ قسم کے ورثاء ہیں (۱) صلبی لڑکے (۲) باپ (۳) شوہر (۴) صلبی لڑکی (۵) ماں (۶) بیوی، یہ چھ ورثاء جو کبھی حجب حرمان کے طور پر محجوب نہیں ہوتے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو کبھی بھی محجوب نہیں ہوتے ہیں ان کو حجب حرمان کے باب میں ذکر کرنے کا کیا مقصد ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اصول " تُعْرَفُ الْاَشْیَاءُ بِاَضْدَادِھَا " (چیزیں اپنی ضدوں سے پہچانی جاتی ہیں) لہٰذا ان کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان میں حجب نہیں ہوتا ہے، اور ان کے علاوہ باقی تمام ورثاء محجوب بن سکتے ہیں، اس کو واضح کرنے کیلئے ان ورثاء کو اس باب میں الگ سے ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) وہ ورثاء ہیں جو کبھی حجب حرمان کے طور پر محجوب ہوجاتے ہیں اور کبھی محجوب نہیں ہوتے ہیں اوران ورثاء کے محجوب بننے کا دارومدار دو اصولوں پر ہے۔

**پہلا اصول:** ہر وہ وارث جو کسی دوسرے وارث کے واسطہ سے وارث بنتا ہے، وہ اس واسطہ کی موجودگی میں محروم ہوجاتا ہے، اور واسطہ کی عدم موجودگی میں وارث بن جاتا ہے، لیکن اس اصول سے اولا دالام یعنی اخیافی بھائی بہنیں مستثنیٰ ہیں کہ اخیافی بھائی بہنیں ماں کے واسطہ سے وارث ہوتے ہیں، مگر ماں کی موجودگی میں محجوب نہیں ہوتے اور ماں کے ہوتے ہوئے بھی وارث بن جاتے ہیں۔

**دوسرا اصول:** قریب والے کی موجودگی میں بعید والے وارث محروم ہوجائیں گے چاہے قریب والے خود وارث بنتے ہوں یا محروم ہوجاتے ہوں ہر صورت میں محروم ہوجائیں گے، جیسا کہ دادیوں کے حالات میں قریب والی دادی کی موجودگی میں بعید والی دادی کے محروم ہونے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے، اسی طرح عصبہ بنفسہ کے چاروں درجات میں "الاقرب فالاقرب" کا اصول بیان کیا گیا ہے۔

**محروم ومحجوب میں فرق:** لغوی اعتبار سے دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے لیکن اصطلاح فرائض میں جو شخص کسی مانع ارث کے سبب وراثت کے حصول یابی سے روک دیا جائے اس کو محروم کہتے ہیں جیسے کہ قتل، واختلاف دین ودار کی وجہ سے، اور جو شخص کسی شرعی وارث کی موجودگی میں وراثت کے حصول یابی سے روک دیا جائے اس کو محجوب کہتے ہیں۔ (المواریث ص ۲۶)

## تمرین (۱۵)

(۱) حجب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کیجئے (۲) حجب حرمان ونقصان کس کو کہتے ہیں (۳) حجب نقصان کے ماتحت کتنے وارث ہیں (۴) حجب حرمان کے دو قسم کے ورثاء کو بیان کیجئے (۵) محروم ومحجوب میں کیا فرق ہے؟

# سبق (۱۶)

## تیسری بات

یہاں سے ایک اختلافی مسئلہ زیر بحث ہے، مسئلہ یہ ہے کہ موانع ارث میں جو اسبابِ حرمان بیان کئے گئے ہیں کہ اگر کوئی وارث ان میں سے کسی سبب حرمان کی وجہ سے محروم ہوتا ہے تو وہ محروم دوسرے وارث کیلئے حاجب بن سکتا ہے یا نہیں؟
تو اس سلسلہ میں جمہورؒ کی رائے یہ ہے کہ محروم کلی طور پر وارثین کی صفوں سے خارج کر دیا جاتا ہے جب کلی طور پر وارثین کی صفوں سے خارج ہوگیا تو صف میں کھڑے دوسرے وارثین کیلئے کیسے حاجب بن سکتا ہے۔
حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے نزدیک محروم حجبِ حرمان تو نہیں بن سکتا ہاں البتہ حجبِ نقصان بن سکتا ہے، لہٰذا ما قبل کے دونوں اصولوں کے تحت واسطہ بن کر ذو واسطہ کو بالکل محروم نہیں کر سکتا ہے، اور اسی طرح محروم اپنے سے بعید والے کو بالکل محروم نہیں کر سکتا ہے، بلکہ ان کے کامل حصہ میں نقص پیدا کر کے ناقص حصہ کی طرف منتقل کر دیتا ہے، لہٰذا اگر وارثین میں بیوی اور ماں ہیں اور ابن کافر یا ابن قاتل ہے تو جمہورؒ کے نزدیک بیوی کو ربع ملے گا، اور حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کے نزدیک بیوی کو ثمن ملے گا، اور جمہورؒ کے نزدیک ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا، اور حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کے نزدیک کل مال کا سدس ملے گا، اسی طرح بہت سے مسائل میں یہ اختلاف چلتا رہے گا، لیکن جمہورؒ کا قول معمول بہ اور راجح ہے۔

## چوتھی بات

یہاں سے یہ مسئلہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جو شخص حجبِ حرمان کے طور پر محجوب ہو رہا ہے وہ دوسرے کیلئے حجب بن سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ محجوب حجبِ حرمان بھی بن سکتا ہے اور حجبِ نقصان بھی بن سکتا ہے۔

حجبِ حرمان کی مثال یہ ہے کہ وارثین میں ماں باپ اور حقیقی دادی اور پرنانی موجود ہو تو دادی باپ کی وجہ سے محجوب بن گئی خود وارث نہیں بن رہی ہے لیکن پرنانی کو بھی دادی نے محجوب کردیا اگر دادی نہ ہوتی تو پرنانی وارث بن جاتی اس لئے کہ باپ، نانی و پرنانی کیلئے حاجب نہیں بن سکتا ہے۔

اور حجبِ نقصان کی مثال یہ ہے کہ وارثین میں کسی بھی طرف کی دو یا دو سے زائد بھائی بہنیں ہوں اور باپ بھی موجود ہو اور ماں بھی ہو تو باپ کی وجہ سے یہ بھائی بہنیں محروم ہوجائیں گے مگر ماں کے حصہ میں نقص پیدا کر کے ثلث سے سدس کی طرف منتقل کردیں گے۔

**مذہبِ شوافع** رحمۃ اللہ علیہم: حجب کے بیان میں محجوب شخص دوسرے کے لئے فقط حجب نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

# عول یعنی مخرج میں اضافہ کرنے کا بیان

عول کے معنیٰ مخرج کے اوپر سہام کا اضافہ کرنا سہام کے اجزاء زیادہ ہونے کی وجہ سے مخرج کے اوپر اضافہ کر کے عدد بڑھا دیا جاتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مخرج میں مقدار کم ہو اور وارثین کے سہام زیادہ ہوجائیں اس کو دوسرے الفاظ میں اس طرح کہا جاتا ہے کہ جب سہاموں میں تنگی اور کمی پیدا ہوجائے تو سہام کو بڑھا دیا جاتا ہے جس وارث کو جتنا ملنا چاہئے اتنا ہی دیا جائے گا، پھر اس کے بعد سہام کے اوپر اضافہ کر کے رکھ دیا جاتا ہے اسی کو عول کہا جاتا ہے۔

مسئلہ کی تین قسمیں ہیں (۱) عادلہ (۲) عائلہ (۳) ردیہ۔

(۱) **مسئلۂ عادلہ:** جن اعداد سے مسئلہ بنتا ہے وہ مستحقین شرعی کے سہام کے برابر ہو تو ایسے مسئلے کو مسئلۂ عادلہ کہتے ہیں۔

(۲) **مسئلۂ عائلہ:** جن اعداد سے مسئلہ بنتا ہے وہ اعداد مستحقین کے سہام پر

تنگ ہو جائے اور مزید اضافہ کی ضرورت ہو تو ایسے مسئلہ کو مسئلہ عائلہ کہتے ہیں۔

(۳) **مسئلۂ ردیہ:** جن اعداد سے مسئلہ بنتا ہے مستحقین کو ان کے سہام دینے کے بعد کچھ بچ جائے تو باقی مال کو من یرد علیہ پر لوٹانے کو رد اور ایسے مسئلہ کو مسئلہ ردیہ کہتے ہیں۔

اور مسائل عول کا سمجھنا تین اصولوں پر مبنی ہے مگر ان اصولوں سے پہلے مخارج کی تفصیل بھی واضح ہونی چاہئے کہ مخارج کل سات ہیں۔

(۱) اثنان (۲) ثلاثة (۳) اربعة (۴) ستة (۵) ثمانية (۶) اثنا عشر (۷) اربعةٌ وعشرون یہ کل سات مخارج ہیں ان میں سے چار مخرج یعنی (۱) اثنان (۲) ثلاثة (۳) اربعة (۴) ثمانية کا عول نہیں آتا ہے۔ مابقیہ تین مخارج کا عول آتا ہے۔

## تمرین (۱۶)

(۱) تیسری بات میں کونسا مختلف فیہ مسئلہ مذکور ہے؟ (۲) جمہورؒ اور حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کی کیا رائے ہیں؟ (۳) چوتھی بات بغیر امثلہ کے بیان کیجئے۔ (۴) عول کس کو کہتے ہیں؟ (۵) مسئلے کی کتنی قسمیں ہیں اور مخارج کتنے ہیں؟

# سبق (۱۷)

# دیگر مخارج کا عول

(۱) ستة (۲) اثنا عشر (۳) اربعة وعشرون" ان تینوں کیلئے تین اصول ہیں۔ (۱) چھ کا عول طاق اور جفت دونوں اعتبار سے دس تک چلتا ہے یعنی چھ کا عول سات بھی ہوگا، آٹھ بھی ہوگا، نو بھی ہوگا، اور دس بھی ہوگا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عرفان — مسئلہ ۶ / ۷

میـــــ

| شوہر | حقیقی بہن | اخیافی بہن |
|---|---|---|
| نصف | نصف | سدس |
| ۳ | ۳ | ۱ |

فردوس — مسئلہ ۶ / ۸

میـــــ

| شوہر | ۲/حقیقی بہن | ماں |
|---|---|---|
| نصف | ثلثان | سدس |
| ۳ | ۴ | ۱ |

مخلص — مسئلہ ۶ / ۹

میـــــ

| شوہر | ۲/حقیقی بہن | ۲/اخیافی بہن |
|---|---|---|
| نصف | ثلثان | ثلث |
| ۳ | ۴ | ۲ |

اہل اللہ — مسئلہ ۶ / ۱۰

میـــــ

| شوہر | ۲/حقیقی بہن | ۲/اخیافی بہن | ماں |
|---|---|---|---|
| نصف | ثلثان | ثلث | سدس |
| ۳ | ۴ | ۲ | ۱ |

(۲) بارہ کا عول صرف طاق عدد کے اعتبار سے ہوتا ہے اور سترہ تک چلتا ہے اور سترہ تک طاق عدد صرف تین ہیں (۱) تیرہ (۲) پندرہ (۳) سترہ، تو بارہ کا عول ان ہی تین طریقہ سے آیا کریگا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

قیس — مسئلہ ۱۲ / ۱۳

میـــــ

| بیوی | ۲/حقیقی بہن | اخیافی بہن |
|---|---|---|
| ربع | ثلثان | سدس |
| ۳ | ۸ | ۲ |

عبدالعلیم — مسئلہ ۱۲ / ۱۵

میـــــ

| بیوی | ۲/حقیقی بہن | ۲/اخیافی بہن |
|---|---|---|
| ربع | ثلثان | ثلث |
| ۳ | ۸ | ۴ |

۱۷
مسئلہ ۱۲
میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

عزیز

| بیوی | ۲/حقیقی بہن | ۲/اخیافی بہن | ماں |
| --- | --- | --- | --- |
| ربع | ثلثان | ثلث | سدس |
| ۳ | ۸ | ۴ | ۲ |

چوبیس کا عول (۳) جمہورؒ کے نزدیک چوبیس کا صرف ایک عول آتا ہے اور وہ ستائس ہے، جیسا کہ مسئلۂ منبریہ میں ہے اور مسئلۂ منبریہ کی شکل یہ ہے کہ حضرت علیؓ کوفہ کی جامع مسجد میں خطبہ دے رہے تھے ایک عورت نے دولڑکیوں کو ساتھ لیکر اسی حالت میں سوال کی کہ میرے شوہر کا انتقال ہو گیا، اور ماں باپ موجود ہیں اور دولڑکیاں ہیں تو ان دونوں لڑکیوں نے سولہ لے لیا آٹھ بچے اور ماں باپ میں سے ہر ایک نے چار چار لے لیا تو میرا حصہ کہاں گیا؟
تو حضرت علیؓ نے منبر سے ہی کھڑے ہوکر جواب دیا "صَارَ ثُمُنِکِ تِسْعًا" کہ تمہارا آٹھواں حصہ نواں حصہ بن گیا، اب تمہارا مسئلہ چوبیس سے بننے کی بجائے ستائس سے بنے گا (۲۷ = ۳×۹) اور تمہیں ستائس میں سے تین ملے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عندالجمہورؒ
۲۷
مسئلہ ۲۴
میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

حُسّام الدین

| بیوی | ۲/لڑکی | باپ | ماں |
| --- | --- | --- | --- |
| ثمن | ثلثان | سدس | سدس |
| ۳ | ۱۶ | ۴ | ۴ |

اور حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے نزدیک چوبیس کے دو عول آتے ہیں۔
(۱) ستائیس جمہورؒ کے قول کے موافق ہے (۲) چوبیس کا عول اکتیس بھی آتا ہے جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

حفیظ — مسئلہ ۲۴/۲۷ عندالجمہورؒ

میـــــــــــــــ

| بیوی | ۲/حقیقی بہن | ۲/اخیافی بہن | ماں | بیٹا کافر یا قاتل |
|---|---|---|---|---|
| ربع | ثلثان | ثلث | سدس | محروم |
| ۳ | ۸ | ۴ | ۲ | × |

مناظر — مسئلہ ۲۴/۳۱ عندابن مسعودؓ

میـــــــــــــــ

| بیوی | ۲/حقیقی بہن | ۲/اخیافی بہن | ماں | بیٹا کافر یا قاتل |
|---|---|---|---|---|
| ثمن | ثلثان | ثلث | سدس | محروم |
| ۳ | ۱۶ | ۸ | ۴ | × |

## تمرین (۱۷)

(۱) کتنے عدد کا عول آتا ہے (۲) بارہ کا عول کتنے عدد تک آتا ہے مثال دیجئے (۳) چوبیس کے کتنے عول آتے ہیں (۴) مسئلۂ منبریہ بیان کیجئے (۵) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی چوبیس کے عول کے متعلق کیا رائے ہے۔

# سبق (۱۸)
# چند ضروری اصطلاحات

(۱) **تصحیح:** لغوی معنیٰ درست کرنا، اصطلاح میں کسر دور کرنا یعنی ایسا عدد تلاش کرنا جس سے ہر وارث کے سہام بغیر کسر کے نکل آئیں۔

(۲) **سھامٌ:** جمع ہے سہم کی بمعنیٰ حصہ، اصطلاح میں سہام اس حصہ کو کہتے ہیں جو ہر وارث کو اصل مسئلہ یا مسئلۂ تصحیح سے ملتا ہے۔

(۳) **رؤوس:** رأس کی جمع ہے سر کے معنیٰ میں ہے، اصطلاح میں ورثاء کی تعداد کو رؤوس کہتے ہیں۔

(۴) **طائفة** یا **فریق:** جماعت کے معنیٰ میں ہے ایک ہی قسم کے ورثاء کی جماعت کو طائفہ یا فریق کہتے ہیں۔

(۵) **مضروب:** وہ عدد جس کو اصل مسئلہ یا تصحیح میں ضرب دیا جاتا ہے۔

(۶) **مبلغ:** حاصل ضرب کو مبلغ کہتے ہیں۔

(۷) **کسر:** ٹوٹنے کے معنیٰ میں، عدد کے ٹوٹنے کو کسر کہتے ہیں جیسے آدھا پونا وغیرہ، جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے یہ تمام اصطلاحات واضح ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۶ / ۱۸ — عدد مضروب ۳ — ترکہ ۹۱

سعید میت

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثان | | |
| (۱) | (۱) | (۴) | | |
| ۳ | ۳ | ۴ | ۴ | ۴ |
| ۱۵ ۳/۱۸ | ۱۵ ۳/۱۸ | ۲۰ ۴/۱۸ | ۲۰ ۱۴/۱۸ | ۲۰ ۴/۱۸ |

**وضاحت:** مذکورہ مثال میں ۱۸/ تصحیح ہے جس نے ورثاء کے درمیان سے کسر کو دور کردیا وارث کے نیچے جو عدد ہے وہ سہام کہلاتا ہے خواہ مسئلہ والا حصہ ہو جیسے کہ ماں کے نیچے اولاً ایک ہے خواہ تصحیح والا حصہ تین ہو ان کو سہام کہتے ہیں، مسئلہ میں لڑکی تین ہیں یہ تین ہونا عدد رؤوس کہلائے گا، اور یہ تمام لڑکیاں ایک جماعت یا ایک فریق کہلائیں گی ترکہ ۹۱ / کے قریب جو عدد لکھا ہے، جس کو اصل مسئلہ میں ضرب دینے سے ۱۸/ تصحیح نکلی ہے اس کو عدد مضروب کہتے ہیں تین کو چھ میں ضرب دینے سے حاصل ضرب ۱۸/ نکلا اس کو مبلغ کہتے ہیں لیکن اس مبلغ کو زیادہ تر مناسخہ کی آخری سطر الاحیاء کے اوپر رکھ کر استعمال کیا جاتا ہے اور ہر جگہ ۱۸ / کے اوپر لکیر کھینچ کر جو عدد لکھا گیا ہے اس کو کسر کہتے ہیں ترکہ ۹۱ / روپیہ کو تقسیم کیا تو والدین کو تیس ملے اور تین لڑکیوں کو ساٹھ ملے صرف ایک بچ گیا تو اب اس ایک کو تمام پر تقسیم کرنے میں کسر (بٹا) نکل آیا۔

# اعداد کے درمیان نسبت معلوم کرنے کے طریقے

چھوٹے عددوں کے درمیان نسبت معلوم کرنے کا طریقہ آسان ہے لیکن دشواری ومشکل بڑے عددوں کے درمیان نسبت معلوم کرنے میں ہوتی ہے تو اس کے لئے ہم دو آسان طریقے لکھ دیتے ہیں۔

**پہلا طریقہ:** جن دو عددوں کے درمیان نسبت معلوم کرنی ہو ان میں سے ایک عدد تصحیح کا ہوگا دوسرا عدد ترکہ کا، تو اب جو چھوٹا عدد ہو تو اس کو بڑے عدد میں سے گھٹاتے جائیں اگر آخر میں ایک بچ گیا تو ان دو عددوں کے درمیان تباین کی نسبت ہے، جیسے کہ پچیس اور اکیاون کا عدد ہے تو اکیان میں سے پچیس کو ایک مرتبہ گھٹایا تو چھبیس بچا پھر ایک مرتبہ گھٹایا تو اب ایک بچ گیا معلوم ہوا کہ تباین کی نسبت ہے۔

اس کے لئے بہتر شکل یہ بھی ہے کہ چھوٹے والے عدد کے ذریعہ بڑے والے عدد کو

تقسیم کریں تو کسر واقع نہ ہونے پر تداخل کی نسبت معلوم ہوجائیگی۔

(۲) اور اگر گھٹاتے گئے آخر میں جس عدد کو ہم گھٹا رہے تھے وہ گھٹانے والے عدد کے برابر آگیا تو اب ان کے درمیان تداخل کی نسبت ہے جیسے کہ ۹۶ / اور ۲۴ / کے اعداد ہے تو چھیانوے سے ۲۴ / کو گھٹایا تو ۷۲ / بچے پھر ایک مرتبہ ۲۴ / کو گھٹایا تو ۴۸ / بچ گئے پھر چوبیس گھٹائے تو ۲۴ / ہی بچ گئے پھر ۲۴ / کا ۲۴ / میں تداخل ہوگیا تو معلوم ہوا کہ ان کے درمیان تداخل کی نسبت ہے۔

(۳) اگر متعدد مرتبہ گھٹانے کے بعد جس عدد کو ہم گھٹا رہے تھے وہ گھٹانے والے عدد سے بھی چھوٹا ہوجائے تو اب گھٹانے والے عدد کو مقسم بنائیں گے، اور جس عدد کو گھٹا یا جارہا تھا اس کو مقسم بہ بنائیں گے، پھر آخری عدد جس میں سے ایک کو دوسرے میں گھٹانے پر کچھ نہیں بچا تو یہ عدد توافق کہلائے گا، اس عدد کے ذریعہ سے دونوں عدد کو تقسیم کریں گے تو ہر ایک عدد کا وفق نکل آئے گا۔

جیسے کہ ۹۶ / میں سے ۳۶ / گھٹائے تو ۶۰ / بچا پھر گھٹایا تو ۲۴ / بچا پھر ۳۶ / کا عدد بڑا ہوگیا اور جس عدد ۳۶ / کو گھٹا رہے تھے وہ چھوٹا ہوگیا تو اب ۳۶ / میں سے ۲۴ / گھٹائے تو بارہ بچ گیا اور بارہ دونوں کو ختم کرسکتا ہے، ۹۶ / کو بارہ پر تقسیم کیا تو آٹھ وفق نکلا تو یہ بارہ کا عدد ۹۶ / کو آٹھ مرتبہ میں جا کر ختم کرتا ہے اور پھر بارہ کو ۳۶ / پر تقسیم کیا تو تین وفق نکلا تو معلوم ہوا کہ بارہ کا عدد ۳۶ / کو تین مرتبہ میں ختم کرتا ہے۔

**(نوٹ)** توافق میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ بسا اوقات متعدد عددوں کے ذریعہ وفق نکلتا ہے تو اس صورت میں ہم اس بڑے والے عدد وفق کو لیں گے جس سے دونوں عدد ختم ہوجاتے ہوں اس سے حساب میں سہولت و آسانی ہوتی ہے اور کسر بھی کم نکلتا ہے جیسے کہ آٹھ اور بارہ کا توافق چار بھی ہوتا ہے، اور دو بھی لیکن ہم بڑے والے عدد چار کو لیکر حساب کریں گے۔

**دوسرا طریقہ:** بڑے عدد کو چھوٹے عدد پر تقسیم کیجئے اگر کچھ نہ بچے تو تداخل کی نسبت ہوگی اور اگر ایک بچ گیا تو تباین کی نسبت ہوگی، اور اگر کوئی اور عدد بچے تو مقسم علیہ کو مقسم بنا کر باقی عدد پر تقسیم کیا جائے اسی طرح یہ سلسلہ جاری رکھا جائے اگر آخر میں کچھ بچ گیا تو توافق کی نسبت ہوگی اور اگر ایک بچ گیا تو تباین کی نسبت ہوگی، نقشہ میں غور کیجئے تو معلوم ہو جائے گا۔

## تمرین (۱۸)

(۱) رؤوس کس کی جمع ہے اسکا کیا معنیٰ ہے؟
(۲) مبلغ کس کو کہتے ہیں اور اس کا زیادہ تر استعمال کہاں کیا جاتا ہے؟
(۳) توافق نکالنے کا طریقہ بتلایئے؟
(۴) توافق میں کس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا؟
(۵) نسبت معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ بتلایئے۔

❁❁❁

## سبق (۱۹)

# دو عددوں کے درمیان نسبتوں کا بیان

دو عددوں کے درمیان نسبت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) **نسبتِ تماثل:** نسبت تماثل کا مطلب یہ ہے کہ دونوں عددوں کے درمیان برابری کی نسبت ہو۔

## (۱) نسبتِ تماثل کا نمونہ

| عدد | ۳ | ۴ | ۵ | ۸ | ۱۰ |
|---|---|---|---|---|---|
| سہام | ۳ | ۴ | ۵ | ۸ | ۱۰ |

مثال کے طور پر مسئلہ کی تصحیح چھ سے ہو اور ترکہ بھی چھ ہو تو تصحیح سے جو سہام ہر فریق یا ہر فرد کو ملا ہے وہی ترکہ سے بھی ملے گا اس لئے سہام بنانے کے بعد ترکہ کی تقسیم کیلئے مزید حساب وکتاب کی ضرورت نہیں، مثال کے طور پر وارثین میں ماں باپ اور دو لڑکیاں ہوں تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو کل مال کا چھٹا حصہ ملے گا اور دونوں لڑکیوں کو دو ثلث ملے گا، لہٰذا مسئلہ چھ سے بنے گا ماں باپ کو ایک ایک اور دونوں لڑکیوں میں سے ہر ایک کو دو دو، اور ترکہ بھی چھ ہے جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

ترکہ ۶

مسئلہ ۶

سعد

میــــــــــــــت

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثـــــــــــــــ | ـــــــــــان |
| ۱ | ۱ | ۲ | ۲ |

(۲) **نسبت تداخل:** دو عددوں کے درمیان تداخل کی شکل یہ ہے کہ ایک عدد بڑا ہو اور دوسرا چھوٹا ہو چھوٹا والا عدد بڑے والے کو ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ میں اپنے برابر کر کے ختم کر دیتا ہو یا یوں ہو کہ بڑا والا عدد چھوٹے والے عدد پر برابر تقسیم ہو جائے تو ایسے دو عددوں کے درمیان نسبت کو نسبتِ تداخل کہتے ہیں۔

# (۲) نسبتِ تداخل کا نمونہ

| عدد | ۳۳× | ۴۳× | ۳×۵ | ۵×۴ |
|---|---|---|---|---|
| سہام | ۹ | ۱۲ | ۱۵ | ۲۰ |

اور اس تداخل کی دو شکلیں ہیں۔

(۱) تصحیح کا تداخل ترکہ میں ہو تو ایسی صورت میں ترکہ کا وفق نکلے گا، اور ترکہ کے وفق کے ذریعہ سے ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے تو حاصل ضرب اس فریق یا اس فرد کا ترکہ میں سے حصہ بنتا چلا جائے گا، مثال کے طور پر مذکورۂ بالا مسئلہ میں تصحیح چھ ہے، اور ترکہ اٹھارہ ہے تو چھ کا تداخل اٹھارہ میں ہو رہا ہے تو اٹھارہ کا وفق تین آئے گا، پھر اس تین کے ذریعہ ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے، تو ہر لڑکی کو ترکہ میں سے چھ چھ ملیں گے، اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ میں سے تین تین ملیں گے، جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

ترکہ ۱۸ / ۳

علی — مسئلہ ۶

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثـــــــــــ | ـــــــان |
| ۱ | ۱ | ۲ | ۲ |
| ۳ | ۳ | ۶ | ۶ |

(۲) ترکہ کا تداخل تصحیح میں ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں تصحیح کے وفق کے ذریعہ سے ہر ایک کے سہام کو تقسیم کر دیں گے تو خارج قسمت ترکہ میں سے ہر ایک کا حصہ بنتا چلا جائے گا۔

مثال کے طور پر مذکورۂ بالا مسئلہ میں تصحیح چھ سے ہوئی اور ترکہ تین ہے تو تین کا تداخل چھ میں ہوگا اور چھ کا وفق دو آئے گا، اور دو کے ذریعہ سے ہر ایک کے سہام کو تقسیم کر دیا تو لڑکیوں کو ترکہ میں سے ہر ایک کو ایک ایک ملے گا، اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو آدھا آدھا ملے گا جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲/۶ ترکہ ۳

میت عثمان

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثان | |
| ۱ | ۱ | ۲ | ۲ |
| ۱/۲ | ۱ ـ/۲ | ۱ | ۱ |

# تمرین (۱۹)

(۱) تماثل کا مطلب بیان کیجئے (۲) چھ دینار والدین اور دو لڑکیوں میں کس طرح تقسیم کیا جائے گا (۳) تداخل کی کتنی شکلیں ہیں (۴) تداخل کا مطلب بیان کیجئے (۵) تداخل کی دوسری شکل بیان کیجئے۔

# سبق (۲۰)

**نسبتِ توافق:** توافق کا مطلب یہ ہے کہ دو عددوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے ایک عدد چھوٹا ہو دوسرا عدد بڑا ہو مگر چھوٹا والا عدد بڑے والے عدد پر برابر تقسیم نہ ہوتا ہو بلکہ کوئی تیسرا عدد دونوں کو برابر تقسیم کر کے کسی عدد پر پہنچ کر ختم کر دیتا ہو جو عدد دونوں کو برابر ختم کرنے والا ہوگا اسی کے نام سے اس نسبت کو موسوم کیا جائے گا، اور یہ تیسرا عدد جانبین کے دونوں عددوں پر جتنی مرتبہ میں جائے گا اتنی مرتبہ کے ہمنام عدد سے اس کا وفق لکھا جائے گا، چنانچہ تیسرا عدد اگر تین ہے تو اس کا نام توافق بالثلث، اسی طرح دس تک چلے گا اور دس کے بعد بجزء کا اضافہ ہوگا، مثلاً گیارہ ہے تو "توافق بجزء من احد عشر" ایسے ہی لا الی النہایۃ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

## نسبتِ توافق کا نمونہ

| ۳/۱۲ | ۲/۶ | ۲/۱۰ | ۴/۸ | ۳/۶ | عدد |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸ | ۸ | ۲۰ | ۱۲ | ۹ | سہام |

مثال کے طور پر مذکورۂ بالا مسئلہ میں چھ سے تصحیح ہو رہی ہو اور ترکہ ہے چالیس، چھ چالیس کو برابر ختم نہیں کرتا، لہٰذا کوئی تیسرا عدد تلاش کیا تو دیکھا کہ دو کا عدد دونوں کو برابر ختم کر سکتا ہے، چھ کو تین مرتبہ میں، اور چالیس کو بیس مرتبہ میں، لہٰذا چھ کا وفق تین آئے گا، اور چالیس کا وفق بیس آئے گا، اور دونوں کے درمیان کی نسبت کو توافق کہا جائے گا لیکن دو کے ذریعہ دونوں کو ختم کیا جا رہا ہے، لہٰذا یہ تیسرا عدد دو کے نام کے ساتھ منسوب ہوگا، اور دو کیلئے نصف کا لفظ بولا جاتا ہے لہٰذا اس نسبت کا نام توافق بالنصف رکھا جائے گا۔

اوراس میں تقسیمِ ترکہ کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اولاً ترکہ جو کہ چالیس ہے اس کا وفق بیس کے ذریعہ ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے، اس کے بعد تصحیح کا وفق جو کہ تین ہے اس کے ذریعہ سے حاصلِ ضرب کو تقسیم کرتے جائیں گے تو خارجِ قسمت ترکہ میں سے ہر فرد کا حصہ بنتا چلا جائے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عمر — مسئلہ $\frac{3}{6}$ — توافق بالنصف — ترکہ $\frac{20}{40}$

میـــــــــــــــــت

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثـــــــــــ | ــــــان |
| ۱ | ۱ | ۲ | ۲ |
| $6\frac{2}{3}$ | $6\frac{2}{3}$ | $13\frac{1}{3}$ | $13\frac{1}{3}$ |

**نسبتِ تباین:** تباین کا مطلب یہ ہے کہ دو عددوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے دونوں میں سے ایک عدد بڑا ہو اور دوسرا عدد چھوٹا ہو اور چھوٹا والا عدد بڑے والے عدد کو برابر تقسیم نہ کر سکتا ہو اور نہ کوئی تیسرا عدد دونوں کو کسی عدد پر پہنچ کر ختم کر سکتا ہو بلکہ ایک پر ختم ہوتا ہو، اور ایک عدد نہیں ہوتا کیونکہ عدد کیلئے تعدد شرط ہے اسی لئے اللہ تعالی اعداد و شمار کے دائرے میں داخل نہیں ہے بلکہ ایک ہے، اور واحد کیلئے کوئی تعدد نہیں ہو سکتا اسی کو نسبت تباین کہا جاتا ہے۔

## نسبتِ تباین کا نمونہ

| ۵ | ۸ | ۱۰ | ۱۹ | ۱۵ | عدد |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶ | ۹ | ۱۱ | ۲۰ | ۱۷ | سہام |

مثال کے طور پر مذکورۂ بالا مسئلہ میں مسئلہ چھ سے بنا اور ترکہ ہے سترہ، اور سترہ چھ کو کسی عدد پر جا کر ختم نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد دونوں کو تقسیم کرتا ہے، لہٰذا ان دونوں کے درمیان تباین کی نسبت ہے، اور ایسی صورت میں مسئلہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کل ترکہ کے ذریعہ ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے، پھر حاصلِ ضرب کو تصحیح کے ذریعہ سے تقسیم کر دیں گے، لہٰذا مذکورہ مسئلہ کو سترہ کے ذریعہ ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے اس کے بعد حاصل ضرب کو چھ سے تقسیم کریں گے پھر خارج قسمت ترکہ میں سے ہر وارث کا حصہ بنتا چلا جائے گا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

ترکہ ۱۷ — تباین

مسئلہ ۶

صدیق — میت

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثان | |
| ۱ | ۱ | ۲ | ۲ |
| $2\frac{5}{6}$ | $2\frac{5}{6}$ | $5\frac{4}{6}$ | $5\frac{4}{6}$ |

# تمرین (۲۰)

(۱) توافق کا مطلب بیان کیجئے (۲) توافق والے اعداد کا نمونہ بیان کیجئے (۳) ایک سے دس تک کے توافق کس نام سے موسوم کئے جاتے ہیں اور دس کے بعد کے توافق کن ناموں سے موسوم کئے جاتے ہیں مثال سے واضح فرمائے (۴) تباین کا مطلب بیان کیجئے (۵) کیا ایک اعداد کے دائرہ میں داخل ہے؟ اگر نہیں ہے تو اسکا کیا جواب ہے۔

# سبق (۲۱)

## تصحیح کا بیان

فن فرائض میں میراث تقسیم کرنے کے لئے بنیادی مسائل میں سے نسبت کے مسائل ہیں، پھر دوسرے نمبر پر تصحیح کے مسائل ہیں، مسائل تصحیح کا مدار سات اصولوں پر ہے، تین اصول ایسے ہیں جن میں سے وارثین کے عدد رؤس اوران کے سہام کے درمیان نسبت دیکھ کر تصحیح کی جائے، چار اصول ایسے ہیں جن میں وارثین کے عدد رؤس اور ان کے سہام کے درمیان نسبت دیکھنے کے ساتھ ساتھ ایک فریق کے عدد رؤس اور دوسرے فریق کے عدد رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے، ہم سات اصولوں کو آسان انداز کے ساتھ علی الترتیب لکھتے ہیں ان کا اسی ترتیب کے ساتھ نوک زبان ہونا نہایت ضروری ہے۔

**پہلا اصول:** وارثین کے عدد رؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھی جائے اور کسی بھی فریق پر کسر واقع نہ ہو اور تصحیح اور سہام کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو ایسی صورت میں ہر فریق کو سہام دینے کے بعد مزید کچھ حساب وکتاب کی ضرورت نہ ہوگی، مثال کے طور پر وارثین میں ماں باپ اور دو لڑکیاں ہوں تو مسئلہ چھ سے بنے گا، ماں باپ کو ایک ایک، اور دو لڑکیوں کو دو دو، اس میں کسی قسم کا کسر واقع نہیں ہوا جیسا کا حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

مسئلہ ٦

فرید

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــت

| ماں | باپ | ۲/لڑکی |
|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثان |
| ۱ | ۱ | ۴ |

**دوسرا اصول:** وارثین کے عدد رؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھی جائے اور صرف ایک فریق پر کسر واقع ہو تو مسئلہ کی دو شکل ہیں۔

**پہلی شکل:** مسئلہ غیر عائلہ ہو تو ایسی صورت میں جس فریق پر کسر واقع ہو رہا ہے اس فریق کے اور اس کے سہام کے درمیاں نسبت دیکھی جائے، اگر اس میں توافق کی نسبت ہے تو اس فریق کے عدد رؤس کے وفق سے اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے، پھر اسی وفق کو ہر فریق کے سہام میں ضرب دیا جائے گا اسی سے اصل مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

مثال کے طور پر وارثین میں ماں باپ اور دس لڑکیاں ہیں تو مسئلہ چھ سے بنے گا ماں باپ کو ایک ایک، اور دس لڑکیوں کو چار ملے گا، اور چار دس پر برابر تقسیم نہیں ہوتا کسر واقع ہو رہا ہے اور چار اور دس میں توافق کی نسبت ہے۔

اوردس کا وفق پانچ سے اصل مسئلہ چھ میں ضرب دیا تو ۵×۶=۳۰/تیس ہو گئے، پھر عدد مضروب پانچ کو لیکر ہر ایک کے سہام میں ضرب دیا تو ماں باپ کو پانچ پانچ، اور لڑکیوں کو بیس، فی کس دد دد ملے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

جمیل مسئلہ ۶ / ۳۰ عدد مضروب ۵

میـــــــــــــــــــــــــــت

| ماں | باپ | ۱۰/لڑکی |
|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثان |
| ۱ | ۱ | ۴ |
| ۵ | ۵ | ۲۰ |

**دوسری شکل**: مسئلہ عائلہ ہو تو جس فریق پر کسر واقع ہو رہا ہے اس کے عدد رؤس کے وفق کو سے عول میں ضرب دیں گے پھر اسی وفق کے ذریعہ ہر فریق کے سہام میں ضرب دیں گے اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

مثال کے طور پر وارثین میں شوہر، ماں، باپ، اور چھ لڑکیاں ہیں تو مسئلہ بارہ سے بنے گا، شوہر کو تین، ماں باپ کو دو دو، اور چھ لڑکیوں کو آٹھ تو مسئلہ کا عول پندرہ سے ہوا اور آٹھ چھ پر برابر تقسیم نہیں ہوتا تو چھ کے وفق تین سے پندرہ میں ضرب دیا ۴۵=۳×۱۵ / پینتالیس ہو گئے، پھر عددِ مضروب تین سے ہر ایک کے سہام میں ضرب دیا تو شوہر کو ۹ / ماں باپ کو ۶ / اور چھ لڑکیوں کو ۲۴ / فی کس چار چار ملیں گے جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

اختر النساء

مسئلہ ۱۲ / ۱۵ / ۴۵ — عدد مضروب ۳

میـــــــــ

| شوہر | ماں | باپ | ۶/لڑکیاں |
|---|---|---|---|
| ربع | سدس | سدس | ثلثان |
| ۳ | ۲ | ۲ | ۸ |
| ۹ | ۶ | ۶ | ۲۴ |

## تمرین (۲۱)

(۱) مسائل تصحیح کا مدار کتنے اصولوں پر ہیں (۲) کتنے اصول فقط عدد رؤوس اور سہام کے ساتھ متعلق ہیں (۳) پہلا اصول مع امثلہ بیان کیجئے (۴) تداخل کی فقط شکل اول بیان کیجئے (۵) شکل ثانی مع امثلہ بیان کیجئے۔

## سبق (۲۲)

**تیسرا اصول:** وارثین کے عدد رؤوس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھی جائے اور صرف ایک فریق پر کسر واقع ہو رہا ہے اور جس فریق پر کسر واقع ہو رہا ہے اس کے سہام اور اس فریق کے عدد رؤوس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو مسئلہ کی دو شکل ہیں۔

**پہلی شکل:** مسئلہ غیر عائلہ ہو تو جس فریق پر کسر واقع ہوا ہے اس کے عدد رؤوس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے، پھر عدد مضروب کے ذریعہ ہر فریق کے سہام میں ضرب دیں گے اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

مثال کے طور وارثین میں ماں باپ اور پانچ لڑکیاں ہیں تو مسئلہ چھ سے بنے گا اور ماں باپ کو ایک ایک اور پانچ لڑکیوں کو چار ملے گا اور چار پانچ میں برابر تقسیم نہیں ہو سکتا تو کل عدد رؤوس پانچ کو سے اصل مسئلہ چھ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب تیس نکل آیا۔

پھر عدد مضروب پانچ سے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیں گے تو ماں باپ کو پانچ پانچ اور لڑکیوں کو بیس، فی کس چار چار ملے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عبدالرحمن

مسئلہ ٦ / ٣٠ — عدد مضروب ۵

میـــــــــــــــ

| ماں | باپ | ۵/لڑکیاں |
|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثان |
| ۱ | ۱ | ۴ |
| ۵ | ۵ | ۲۰ |

**دوسری شکل:** مسئلہ عائلہ ہو اور جس فریق پر کسر واقع ہو رہا ہے، اس کے کل عدد رؤوس سے عول میں ضرب دیں گے، پھر اسی عدد مضروب کو ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

مثال کے طور پر وارثین میں شوہر اور پانچ حقیقی بہنیں ہوں تو مسئلہ چھ سے بنے گا، شوہر کو تین، اور پانچ حقیقی بہنوں کو چار، تو مسئلہ کا عول سات سے ہوگا اور چار پانچ میں برابر تقسیم نہیں ہوسکتا تو پانچ کو عول میں ضرب دیا تو ۵×۷=۳۵ / پینتیس ہو گئے، پھر اسی عدد مضروب سے ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے، تو شوہر کو پندرہ اور حقیقی بہنوں کو بیس، فی کس چار چار ملے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

طہر النساء

مسئلہ ٦ / ٧ / ٣٥ — عدد مضروب ۵

میـــــــــــــــ

| شوہر | ۵/حقیقی بہن |
|---|---|
| نصف | ثلثان |
| ۳ | ۴ |
| ۱۵ | ۲۰ |

**چوتھا اصول** : یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ فریق پر کسر واقع ہو اور سہام اور عدد رؤوس کے درمیان نسبت دیکھنے کے ساتھ ساتھ ایک فریق کے عددِ رؤوس اور دوسرے فریق کے عددِ رؤوس کے درمیان نسبت دیکھی جائے اور ایک فریق کے عددِ رؤوس اور دوسرے فریق کے عددِ رؤوس کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو ایسی صورت میں کسی بھی فریق کے عددِ رؤوس سے اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

مثال کے طور پر وارثین میں چھ لڑکیاں، تین دادیاں، اور تین چچا ہوں، تو مسئلہ چھ سے بنے گا، چھ لڑکیوں کو چار ملیں گے اور تین دادیوں کو ایک، اور تین چچا کو ایک، ہر فریق پر کسر واقع ہو رہا ہے ایک تین پر اور چار چھ میں برابر تقسیم نہیں ہو سکتا اور چار اور چھ میں توافق بالنصف ہے تو چھ کا وفق تین آئے گا اس عتبار سے ایک فریق کے عدد رؤوس اور دوسرے فریق کے عدد رؤوس کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی، حاصل یہ نکلا کہ ہر فریق کے عدد کے درمیان تماثل کی نسبت ہوگی، لہٰذا کسی بھی عدد سے یا چھ کے وفق تین سے اصل مسئلہ چھ میں ضرب دیں گے تو ۱۸=۶×۳ / اٹھارہ ہو گیا، پھر تین عدد مضروب کے ذریعہ ہر فریق کے سہام میں ضرب دیں گے تو لڑکیوں کو بارہ ملیں گے، اور دادیوں کو تین ملیں گے، اور چچاؤں کو بھی تین ملیں گے لڑکیوں کو فی کس دو دو ملیں گے اور دادیوں کو فی کس ایک ایک ملے گا اور چچوں کو بھی فی کس ایک ایک ملے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عبدالرزاق

مسئلہ ۶ / ۱۸     عدد مضروب ۳

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

| ۶/لڑکیاں | ۳/دادیاں | ۳/چچا |
|---|---|---|
| ثلثان | سدس | عصبہ |
| ۴ | ۱ | ۱ |
| ۱۲ | ۳ | ۳ |

# تمرین (۲۲)

(۱) تصحیح کا تیسرا اصول کونسا ہے (۲) تباین کا کیا مطلب ہے؟ (۳) مسئلہ عائلہ مع امثلہ بیان کیجئے (۴) چوتھا اصول بیان کیجئے (۵) چوتھے اصول کی مثال بیان کیجئے۔

# سبق (۲۳)

**پانچواں اصول:** دو یا دو سے زیادہ فریق پر کسر واقع ہو اور عدد روؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھنے کے ساتھ ساتھ ایک عدد روؤس اور دوسرے عدد روؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے اور بعض اعداد کا تداخل بعض میں ہو رہا ہو تو بڑے والے عدد سے اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی، پھر عدد مضروب کے ذریعہ ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے اس سے ہر فریق کا حصہ بنتا جائے گا۔

مثال کے طور پر وارثین میں چار بیویاں، تین دادیاں، بارہ چچا ہیں، تو مسئلہ بارہ سے بنے گا، بیویوں کو تین اور دادیوں کو دو اور بارہ چچاؤں کو سات ملیں گے، چار اور بارہ میں تداخل کی نسبت ہے اسی طرح تین اور بارہ میں بھی تداخل کی نسبت ہے، لہٰذا بڑے والا عدد بارہ سے اصل مسئلہ بارہ میں ضرب دیں گے تو حاصل ضرب ۱۴۴=۱۲×۱۲ / ایک سو چوالیس نکلے گا اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، اب عدد مضروب بارہ سے ہر فریق کے سہام میں ضرب دیں گے اس سے ہر فریق کا حصہ بنتا جائے گا۔

لہٰذا عدد مضروب بارہ کو بیویوں کے سہام تین میں (۳۶=۳×۱۲) ضرب دیا تو بیویوں کو ۳۶/ملیں گے اور دادیوں کے سہام دو میں ضرب دیا (۲۴=۲×۱۲) تو دادیوں کو ۲۴/ملیں گے اور چاچاؤں کے سہام سات میں ضرب دیا تو (۸۴=۱۲×۷) تو چاچاؤں کو ۸۴/ملیں گے جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عبدالحی

مسئلہ $\frac{144}{12}$ عددمضروب ۱۲

میـــــــــــــــــــــ

| ۴/ بیویاں | ۳/دادیاں | ۱۲/ چچا |
|---|---|---|
| ربع | سدس | عصبہ |
| ۳ | ۲ | ۷ |
| ۳۶۴ | | ۸۴ |
| فی کس/۹ | فی کس/۸ | فی کس/۷ |

**چھٹا اصول :** یہ اصول نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے اس اصول کی شکل یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے عددِ رؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھنے کے ساتھ ساتھ ایک عدد رووٗس اور دوسرے عددِ رووٗس کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر ایک فریق کے عدد رووٗس اور دوسرے فریق کے عددِ رووٗس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو ایک فریق کے عددِ رووٗس کے وفق سے دوسرے فریق کے عددِ رووٗس کے کل میں ضرب دیں گے پھر حاصلِ ضرب اور تیسرے فریق کے درمیان نسبت دیکھیں گے اور ایسے ہی چوتھے اور پانچویں میں یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔
لیکن اگر حاصلِ ضرب اور تیسرے یا چوتھے عددِ رؤوس کے درمیان توافق کی نسبت نہیں ہے بلکہ تباین کی نسبت ہے تو حاصلِ ضرب سے تیسرے یا چوتھے کے کل عدد رووٗس میں ضرب دیں گے اخیر میں مبلغ سے اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے، اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی پھر عددِ مضروب کے ذریعہ سے ہر فریق کے سہام میں ضرب دیں گے اس سے ہر فریق کا حصہ نکلتا جائے گا۔
مثال کے طور پر وارثین میں چار بیویاں اٹھارہ لڑکیاں پندرہ دادیاں اور چھ چچا ہیں تو مسئلہ

۲۴/ سے بنے گا، تین بیویوں کو، اور ۱۶/لڑکیوں کو، ۴/ دادیوں کو، ایک چچا کو ملے گا، ہر فریق پر کسر ہے، چھ چچا اور پندرہ دادیوں کے عدد رؤس کے درمیان توافق بالثلث کی نسبت ہے لہٰذا چھ کے وفق دو سے پندرہ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۰/ نکلا پھر ۳۰/ اور ۱۸/ میں نسبت دیکھی جائے توافق بالسدس ہے، لہٰذا اٹھارہ کے وفق تین سے/۳۰ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۹۰/ ہوا، اور ۹۰/ اور چار کے درمیان توافق بالنصف کی نسبت ہے، اس لئے چار کے وفق دو سے ۹۰/ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۱۸۰/ ہوئے پھر ۱۸۰/ سے اصل مسئلہ ۲۴/ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۴۳۲۰/ ہوئے پھر عدد مضروب ۱۸۰/ کے ذریعہ ہر فریق کے سہام میں ضرب دیا تو بیویوں ۵۴۰/ ملے، پھر ۱۸۰/ سے لڑکیوں کے سہام ۱۶/ میں ضرب دیا تو ان کو ۲۸۸۰/ ملے، پھر ۱۸۰/ کے ذریعہ دادیوں کے سہام چار میں ضرب دیا تو ان کو ۷۲۰/ ملے پھر ۱۸۰/ سے چچوں کے سہام ایک میں ضرب دیا تو ان کو ۱۸۰/ ملے اس طریقہ سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔ جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے یہ اصول واضح ہوتا ہے۔

عبدالجلیل — ۴۳۲۰ / مسئلہ ۲۴ — عدد مضروب ۱۸۰

میــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

| ۴/ بیویاں | ۱۸/ لڑکیاں | ۱۵/ دادیاں | ۶/ چچا |
|---|---|---|---|
| ثمن | ثلثان | سدس | عصبہ |
| ۳ | ۱۶ | ۴ | ۱ |
| ۵۴۰ | ۲۸۸۰ | ۷۲۰ | ۱۸۰ |
| فی کس/ ۱۳۵ | فی کس/ ۱۶۰ | فی کس/ ۴۸ | فی کس/ ۳۰ |

# تمرین(۲۳)

(۱) پانچواں اصول بیان کیجئے (۲) پانچویں اصول کی مثال بیان کیجئے (۳) چھٹا اصول بیان کیجئے (۴) چھٹا اصول کیوں اہمیت کا حامل ہے؟ (۵) چھٹے اصول کی مثال بیان کیجئے۔

# سبق (۲۴)

**ساتواں اصول:** دو یا دو سے زیادہ فریق پر کسر واقع ہو جائے اور سہام اور عدد رؤوس کے درمیان نسبت دیکھنے کے ساتھ ساتھ ایک عدد رؤوس اور دوسرے عدد رؤوس کے درمیان بھی نسبت دیکھی جائے اور ان کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو ایسی صورت میں ایک فریق کے کل عدد رؤوس سے دوسرے فریق کے کل عدد رؤوس میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب اور تیسرے کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر حاصل ضرب اور تیسرے کے درمیان بھی تباین کی نسبت ہے تو حاصل ضرب کو تیسرے فریق کے کل عدد رؤوس میں ضرب دیں گے اور جہاں کہیں حاصل ضرب اور تیسرے عدد رؤوس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو وہاں حاصل ضرب سے تیسرے عدد رؤوس کے وفق میں ضرب دیا جائے گا اور جہاں توافق کی نسبت نہ ہو بلکہ تباین کی نسبت ہو تو وہاں کل عدد رؤوس میں ضرب دیں گے پھر اخیر میں حاصل ضرب سے اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی پھر عدد مضروب کے ذریعہ ہر فریق کے سہام میں ضرب دیں گے اس سے ہر فریق کا حصہ بنتا جائے گا۔

مثال کے طور پر وارثین میں دو بیویاں، چھ دادیاں، اور دس لڑکیاں، اور سات چچا ہوں تو مسئلہ چوبیس سے بنے گا، دونوں بیویوں کو تین ملیں گے اور دادیوں کو چار ملیں گے اور لڑکیوں کو سولہ ملیں گے اور چچاؤں کو ایک ملے گا۔

پھر ہم نے دیکھا کہ ہر فریق پر کسر واقع ہورہا ہے اور بائیں طرف سے ایک عدد رؤوس اور دوسرے عدد رؤوس کے درمیان نسبت دیکھیں گے تو سات عدد رؤوس اور دس عدد رؤوس کے درمیان تباین کی نسبت ہے، تو ایسی صورت میں سات سے دس میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۷۰ / نکلا، پھر حاصل ضرب اور تیسرے فریق کے درمیان نسبت دیکھی تو توافق بالنصف کی نسبت ہے، تو چھ کے وفق ۳ / سے ۷۰ / میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۱۰ / ہوا، پھر دوسودس کے درمیان اور بیویوں کے عدد رؤوس کے درمیان نسبت دیکھی تو تداخل کی نسبت ہے، لہٰذا بڑے والے عدد ۲۱۰ / کو ہی عدد مضروب بنا کر اصل مسئلہ ۲۴ / میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۵۰۴۰ / ہوا اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگئی، پھر عدد مضروب ۲۱۰ / کے ذریعہ بیویوں کے سہام تین میں ضرب دیں گے تو حاصل ضرب ۶۳۰ / ہوا، پھر عدد مضروب ۲۱۰ / کو دادیوں کے سہام چار میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۸۴۰ / ہوا، پھر عدد مضروب ۲۱۰ / کو لڑکیوں کے سہام ۱۶ / میں ضرب دیا تو ۳۳۶۰ / حاصل ضرب ہوا، پھر عدد مضروب ۲۱۰ / کو چچوں کے سہام ایک میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۱۰ / ہی ہوا جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عبدالرشید — مسئلہ ۲۴ — ۵۰۴۰ — عدد مضروب ۲۱۰

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

| ۲ / بیوی | ۶ / دادیاں | ۱۰ / لڑکیاں | ۷ / چچا |
|---|---|---|---|
| ثمن | سدس | ثلثان | عصبہ |
| ۳ | ۴ | ۱۶ | ۱ |
| ۶۳۰ | ۸۴۰ | ۳۳۶۰ | ۲۱۰ |
| فی کس/ ۳۱۵ | فی کس/ ۱۴۰ | فی کس/ ۳۳۶ | فی کس/ ۳۰ |

# تصحیح سے ہر فریق اور ہر فرد کے حصے معلوم کرنیکا طریقہ

**فریق:** ہر فریق کو اصل مسئلہ سے جو حصہ ملتا ہے ان کو مضروب (جس عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دے کر تصحیح برآمد کی گئی) میں ضرب دیں گے تو حاصل ضرب اس فریق کا تصحیح سے ملا ہوا حصہ نکلے گا۔

**فرد:** ہر فریق کے عدد رؤوس اور سہام میں نسبت دیکھی جائے اگر نسبت تماثل کی ہے تو ہر فرد کا حصہ واضح ہے جیسے کہ تین بیویوں کو اصل مسئلہ سے تین ملا ہو تو ہر بیوی کا حصہ ایک ایک ہوگا لیکن اگر سہام کی تعداد اتنی کم ہے کہ عدد رؤوس پر برابر تقسیم نہیں ہوسکتا تو اب عدد مضروب سے اس فریق کے سہام میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو عدد رؤوس پر تقسیم کر دیں گے تو خارج قسمت میں سے ہر فرد کا حصہ نکلے گا جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عبداللہ مسئلہ ۱۲ / ۱۴۴ عدد مضروب ۱۲

میـــــــــــــ

| ۴/بیوی | ۱۲/چچا | ۳/دادی |
|---|---|---|
| ربع | عصبہ | سدس |
| ۳ | ۷ | ۲ |
| ۳۶/فی کس/۹ | ۸۴/فی کس/۷ | ۲۴/فی کس/۸ |

**مثال فریق کی وضاحت:** تین حصے چار بیویوں پر برابر تقسیم نہیں ہو پاتے ہیں تو اب عدد مضروب بارہ سے بیویوں کے سہام تین میں ضرب دینے سے بیوی والے فریق کا حصہ تصحیح سے چھتیس نکل آئے گا تو معلوم ہوگیا کہ بیوی کا حصہ تصحیح میں سے چھتیس ہے، یہی طریقہ ہر فریق میں جاری ہوگا۔

**مثال فرد کی وضاحت:** پھر بیویوں میں سے ہر فرد کا الگ الگ حصہ معلوم کرنا ہوتو اب بیویوں کو جتنا حصہ تصحیح سے ملا ہے اس کو بیویوں کے عدد رؤس یعنی چار بیوی پر تقسیم کردیا جائے تو ہر بیوی کا حصہ ۹/ نکل آئے گا۔

**نوٹ:** اسی طرح تصحیح سے ہر فریق اور ہر فریق میں سے ہر فرد کا حصہ نکالا جائے گا۔

## تمرین (۲۴)

(۱) کیا ساتواں اصول اصلاً تباین کی وضاحت کر رہا ہے؟ (۲) ساتویں اصول کو مثال سے سمجھایئے۔ (۳) ساتویں اصول میں کونسا عدد، مضروب بنا اور حاصل ضرب کتنا نکلا؟ (۴) ہر فریق کا حصہ متعین کیجئے۔ (۵) کسی بھی فریق میں سے تمام افراد کا حصہ بیان کیجئے۔

## سبق (۲۵)

## کیلکولیٹر کے ذریعہ فرائض کے مسائل حل کرنے کے طریقے

**(۱) نسبت:۔**

اگر آپ کو ترکہ اور تصحیح کے درمیان نسبت دیکھنا ہو تو ترکہ اور تصحیح میں سے جو عدد زیادہ ہوگا اس کو اولاً لکھا جائے، پھر چھوٹے والے عدد کے ذریعہ تقسیم کیا جائے تو جواب دو شکل میں ظاہر ہوگا۔

**پہلی شکل:** جب آپ تقسیم کا بٹن دبائیں گے تو تمام اعداد بغیر کسر کے چھوٹے والے عدد پر تقسیم ہوجائیں گے، تو آپ سمجھ لیجئے کہ دونوں عددوں کے درمیان تداخل کی نسبت ہے آخر تک جو بھی بڑا عدد ہوگا اس کو مقسم بنایا جائے گا، اور چھوٹے عدد کو مقسم بہ بنایا جائے گا، جیسے کہ ایک لاکھ بیس ہزار کو ۹۶/ کے ذریعہ تقسیم کیا تو ۱۲۵۰/ نکلا اور کسی قسم کا کسر نہیں ہے، نیز تداخل میں فقط بڑے والے عدد کا دخل نکلتا ہے اور ۹۶/ کا کچھ بھی دخل نہیں نکلے گا۔

**دوسری شکل**: جب آپ تقسیم کا بٹن دبائیں گے تو اعداد کسر یعنی اعشاریہ کے ساتھ ظاہر ہوں گے، تو اب اس میں آپ کو یہ کرنا ہوگا کہ جس بڑے عدد کو چھوٹے عدد سے تقسیم کرنے پر جواب میں جو اعداد نکلے ہیں ان میں سے صحیح اعداد کو لے لیں جس کی نشانی یہ ہے کہ عدد کے نیچے حصہ میں ایک نقطہ آئے گا یہ علامت ہے عدد صحیح کے انتہاء کی اس نقطہ کے بعد اعداد کسر ہے، لہٰذا تمام صحیح اعداد کو محفوظ کرکے اسی چھوٹے والے عدد کے ذریعہ ضرب دیا جائے پھر حاصل ضرب کو بڑے عدد میں گھٹا دے اب جو عدد بچ گیا اس کو کاپی پر لکھ کر چھوٹے والے عدد کے ذریعہ تقسیم کرتے جایئے اگر آخر میں ایک بچ گیا تو تباین کی نسبت ہے اور اگر کوئی عدد بچے تو توافق کی نسبت ہوگی پھر توافق میں آخری عدد پر کل ترکہ کو تقسیم کریں گے تو جو عدد آئے گا وہ کل ترکہ کا وفق ہوگا، اور اس تصحیح کو بھی اسی آخری عدد پر تقسیم کرنے کے بعد جو عدد آئے گا وہ اس تصحیح کا وفق ہوگا جیسے کہ۔۔۔۔۔{تباین}

تصحیح ۲۸ — ترکہ ۲۵۴۲۹

(۱) ۲۸ | ۲۵۴۲۹ | ۹۰۸ (۲)
۲۵۴۲۴
۰۰۰۰۵ | ۲۸ | ۵
۲۵
۰۳ | ۵ | ۱
۳
۲ | ۳ | ۱
۲
۱

(۱) ÷ ۲۸)۲۵۴۲۹(۹۰۸

(۲) × ۹۰۸
۲۵۴۲۸

(۳) - ۲۵۴۲۹
۲۵۴۲۴
۰۰۰۰۵

(۴) - ۵)۲۸(۵
۲۵
۰۳

(۵) - ۳)۵(۱
۳
۲

(۶) - ۲)۳(۱
۲
۱

# مثال تباین کی وضاحت

(۱) نمبر ایک میں ہم نے کل ترکہ کو ۲۸/ تصحیح سے تقسیم کیا تو جواب میں ۹۰۸/ آئے۔
(۲) نمبر دو میں حاصل قسمت کو ہم نے اسی عدد قسمت کے ذریعہ سے ضرب دیا تو جواب میں ۲۵۴۲۴ آئے (۳) نمبر تین میں ہم نے ۲۵۴۲۴/ کو کل ترکہ میں سے گھٹایا تو پانچ کا عدد بچا جو کہ عدد قسمت سے چھوٹا ہے (۴) نمبر چار میں ہم نے عدد قسمت کو مقسم بنا کر پانچ کے ذریعہ تقسیم کیا تو جواب میں ۲۵/ آیا اور ۲۸/ میں سے ۲۵/ گھٹانے سے تین بچ گیا (۵) نمبر پانچ میں عدد قسمت پانچ میں سے تین کو گھٹایا تو دو بچ گیا،
(۶) نمبر چھ میں تین کو عدد قسمت بنا کر دو کو گھٹایا تو ایک بچ گیا معلوم ہوا کہ ترکہ اور تصحیح کے درمیان تباین کی نسبت ہے۔ {توافق}

ترکہ وفق ۳۲ / ۲۵۶۰۲۶

تصحیح وفق ۱۶ / ۳۲

(۱)

(۲) ۳۲ ) ۲۵۶۰۲۶ ( ۸۰۰۰
۲۵۶۰۰۰
۲۶ ) ۳۲ ( ۱
۲۶
۶ ) ۲۶ ( ۱
۲۴
۲ ) ۶ ( ۳
۶
۰

(۱) ÷ ۳۲ ) ۲۵۶۰۲۶ ( ۸۰۰۰

(۲) x
۸۰۰۰
x ۳۲
۲۵۶۰۰۰

(۳) -
۲۵۰۶۲۶
۲۵۶۰۰۰
۲۶

(۴) -
۲۶ ) ۳۲ ( ۱
۲۶
۰۶

(۵) -
۶ ) ۲۶ ( ۴
۲۴
۰۲

# مثال توافق کی وضاحت

(۱) نمبر ایک میں ہم نے کل ترکہ کو ۳۲/ تصحیح کے ذریعہ تقسیم کیا تو جواب میں ۸۰۰۰/ آٹھ ہزار آئے (۲) نمبر دو میں تصحیح ۳۲/ کے ذریعہ سے حاصل قسمت ۸۰۰۰/ کو ضرب دیا تو جواب میں ۲۵۶۰۰۰/ آئے (۳) نمبر تین میں ہم نے ۲۵۶۰۲۶/ کل ترکہ میں سے حاصل ضرب ۲۵۶۰۰۰/ کو گھٹایا تو جواب میں ۲۶/ آئے (۴) نمبر چار میں ہم نے عدد قسمت جو کہ بڑا عدد ہے اس کو مقسم بنا کر ۲۶/ کے ذریعہ تقسیم کیا تو جواب میں ۶/ آئے (۵) نمبر پانچ میں ہم نے ۲۶/ کو مقسم بنا کر ۶/ سے تقسیم کیا تو دو بچ گئے، لہٰذا ترکہ ۲۵۶۰۲۶/ اور تصحیح ۳۲/ کے درمیان نسبت توافق بالنصف کی ہے۔

## تمرین (۲۵)

(۱) آپ کیلکو لیٹر کے ذریعہ کس طرح نسبت معلوم کریں گے؟ (۲) پہلی شکل بیان کیجئے (۳) عدد صحیح کی کیا پہچان ہے؟ (۴) اگر آخری عدد دو بچ گیا تو کونسی نسبت ہوگی؟ (۵) مثال توافق کی وضاحت کیجئے۔

## سبق (۲۶)

**کسر نکالنے کا طریقہ:-** اگر تباین کی نسبت ہوگی تو کل ترکہ کو سہام میں ضرب دینے کے بعد اگر توافق کی نسبت ہوگی تو ترکہ کے وفق کو سہام میں ضرب دینے کے بعد جو اعداد نکلیں گے اس کو کاپی پر محفوظ کر لیا جائے گا، پھر تصحیح کے ذریعہ انہیں عدد کو تقسیم کیا جائے گا تو جو اعداد ان میں بغیر کسر کے ہیں یہ صحیح عدد کہلائیں گے، ان کو بھی محفوظ کر کے کیلکو لیٹر میں دوبارہ لکھا جائے، پھر انہی عدد کو جس عدد سے تقسیم کیا تھا اس سے ضرب دیا جائے، پھر حاصل ضرب کو سب سے پہلے جس عدد کو محفوظ کیا گیا تھا اس عدد محفوظ میں سے گھٹایا جائے اب جو اعداد بچیں گے وہ کسر شمار ہوں گے اور اس کسر کو لکیر ......کے اوپر والے حصہ پر اور صحیح اعداد کو لکیر کے بائیں جانب اور جس عدد سے تقسیم کیا گیا اس کو لکیر کے نیچے لکھا جائے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

ارمان مسئلہ $\frac{30}{6}$ ترکہ ۹۱

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سدس | سدس | ثلثـــــــان | | | | | | | | | |
| (۱) | (۱) | | | | | (۴) | | | | | |
| ۵ | ۵ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ |
| ۱۵ $\frac{۵}{۳۰}$ | ۱۵ $\frac{۵}{۳۰}$ | ۶ $\frac{۲}{۳۰}$ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ |

**وضاحت:** ماں کی مثال میں ۹۱ / کل ترکہ کو ہم نے پانچ میں ضرب دیا تو جواب میں ۴۵۵ / آئے پھر اس ۴۵۵ / کے اعداد کو ہم نے محفوظ کردیا پھر ۴۵۵ / کو ہم ۳۰ / سے تقسیم کریں گے تو پندرہ صحیح کا عدد ظاہر ہوگا اور ۱۵ / کے ساتھ کچھ کسر بھی ہوں گے، لیکن ہم صرف صحیح عدد ۱۵ / کو دوبارہ کیلکولیٹر کا بٹن دبا کر جس عدد سے تقسیم کیا تھا اسی عدد سے یعنی مذکورہ مثال میں تیس کے ذریعہ ضرب دیں گے تو جواب میں ۴۵۰ / آئے گا اب ۴۵۵ / جس کو ہم نے ابتداء میں محفوظ کیا تھا اس میں سے گھٹائیں گے تو کسر پانچ نکل آئیں گے، یہی حکم باپ کے حصے کے کسر کا ہے، لڑکی کے حصے دو میں ہم نے کل ترکہ ۹۱ / کو ضرب دیا تو ۱۸۲ / کے اعداد نکلے اس کو ہم نے محفوظ کردیا پھر اسی عدد کو تصحیح کے ۳۰ / کے ذریعہ سے تقسیم کردیا تو جواب میں ۶ / صحیح اور کچھ کسر نکلے تو ہم نے فقط عدد صحیح ۶ / سے جس عدد سے تقسیم کیا تھا اسی عدد سے ضرب دیا تو جواب میں ۱۸۰ / کے اعداد آئے پھر اس ۱۸۰ / کو ابتداء میں محفوظ کردہ اعداد ۱۸۲ / میں سے گھٹایا تو کسر کا عدد دو نکل آیا ان کسر والے اعداد کو لکیر کے اوپر اور صحیح عدد کو لکیر کے بائیں طرف اور ۳۰ / کا عدد جس سے ہم نے تقسیم کیا تھا اس کو لکیر کے نیچے لکھ دیا، بقیہ افراد کا کسر بھی اسی طرح نکلے گا۔

# کسر نکلنے کی وجہ

کسر کیوں واقع ہوا کتنے روپئے برابر تقسیم نہ ہوسکے جس کی وجہ سے کسر واقع ہوا ہے ان روپیوں کو معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں۔

**پہلا طریقہ**: یہ ہے کہ تمام کسر کو جوڑا جائے پھر جس عدد سے ترکہ کو تقسیم کیا جارہا تھا اسی عدد سے ان جوڑے گئے اعداد کو تقسیم کریں گے تو خارج قسمت کسر میں سے جو عدد بچے گا وہی ترکہ میں سے کسر شدہ روپیہ ہے، جیسے کہ ہم نے والدین کے کسر کا عدد پانچ پانچ یعنی دس اور ہر لڑکی کے کسر کا عدد دو دو یعنی دس لڑکیوں کے کسر ۲۰/ کے عدد کو جوڑا تو کل ۳۰/ ہوگئے والدین کے دس اور لڑکیوں کے بیس پھر اس تیس کے عدد کو ہم نے تصحیح کا عدد تیس کے ذریعہ سے تقسیم کیا تو کیلکو لیٹر میں ایک بچا معلوم ہوا کہ مذکورہ مثال میں ایک روپیہ میں کسر واقع ہوا۔

**دوسرا طریقہ**: یہ ہے کہ تمام صحیح اعداد کو جوڑا جائے، یعنی جمع کیا جائے پھر اس کو کل ترکہ سے گھٹایا جائے جتنے روپئے کل ترکہ میں سے کم معلوم ہونگے وہ کسر والا روپیہ ہوگا، جیسے کہ ہر فرد کے صحیح اعداد کو جمع کیا جائے یعنی والدین کے حصہ کے پندرہ پندرہ تیس اور تمام لڑکیوں کے حصے ساٹھ صحیح اعداد کو جمع کیا تو ۹۰/نوے ہوگئے اس نوے کو کل ترکہ ۹۱/ میں سے گھٹایا تو ایک بچ گیا معلوم ہوا کہ ایک روپیہ کی وجہ سے تمام وارثین کے سہام میں کسر واقع ہوا تھا یعنی مکسور ایک روپیہ ہے۔

## تمرین (۲۶)

(۱) کسر نکالنے کا طریقہ بیان کیجئے (۲) مذکورہ مثال میں لڑکی کے کسر کی وضاحت کیجئے (۳) پہلا طریقہ بیان کیجئے (۴) دوسرا طریقہ بیان کیجئے (۵) مذکورہ مثال میں کتنے روپیہ میں کسر واقع ہے؟۔

# سبق (۲۷)

## ورثاء کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا بیان

مسائل فرائض اور میراث میں تقسیم ترکہ کے اصول بھی نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

مسائل ترکہ میں دو قسم کے اصول ہیں: (۱) وارثین کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا اصول (۲) غُرماء اور قرضخواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا اصول۔

**پہلی بات:** وارثین کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کیلئے چار اصول ہیں۔

**پہلا اصول:** تصحیح اور ترکہ کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو ایسی صورت میں ہر وارث کو تصحیح سے جو سہام ملے ہیں وہی ترکہ سے بھی ملیں گے مزید کسی حساب کتاب کی ضرورت نہیں۔

مثال کے طور پر تصحیح کے دوسرے اصول کی پہلی شکل میں مسئلہ کی تصحیح ۳۰/ سے ہوئی ہے ماں باپ کو پانچ پانچ اور ہر لڑکی کو دو دو ملا تھا اتفاق سے ترکہ بھی ۳۰/ ہے، لہٰذا ترکہ سے بھی ہر ایک کو اتنا ہی ملے گا جتنا تصحیح سے ملا ہے جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

افنان ۳۰ / مسئلہ ٦ ترکہ ۳۰

میـ

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | ۵ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ |

**دوسرا اصول**: تصحیح اور ترکہ کے درمیان تداخل کی نسبت ہو تو اس کی دو شکلیں ہیں۔

(۱) تصحیح کا تداخل ترکہ میں ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں ترکہ کے وفق کے ذریعہ سے ہر فرد کے سہام میں ضرب دیں گے تو حاصل ضرب ترکہ میں سے ہر فرد کا حصہ بنتا چلا جائے گا، مثلاً مذکورہ مسئلہ میں تیس سے تصحیح ہوئی تھی اور ترکہ ہے توّے، تو ایسی صورت میں تصحیح کا تداخل ترکہ میں ہو رہا ہے اور ترکہ کا وفق تین ہے، لہٰذا تین کے ذریعہ ہر فرد کے سہام میں ضرب دیں گے تو ہر فرد کا حصہ بنتا چلا جائے گا، والدین کو تصحیح سے پانچ ملا تھا تین کو پانچ میں ضرب دیں گے تو پندرہ ہو گئے، اور لڑکیوں کو دو ملا تھا ضرب دینے کے بعد ہر لڑکی کو چھ چھ ملے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

نعمان — مسئلہ ۶ / ۳۰ — ترکہ ۹۰ / ۳

میـــــ

| | ماں | باپ | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سہام | ۵ | ۵ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ |
| ترکہ | ۱۵ | ۱۵ | ۶ | ۶ | ۶ | ۶ | ۶ | ۶ | ۶ | ۶ | ۶ | ۶ |

(۲) ترکہ کا تداخل تصحیح میں ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں تصحیح کے وفق کے ذریعہ سے ہر فرد کے سہام کو تقسیم کریں گے تو خارج قسمت ہر فرد کا حصہ بنتا چلا جائے گا۔

مثال کے طور پر مذکورہ مسئلہ میں تصحیح تیس سے ہوئی اور ترکہ پندرہ ہے تو پندرہ کا تداخل تیس میں ہو رہا ہے اور تیس کا وفق دو آئے گا، لہٰذا دو کے ذریعہ ہر فرد کے سہام کو تقسیم کر دیں گے تو والدین کے سہام کو تقسیم کرنے کے بعد ڈھائی، اور لڑکیوں کے سہام کو تقسیم کیا تو ہر ایک لڑکی کو ایک ایک ملا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عدنان

$\frac{\frac{٢}{٣٠}}{٦}$ مسئلہ

ترکہ ١٥

میــــــــــ

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٥ | ٥ | ٢ | ٢ | ٢ | ٢ | ٢ | ٢ | ٢ | ٢ | ٢ | ٢ |
| $٢\frac{١}{٢}$ | $٢\frac{١}{٢}$ | ١ | ١ | ١ | ١ | ١ | ١ | ١ | ١ | ١ | ١ |

## تمرین (٢٧)

(١) ورثاء کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کے کتنے اصول ہیں؟ (٢) پہلے اصول کی مثال بیان کیجئے (٣) دوسرے اصول کی مثال بیان کیجئے (٤) اصول دوم کی مثال دوم میں کتنے روپیے مکسور نکلے اسکی وضاحت کیجئے (٥) دونوں اصول کی مزید مثال بنا کر وضاحت کیجئے۔

## سبق (٢٨)

**تیسرا اصول:** تصحیح اور ترکہ کے درمیان توافق کی نسبت ہوتو اولاً ترکہ کے وفق سے ہر فرد کے سہام میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق سے تقسیم کریں گے تو خارج قسمت ترکہ میں سے ہر فرد کا حصہ بنتا جائے گا، اور اس میں یہ بات بھی نوٹ کرنے کی ہے کہ جس عدد کے ذریعہ سے تقسیم کیا جاتا ہے اسی کا اعتبار ہوتا ہے، لہٰذا اگر روپیہ تقسیم کیا جارہا ہے تو روپیہ اتنے پیسے کا شمار ہوگا جتنے سے تقسیم کیا جارہا ہے اور اگر زمین ہے تو ہر گز اتنے ہی گرہ کا شمار ہوگا، اور ہر ایک بیگہ اتنے ہی گز کا ہوگا جس سے تقسیم کیا جارہا ہے۔

مثال کے طور پر مذکورہ مسئلہ میں تصحیح ۳۰/ سے ہوئی اور ترکہ ہے ۹۵/ تو ۳۰/ اور ۹۵/ کے درمیان توافق بالخمس کی نسبت ہے، پانچ پچانوے میں انیس مرتبہ جائے گا، تو ترکہ کا وفق ۱۹/ آئے گا، اور پانچ تیس میں چھ مرتبہ میں جائے گا، تو تصحیح کا وفق چھ آئے گا، لہٰذا ۱۹/ کے ذریعہ ہر فریق کے سہام میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو چھ کے ذریعہ تقسیم کریں گے تو خارج قسمت ترکہ میں سے ہر فرد کا حصہ نکلے گا، جب ۱۹/ سے ماں باپ کے سہام پانچ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۹۵/ نکلا، پھر ۹۵/ کو چھ سے تقسیم کر دیا تو پندرہ ملے، پھر ۱۹/ سے لڑکیوں کے سہام دو میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۸/ نکلا پھر ۳۸/ کو چھ سے تقسیم کیا تو خارج قسمت ساڑھے چھ نکلے جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

امان اللہ — ۶ / ۳۰ — مسئلہ ۶ — ترکہ ۱۹ / ۹۵

میت

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | ۵ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ |
| ۱۵ ۵/۶ | ۱۵ ۵/۶ | ۶ ۲/۶ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |

**چوتھا اصول:** تصحیح اور ترکہ کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو ایسی صورت میں اولاً کل ترکہ سے ہر ایک کے سہام میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو کل تصحیح کے ذریعہ تقسیم کر دیں گے تو خارج قسمت ترکہ میں سے ہر فرد کا حصہ بنتا جائے گا۔

مثال کے طور پر تصحیح کے دوسرے اصول میں مسئلہ کی تصحیح ۳۰/ سے ہوئی اور ترکہ ہے ۹۱/ تو ۳۰/ اور ۹۱/ کے درمیان تباین کی نسبت ہے لہٰذا اولاً ترکہ ۹۱/ کے ذریعہ سے ہر فرد کے سہام میں ضرب دیا اس کے بعد تصحیح ۳۰/ کے ذریعہ تقسیم کیا تو خارج قسمت ہر فرد کا حصہ بنتا گیا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

حبیب اللہ　　مسئلہ $\frac{٣٠}{٦}$　　ترکہ ۹۱

میـ

| ماں | باپ | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | ۵ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۲ |
| ۱۵ $\frac{٥}{٣٠}$ | ۱۵ $\frac{٥}{٣٠}$ | ٦ $\frac{٢}{٣٠}$ | ـ | ـ | ـ | ـ | ـ | ـ | ـ | ـ | ـ |

# نسبت دیکھے بغیر بھی ترکہ کی تقسیم ممکن ہے

اگر تصحیح اور ترکہ کے درمیان نسبت نہ دیکھی جائے اور جو سہام ہر فریق کو تصحیح سے ملے پورے ترکہ میں ضرب دیا جائے تب بھی ترکہ صحیح طریقہ پر تقسیم ہو سکتا ہے لیکن اعداد بہت زیادہ ہو جائیں گے جس کی وجہ سے حساب بھی لمبا ہو جائے گا، جیسے کہ حسب ذیل نقشہ میں غور کیجئے تو معلوم ہوگا بغیر نسبت دیکھے کس طرح ترکہ تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

صدف　　مسئلہ $\frac{٨}{٦}$

میـ　　ترکہ ۳۲

| شوہر | دادی | بہن | بہن |
|---|---|---|---|
| نصف | سدس | ثلث | ثلث |
| ۳ | ۱ | ۲ | ۲ |
| ۱۲ | ۴ | ۸ | ۸ |

**وضاحت:** ہم نے شوہر کے سہام تین کو ۳۲/ میں ضرب دیا تو ۹۶/ نکلے پھر اس ۹۶/ کو مسئلہ عائلہ آٹھ سے تقسیم کر دیا تو شوہر کو بارہ دینار ملے معلوم ہوا کہ ترکہ ۳۲/ اور آٹھ میں تداخل کی نسبت ہے اسلئے کہ آٹھ ۳۲/ کو چوتھی مرتبہ میں جا کر ختم کر دیتا ہے، اسی طرح دادی کے سہام ایک کو ۳۲/ میں ضرب دینے سے ۳۲/ ہی نکلا پھر اس کو آٹھ سے تقسیم کر دیا تو دادی کو چار دینار ملے، بہن کے سہام دو میں ۳۲/ کو ضرب دیا تو ۶۴/ نکلا پھر آٹھ سے تقسیم کیا تو ایک بہن کو آٹھ دینار ملے اسی طرح دوسری بہن کو بھی آٹھ دینار ملے۔

## تمرین (۲۸)

(۱) روپیے تقسیم کرنے میں پیسہ کا حساب کس چیز سے لگایا جائے گا (۲) زمین کے گز کے تقسیم کی کیا صورت اختیار کی جائے گی (۳) فقط چوتھا اصول بیان کیجئے (۴) کیا نسبت دیکھے بغیر بھی ترکہ کی تقسیم ممکن ہے؟ (۵) نسبت دیکھے بغیر ترکے کی تقسیم کی کتاب کے علاوہ سے کوئی دوسری مثال دیجئے۔

## سبق (۲۹)

## میت کے ترکہ سے قرض خواہوں کے قرض ادا کرنے کا بیان

جو آدمی مقروض ہو کر فوت ہو جائے تو اس کے ترکہ میں سے قرض کے ادائیگی کی تین شکلیں ہیں (۱) اس کا ترکہ قرضہ سے زیادہ ہو تو اولاً کل ترکہ سے قرض خواہوں کا قرض ادا کیا جائے گا اس کے بعد ما بقیہ مال وارثین کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا، جس طریقہ سے تقسیم ترکہ کے مسائل آپ کے سامنے آچکے ہیں اسی طریقہ سے تقسیم کیا جائے گا۔

(۲) مرحوم کا کل ترکہ اتنا ہے جتنا قرض خواہوں کا قرض ہے تو ایسی صورت میں تمام ترکہ قرض میں ادا کر دیا جائے گا اور وارثین کیلئے کچھ بھی نہیں بچے گا۔

(۳) جتنا قرضہ ہے ترکہ اس سے کم ہے تو اس ترکہ سے تمام قرض خواہوں کا قرض ادا نہیں ہوسکتا تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے گا یہی مسئلہ سمجھنے کا ہے اور غور طلب ہے؟
تو اس کی شکل یہ ہے کہ جتنے قرض خواہ ہیں مسئلہ بنانے میں ان تمام قرض خواہوں کو وارثین کی جگہ پر رکھا جائے گا اور جس کا جتنا قرض ہے اس کو ہر قرض خواہوں کے نام کے نیچے رکھدیا جائے گا اور پورے قرض کے مجموعہ کو تصحیح کی جگہ پر رکھدیا جائے اس کے بعد اس قرض کے مجموعے اور ترکہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے تو اس میں نسبت کی پہلی قسم تماثل کا نفاذ نہیں ہوسکتا اس لئے کہ ترکہ مجموعے کے مقابل میں کم ہے باقی نسبت کی تین قسموں کا نفاذ ہوسکتا ہے تداخل بھی ایک جانب سے، کہ ترکے کا تداخل مجموعے میں ہوسکتا ہے اور قرض کے مجموعے کا تداخل ترکے میں نہیں ہوسکتا ہے اور توافق بھی ہوسکتا ہے اور تباین بھی ہوسکتا ہے۔
اس کی مثال یوں سمجھو کہ توحید کا انتقال ہوگیا اور اس کے چار قرض خواہ ہیں (۱) عمرو (۲) بکر (۳) خالد (۴) راشد۔

عمرو کے دوسو روپیے، بکر کے ایک سو پچاس روپیے، اور خالد کے ایک سو پچیس روپیے اور راشد کے سو روپیے، کُل ملاکر ۵۷۵/ روپیے ہوئے، اور ترکے میں کُل چار سو پچاس روپیے ہیں جس سے سب کا قرضہ ادا نہیں ہوسکتا ہے تو اسلئے قرض خواہوں کو ترکے میں سے قرض کے مقدار کے تناسب سے ملے گا، تو ہم نے عمرو کے نیچے سہام کی جگہ اس کے قرض کی مقدار دوسو روپیے رکھا، اور بکر کے نیچے اس کا قرض ایک سو پچاس روپیے رکھا اور خالد کے نیچے اس کا قرض ایک سو پچیس روپیے رکھا، اور راشد کے نیچے اس کا قرضہ سو روپیے رکھا، اور قرض کے مجموعے کو تصحیح کی جگہ پر رکھا، اور کُل ترکے کو ترکے کی جگہ پر رکھا، اس کے بعد ہم نے دونوں کے درمیان نسبت دیکھی تو معلوم ہوا کہ مجموعۂ قرض اور ترکے کے درمیان توافق کی نسبت ہے، لہٰذا تقسیم ترکے کے قواعد کے مطابق قرض تقسیم کیا جائے گا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

توحید

| | | | |
|---|---|---|---|
| قرض $\frac{۲۳}{۵۷۵}$ | توافق $\underline{۲۵}$ | | ترکہ $\underline{۴۵۰}$ وف $\underline{۱۸}$ |
| میـــــ | | | |
| عمرو | بکر | خالد | راشد |
| ۲۰۰ | ۱۵۰ | ۱۲۵ | ۱۰۰ |
| ۱۵۶ $\frac{۱۲}{۲۳}$ | ۱۱۷ $\frac{۹}{۲۳}$ | ۹۷ $\frac{۱۹}{۲۳}$ | ۷۸ $\frac{۶}{۲۳}$ |

توقیر

تباین

| | |
|---|---|
| قرض $\underline{۱۵}$ | ترکہ $\underline{۱۳}$ |
| میـــــ | |
| عمران | عرفان |
| ۱۰ | ۵ |
| ۸ $\frac{۱۰}{۵}$ | ۴ $\frac{۵}{۵}$ |

توصیف

تداخل

| | |
|---|---|
| قرض $\underline{۱۵}$ | ترکہ $\underline{۵}$ |
| میـــــ | |
| اجمل | افضل |
| ۱۰ | ۵ |
| ۳ $\frac{۱۰}{۳}$ | ۱ $\frac{۵}{۳}$ |

**مذہبِ شوافع** رحمہم اللہ علیہم: تصحیح اور تقسیم ترکہ بین الورثاء والغرماء کے اصول میں مذہبِ شوافعؒ، مذہبِ احنافؒ کے مطابق ہے۔

## تمرین (۲۹)

(۱) کیا میت کے ترکہ سے اولاً قرض ادا کیا جائے گا؟ (۲) اگر میت کا ترکہ اور قرضہ دونوں برابر ہوتو یہ کونسی صورت ہوگی اور اس کا کیا نام ہوگا مثال دیجئے (۳) قرض خواہوں کو قرض دینے میں کیا تداخل کی دونوں شکلیں پائی جاسکتی ہیں؟ (۴) تداخل کی شکل ثانی بیان کیجئے (۵) قرض اور ترکہ کے درمیان توافق کی نسبت ہو مثال سے سمجھایئے۔

## سبق (۳۰)

# تخارج کا بیان

تخارج کے معنٰی وارثین میں سے کسی کا مال متروک میں سے کسی خاص اور متعین چیز کو لے کر درمیان سے نکل جانا اور بقیہ ترکے کی تقسیم میں کوئی حصہ اور تعلق باقی نہیں رہے گا، اس کو فرائض کی اصطلاح میں تخارج کہا جاتا ہے، اور جو وارث دوسروں کو راضی کر کے خاص چیز لے کر درمیان سے الگ ہو جاتا ہے اس کو مصالح کہا جاتا ہے، اور جس مال متعین کو وہ لیتا ہے اس کو مصالح علیہ کہا جاتا ہے، اور بقیہ مال متروکہ کو مصالح عنہ کہا جاتا ہے، اور اس معاملہ کو تخارج اور مصالحت بھی کہا جاتا ہے، اس میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سہام بناتے وقت تصحیح کی تکمیل تک وارث مصالح کو بھی برابر شریک رکھا جائے گا، اور تصحیح کی تکمیل ہونے کے بعد تقسیم ترکے سے پہلے جو سہام اس کے حصہ میں آئے اس سہام اور مال مصالح علیہ کے ساتھ اس کے نام کو گھیر دیا جائے گا قرض خواہوں اور تصحیح میں جائے گا سے اس کے سہام کو خارج کر کے مابقیہ کو تصحیح کے اوپر مابقیہ کا نشان لگا کر لکھ دیا جائے گا، پھر اس کے بعد مابقیہ ترکے کے درمیان نسبت دیکھ کر تقسیم ترکے کے اصول کے مطابق بقیہ مال تقسیم کیا جائے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ وارث مصالح کو اگر سہام بنانے میں تصحیح تک شامل نہ رکھا جائے گا تو ہر ایک وارث کو اس کا حق کما حقہ طریقہ سے نہیں مل سکے گا، کسی کے حصہ میں اس کا حق کم ہو جائے گا کسی کے حصہ میں زیادہ ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر کسی عورت کا انتقال ہو جائے اور شوہر نے ابھی اس کا مہر ادا نہیں کیا تھا، اور ورثاء میں شوہر، ماں، اور ایک چچا موجود ہیں اور شوہر نے دین مہر پر صلح کر لیا تو ایسی صورت میں اگر شوہر کو دین مہر کے ساتھ سہام بنانے سے پہلے ہی درمیان سے نکال دیا جائے تو ماں کے حصے میں کمی آجائے گی، اس لئے کہ اس صورت میں مسئلہ تین سے بنے گا، ماں کو ایک حصہ اور چچا کو دو حصے ملیں گے، اور اگر شوہر کو تکمیل تصحیح تک باقی رکھا جائے تو ماں کو دو اور چچا کو ایک حصہ ملے گا، تو معلوم ہوا کہ ماں کے حصے میں کمی آگئی تھی اور چچا کو جتنا ملنا چاہئے تھا اس سے زیادہ مل گیا کیونکہ شوہر کو شامل رکھنے کی صورت میں مسئلہ چھ سے بنے گا شوہر کو تین ماں کو دو اور چچا کو ایک ملے گا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

شہناز — مسئلہ ۳ — میـــــــت

| ماں | چچا |
|---|---|
| سدس | عصبہ بنفسہ |
| ۱ | ۲ |

شہناز — مسئلہ ٦ — میـــــــت

| شوہر | ماں | چچا |
|---|---|---|
| نصف | سدس | عصبہ بنفسہ |
| مصالح علی الصداق | ۲ | ۱ |
| ۳ | | |

اسی طرح اگر وارثین میں بیوی اور چار لڑکے ہیں اور چاروں لڑکوں میں سے ایک نے مثلاً مکان پر مصالحت کرلی ہے تو ایسی صورت میں اس لڑکے کو بھی تکمیل تصحیح تک شامل رکھا جائے گا، پھر تکمیل تصحیح کے بعد اس کو سہام کے ساتھ خارج کیا جائے گا، ورنہ بیوی کے حصہ میں کمی آجائے گی لہٰذا ابن مصالح کو باقی رکھنے کی صورت میں بیوی کو چار سہام ملیں گے اور تصحیح سے پہلے ابن مصالح کو خارج کرنے کی صورت میں بیوی کو بجائے چار کے تین حصے ملیں گے، اس لئے کہ ابن مصالح کو باقی رکھنے کی صورت میں مسئلہ ۸ / سے بنے گا اور اس کی تصحیح ۳۲ / سے ہوگی ہر ایک لڑکے کو سات سات ملے تو کل ۲۸ / ہو گئے اور بیوی کو چار کل ۳۲ / ہو گئے اور اگر ابن مصالح کو خارج کر دیا جائے تو مسئلہ ۸ / سے بنے گا اور اس کی تصحیح ۲۴ / سے ہوگی بیوی کو ۳ / ملیں گے اور ہر لڑکے کو پہلے کی طرح سات سات ملیں گے تو معلوم ہوا کہ ابن مصالح کو خارج کرنے کی صورت میں حصہ میں کمی آجاتی ہے اور شامل رکھنے کی صورت میں بیوی کو پورا پورا حصہ ملتا ہے۔

**نوٹ:** مصالحت کی صورت میں جو وارث مصالح بنے گا تکمیل تصحیح کے بعد اس کو اس کے سہام کے ساتھ دائرہ کھینچ کر خارج کر دیا جائے گا اور اسکے نام کے نیچے مصالح علی الشیٔ لکھا جائے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

انور — مسئلہ ۸ / ۲۴

میـــــ

| بیوی | لڑکا | لڑکا | لڑکا |
|---|---|---|---|
| ثمن | عصبہ | عصبہ | عصبہ |
| ۳ | ۷ | ۷ | ۷ |

مسئلہ ۸/۳۲

انور میـــــــــ

| بیوی | لڑکا | لڑکا | لڑکا | لڑکا |
|---|---|---|---|---|
| ثمن | عصبہ | عصبہ | عصبہ | مصالح علی المکان |
| ۴ | ۷ | ۷ | ۷ | ۷ |

اگر وارثین میں سے کوئی وارث اپنے کسی دوسرے وارث سے کوئی چیز لیکر ترکہ نہ لینے پر مصالحت کرلے تو اس صورت میں مصالحت کرنے والے وارث کا حصۂ ترکہ وارث مصالح منہ کو دیا جائے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

مسئلہ ۶

افشا بانو میـــــــــ

| شوہر | ماں | چچا |
|---|---|---|
| نصف | ثلث | عصبہ بنفسہ |
| ۳ | ۲ | ۱/ مصالح از مادر بر مکاں |

**وضاحت:** مذکورہ مثال میں چچا جو کہ وارث ہے اس نے اپنے وارثین میں سے ماں سے ایک مکان لیکر ترکہ نہ لینے پر مصالحت کرلی ہے، لہٰذا اب چچا کا حصہ ماں مصالحہ منہا کو دیا جائے گا، تو ماں کو تین حصے ملے دو حصے اصل مسئلہ سے ملے اور ایک چچا کا حصہ ملا ہے۔

**مذہبِ شوافع** رحمہم اللہ علیہم: خارج کے بیان میں شوافعؒ کا مسلک احنافؒ کے مسلک موافق ہے۔

## تمرین (۳۰)

(۱) تخارج کا مطلب بیان کیجئے (۲) کیا مصالح کو تکمیل تصحیح تک رکھنا ضروری ہے؟
(۳) مصالحت کے بعد ما بقیہ ترکے کن اصول کے مطابق تقسیم کئے جائیں گے
(۴) اگر کوئی وارث اپنے کسی دوسرے وارث کی کسی شئ پر مصالحت کرلے تو اسکا کیا حکم ہے؟
(۵) آخری مثال میں ماں کو تین حصے ملنے کی کیا وجہ ہے؟۔

## سبق (۳۱)

## رد کا بیان

مسائل رد عول کے بالکل برعکس ہے عول کے اندر سہام کی تنگی ہونے کی وجہ سے سہام میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور رد کے اندر اس کے برعکس سہام میں بجائے تنگی ہونے کے اضافہ ہوتا ہے، مستحق ورثاء کو ان کا سہام دینے کے بعد زائد بچا ہوا رہتا ہے اس کو کیا کرنا ہے اس لئے رد کا عنوان قائم کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں تین قسم کے اقوال ہیں جو ہمارے سامنے ہیں، اور دراصل ان تمام اقوال کا مدار حضرات صحابہ کرامؓ کے اختلاف پر ہے۔

(۱) حضرت زید بن ثابتؓ کے نزدیک بچا ہوا ترکہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا، اسی قول کو حضرت امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے اختیار کیا فرمایا ہے۔

(۲) حضرات خلفائے راشدین اور جمہور صحابہؓ کے نزدیک اضافہ شدہ ترکے کو بیت المال میں جمع نہیں کیا جائے گا، بلکہ انہیں موجودہ ورثاء کو ان کے حصوں کے حساب سے واپس کر دیا جائے گا اسی کا نام رد ہے، ان حضرات میں سے حضرت عثمانؓ کے علاوہ باقی تمام حضرات فرماتے ہیں کہ اصحاب فرائض میں زوجین پر رد نہیں ہوگا بلکہ زوجین کے علاوہ باقی ورثاء پر رد ہوگا۔

اگر زوجین کے علاوہ میت کا کوئی بھی وارث نہ ہو جیسے کہ ذوی الارحام، مولی الموالات، مقرلہٗ بالنسب علی الغیر، موصیٰ لہ بجمیع المال، بیت المال وغیرہ کوئی بھی نہ ہو یا بیت المال ہو لیکن اس میں جمع شدہ مال صحیح وشرعی مصرف میں خرچ نہ کیا جاتا ہو تو ان تمام صورتوں کے پیش نظر متاخرین علمائے احناف ؒ نے زوجین پر بھی رد کرنے کا فتویٰ دیا ہے (شامی زکریا/ ج ۱۰/ص ۴۹۰)۔

(۳) حضرت عثمان ؓ کے نزدیک زوجین کے علاوہ اگر ورثاء میں کوئی نہیں ہے تو زوجین ہی پر اضافہ شدہ ترکے کا رد کیا جائے گا، اور بعض مواقع ایسے آتے ہیں جن میں زوجین ہی پر رد کردینا پڑتا ہے۔

اب اس تفصیل کے بعد یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جمہور صحابہ ؓ کی رائے کے مطابق حضرات حنفیہ ؒ کا مسلک ہے، اور مسلکِ حنفیہ ؒ کے مطابق مسئلۂ رد کا دار و مدار چار اصولوں پر ہے، ان میں سے دو اصول ایسے ہیں جن میں زوجین نہیں ہوتے ہیں اور باقی دو اصول ایسے ہوتے ہیں جن میں زوجین بھی شامل ہوتے ہیں، اصطلاح میں زوجین کو " من لایرد علیھم " کہتے ہیں اور ان کے علاوہ کو "من یرد علیھم " کہتے ہیں۔

**پہلا اصول:** زوجین کے عدم موجودگی میں "من یرد علیھم "کل ایک جنس کے ہوں تو ان کے عدد رؤس کے اعتبار سے مسئلہ بنایا جائے گا، مثال کے طور پر ورثاء میں صرف دو لڑکے یا دو بہن یا دو دادی ہوں تو مسئلہ دو سے بنے گا، اسی طرح تین لڑکیاں ہوں تو مسئلہ تین سے بنے گا، اور چار ہوں تو چار سے بنایا جائے گا۔

سکندر — مسئلہ ۳

میـــــــــــــــــــــــــــت

| لڑکی | لڑکی | لڑکی |
|---|---|---|
| ۱ | ۱ | ۱ |

## تمرین (۳۱)

(۱) رد کا مطلب بیان کیجئے (۲) رد کس بیان کا برعکس ہے (۳) پہلے دو اقوال بیان کیجئے (۴) احناف کا مسلک کس قول کے موافق ہے (۵) پہلا اصول مع امثلہ بیان کیجئے۔

## سبق (۳۲)

**دوسرا اصول:** زوجین کے عدم موجودگی میں "من یرد علیھم" دو یا دو سے زیادہ اجناس میں سے ہوں تو ایسی صورت میں مسئلہ بنانے کا اصول بالکل الگ ہوگا، مثال کے طور پر مختلف اجناس میں سے صرف دو سدس پانے والے آجائیں تو مسئلہ چھ سے بنے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عرفان — مسئلہ ۲

میــــــــــــــــــــــــ

| دادی | اخیافی بہن |
|---|---|
| سدس | سدس |
| ۱ | ۱ |

اور ثلث اور سدس پانے والے آجائیں تو مسئلہ تین سے بنے گا جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

عمران — مسئلہ ۳

میــــــــــــــــــــــــ

| ۲/اخیافی بھائی | ماں |
|---|---|
| ثلث | سدس |
| ۲ | ۱ |

اور نصف اور سدس پانے والے آجائیں تو مسئلہ چار سے بنے گا۔

مسئلہ ۴

رضوان

میـــــــــــــــــــــــــــــــ

| لڑکی | پوتی |
| --- | --- |
| نصف | سدس |
| ۳ | ۱ |

اور ثلثان اور سدس پانے والے آجائیں یا نصف اور دوسدس پانے والے آجائیں یا نصف اور ثلث پانے والے آجائیں تو مسئلہ پانچ سے بنے گا، تو معلوم ہوا کہ رد کے دوسرے اصول کا دارومدار دوسرے قاعدہ پر ہے جو ان چاروں شکلوں میں سے کسی نہ کسی شکل کے ساتھ گھومتا رہے گا ان چاروں شکلوں کے علاوہ کوئی اور شکل نہیں ہے۔

مسئلہ ۵

عارفہ

میـــــــــــــــــــــــــــــــ

| ۲/لڑکی | ماں |
| --- | --- |
| ثلثان | سدس |
| ۴ | ۱ |

مسئلہ ۵

بلقیس بانو

میـــــــــــــــــــــــــــــــ

| لڑکی | پوتی | ماں |
| --- | --- | --- |
| نصف | سدس | سدس |
| ۳ | ۱ | ۱ |

مسئلہ ۵

تبسم بانو

میــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

| بہن | ماں |
|---|---|
| نصف | ثلث |
| ۳ | ۲ |

**تیسرا اصول:** ''من یرد علیھم'' کے ساتھ ''من لایرد علیھم'' بھی ہوں مگر ''من یرد علیھم'' صرف ایک ہی جنس کے ہوں تو مسئلہ کی تین شکلیں ہیں۔

(۱) ''من لایرد علیھم ''کو اولاً اقل مخرج سے حصہ دے کرا الگ کر دیا جائے گا، اور مابقیہ ''من یرد علیھم'' میں برابر تقسیم ہو جائے تو مزید حساب وکتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر وارثین میں شوہر اور تین لڑکیاں ہیں تو مسئلہ چار سے بنا کر شوہر کو ایک دیا جائے گا اور باقی بچا تین تو یہ تین کو تین لڑکیوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

مسئلہ ۴

زیتون بی

میــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

| شوہر | ۳/لڑکیاں |
|---|---|
| ربع | نصف |
| ۱ | ۳ |

(۲) ''من لایرد علیھم''کو اقل مخرج سے حصہ دینے کے بعد مابقیہ ''من یرد علیھم'' پر برابر تقسیم نہ ہوتا ہو اور سہام اور عدد رؤوس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو ایسی صورت میں ''من یرد علیھم'' کے عدد رؤوس کے وفق سے ''من لایرد علیھم'' کے مخرج میں ضرب دیں گے اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی۔

مثال کے طور پر وارثین میں شوہر اور چھ لڑکیاں ہوں تو مسئلہ چار سے بنے گا، شوہر کو ایک دیا، مابقیہ تین چھ لڑکیوں میں برابر تقسیم نہیں ہوسکتا تو چھ کے وفق دو سے ''من لا یرد علیھم'' کے مخرج چار میں ضرب دیا تو حاصل ضرب آٹھ نکلا، پھر آٹھ میں سے دو حصے شوہر کو اور مابقیہ چھ لڑکیوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا فی کس ایک ایک ملا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

رابعہ — مسئلہ ۴/۲۰ — مابقیہ ۳ — عدد مضروب ۲

میـــــــــــــــــ

| شوہر | ۶/لڑکیاں |
|---|---|
| ربع | نصف |
| ۱ | ۳ |
| ۲ | ۶ |

(۳) ''من لا یرد علیھم'' کو اقل مخرج سے حصہ دینے کے بعد مابقیہ ''من یرد علیھم'' پر برابر تقسیم نہ ہوتا ہو، اور اس کے عدد رؤس اور سہام کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو ''من یرد علیھم'' کے کُل عدد رؤس کو ''من لا یرد علیھم'' کے کُل مخرج میں ضرب دیں گے اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، مثال کے طور پر وارثین میں شوہر اور پانچ لڑکیاں ہو تو مسئلہ چار سے بنے گا شوہر کو ایک اور باقی بچا تین، تین اور پانچ میں تباین کی نسبت ہے تو پانچ کو چار میں ضرب دیا تو بیس ہو گئے، شوہر کو پانچ، اور پانچ لڑکیوں کو پندرہ فی کس تین تین ملا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

شبنم

| مسئلہ $\frac{۲۰}{۴}$ | مابقیہ ۳ | عدد مضروب ۵ |
|---|---|---|
| میـــــــــــ | | |
| شوہر | ۵/لڑکیاں | |
| ربع | نصف | |
| ۱ | ۳ | |
| ۵ | ۱۵ | |

# تمرین (۳۲)

(۱) رد کے بیان میں زوجین کا کیا نام ہے؟ (۲) رد کا دوسرا اصول کیا ہے؟ (۳) نصف اور سدس کی صورت میں مسئلہ کتنے سے بنے گا؟ (۴) رد کا تیسرا اصول بیان کیجئے۔ (۵) تیسرے اصول کی شکل ثانی بیان کیجئے۔

# سبق (۳۳)

**چوتھا اصول** : 'من لایرد علیھم'' کے ساتھ ''من یرد علیھم'' بھی ہوں اور ''من یرد علیھم'' دو یا دو سے زیادہ اجناس میں سے ہوں تو مسئلہ کی دو شکلیں ہیں۔

(۱) ''من لایرد علیھم'' کو اقل مخرج سے حصہ دینے کے بعد مابقیہ مسئلہ رد کے دوسرے قاعدے سے ''من یرد علیھم'' پر برابر تقسیم ہوجاتا ہو تو ایسی صورت میں مسئلہ رد کی تکمیل تک کیلئے مسئلہ آسان ہے مزید حساب وکتاب کی ضرورت نہیں ہے، ہاں البتہ اس کے بعد دوسرا مسئلہ تصحیح کا آتا ہے وہ تو تصحیح کے اصول کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اور وہ بعد میں کریں گے۔

مثال کے طور پر وارثین میں بیوی اور چار دادیاں اور چھ اخیافی بہنیں ہیں تو بیوی کا اقل مخرج چار سے مسئلہ بنانے کے بعد بیوی کو ایک دیا باقی تین بچا، پھر اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ ''من یرد علیھم'' اس مسئلہ میں متعدد ہیں چھ اخیافی بہنیں ہیں تو ایسی صورت میں رد کا دوسرا قاعدہ جاری ہوگا اور دوسرے قاعدہ میں چار شکلیں ہیں رد کے دوسرے قاعدہ کی دوسری شکل میں ثلث اور سدس پانے والے آجائیں تو مسئلہ تین سے بنے گا، لہٰذا مسئلہ تین سے بنتا تھا اتفاق سے ''من لا یرد علیھم'' کو حصہ دینے کے بعد مابقیہ بھی تین ہے، لہٰذا دادیوں کو سدس کی وجہ سے ایک دیدیا اور اخیافی بہنوں کو ثلث کی وجہ سے دو دیدیا تو مسئلہ رد پورا ہو گیا۔

اب تصحیح کا نمبر آیا چار اور چھ میں توافق کی نسبت ہے تو چار کے وفق دو کو چھ میں ضرب دیا تو بارہ ہو گئے اور بارہ کو چار میں ضرب دیا تو اڑتالیس ہو گئے، بیوی کو بارہ اور چار دادیوں کو بارہ دیا تو ہر دادی کو فی کس تین ملے گا، اور اخیافی بہنوں کو چوبیس فی کس چار چار ملے گا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

اقبال    مسئلہ ۴ / ۴۸    مابقیہ ۳    رد ۳

میـــــــ

| بیوی | ۴/دادیاں | ۶/اخیافی بہنیں |
|---|---|---|
| ربع | سدس | ثلث |
| ۱ | ۱ | ۲ |
| ۱۲ | ۱۲ | ۲۴ |

(۲) ''من لایرد علیھم'' کو اقل مخرج سے حصہ دینے کے بعد مابقیہ رد کے دوسرے نمبر قاعدہ کے مطابق ''من یرد علیھم'' پر برابر تقسیم نہیں ہوتا ہو تو ایسی صورت میں ''من یرد علیھم'' کا مسئلہ دوسرے نمبر قاعدہ کے مطابق الگ سے بنے گا اور ''من یرد علیھم'' کے مخرج کو ''من لایرد علیھم'' کے مخرج میں ضرب دیں گے پھر ''من یرد علیھم'' کے مخرج سے ''من لایرد علیھم'' کے سہام میں ضرب دیں گے اور مابقیہ کو ''من یرد علیھم'' کے سہام میں ضرب دیں گے اس سے مسئلۂ رد پورا ہو جائے گا پھر تصحیح کا نمبر آئے گا۔

مثال کے طور پر وارثین میں چار بیویاں، نو لڑکیاں، اور چھ دادیاں ہیں تو بیویوں کو اقل مخرج آٹھ سے مسئلہ بنا کر ایک دیا تو مابقیہ سات ہے اور سات سے ''من یرد علیھم'' کا مسئلہ نہیں بنتا اسلئے کہ ''من یرد علیھم'' میں ثلثان اور سدس پانے والے جمع ہو گئے ہیں، ایسی صورت میں مسئلہ پانچ سے بنے گا، لہٰذا جب مسئلہ پانچ سے بنایا تو لڑکیوں کو چار دے دیا اور باقی ایک بچا وہ دادیوں کو دے دیا پھر ''من یرد علیھم'' کے مخرج پانچ کے ذریعہ سے ''من لایرد علیھم'' کے مخرج آٹھ میں ضرب دیا تو چالیس ہو گئے پھر اسی پانچ کے ذریعہ بیوی کے سہام ایک میں ضرب دیا تو حاصل ضرب پانچ آیا پھر مابقیہ سات سے لڑکیوں کے سہام چار میں ضرب دیا تو حاصل ضرب اٹھائیس ہو گئے اور دادیوں کے سہام ایک میں ضرب دیا تو سات ہو گئے یہاں تک مسئلۂ رد کی تکمیل ہو گئی۔

اب مسئلہ کی تصحیح کی جائے گی چار بیویاں، نو لڑکیاں، چھ دادیاں ہیں تو چھ کا وفق دو کو نو میں ضرب دیا تو اٹھارہ ہو گئے، پھر اٹھارہ اور چار میں توافق بالنصف ہے چار کا وفق دو کو اٹھارہ میں ضرب دیا تو چھتیس ہو گئے اور چھتیس سے چالیس میں ضرب دیا تو ۱۴۴۰/ ہو گئے پھر اسی عدد مضروب چھتیس کو بیوی کے سہام پانچ میں ضرب دیا تو ۱۸۰/ ہو گئے فی کس ۴۵/ اور لڑکیوں کے سہام اٹھائیس میں ضرب دیا تو ۱۰۰۸/ ملے فی کس ۱۱۲/ اور دادیوں کے سہام سات میں ضرب دیا تو ۲۵۲/ ہو گئے فی کس ۴۲/ ملے جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| مہدی حسن | مسئلہ ۸ ‏/ ۴۰ ‏/ ۱۴۴۰ | مابقیہ ۷ | مسئلہ ۶ رد ۵ |

میت

| ۴/ بیوی | ۹/ لڑکیاں | ۶/ دادیاں |
|---|---|---|
| ثمن | ثلثان | سدس |
| ۱ | ۴ | ۱ |
| ۵ | ۲۸ | ۷ |
| ۱۸۰ | ۱۰۰۸ | ۲۵۲ |
| فی کس/ ۴۵ | فی کس/ ۱۱۲ | فی کس/ ۴۲ |

**مذہبِ شوافع** رحمۃ اللہ علیہم: رد کے بیان میں حضرات شوافع کے یہاں اصول یہ ہے کہ ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد جو ترکہ بچ گیا اس کو اسلامی بیت المال میں جمع کیا جائے گا اور بیت المال نہ ہونے کی صورت میں ورثاء پر رد کیا جائے گا۔

## تمرین (۳۳)

(۱) چوتھے اصول کی کتنی شکلیں ہیں؟ (۲) پہلی شکل بیان کیجئے (۳) بیوی کا اقل مخرج کتنا ہے؟ (۴) دوسری شکل مع امثلہ بیان کیجئے (۵) کیا زوجین پر رد ممکن ہے؟ ائمہ کا اختلاف بیان کیجئے۔

## سبق (۳۴)

# مقاسمۃ الجد کا بیان

قاسم یقاسم مقاسمۃ باب مفاعلۃ سے ہے، اور قسمت سے مشتق ہے اس کا معنٰی یہ ہے کہ آپس میں مل کر تقسیم کرنا، فن میراث کی اصطلاح میں حقیقی یا علاتی بھائی بہنوں کے ساتھ دادا کو ایک بھائی کے درجہ میں قرار دے کر میراث تقسیم کرنے کو مقاسمہ کہتے ہیں۔

اس باب کو منعقد کرنے کی غرض یہ ہے کہ ائمہ حضراتؒ کے اختلاف کو بیان کیا جائے اس لئے کہ قرآن وحدیث میں دادا اگر بھائی بہن کے ساتھ جمع ہوجائے تو اس کا حصہ کیا ہوگا اس کیلئے کوئی نص نہیں ہے، جس کی وجہ سے اس مسئلہ کا دارومدار ائمۂ مجتہدین کے اجتہاد پر رکھا گیا ہے، جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے بعض احکام میں دادا باپ کے مشابہ اور بعض احکام میں بھائی بہنوں کے مشابہ ہیں جس کی وجہ سے دادا پر الگ الگ حکم لگایا جاتا ہے۔

دادا چھ احکام میں باپ کے مشابہ ہے۔

(۱) باپ کی طرح دادا کو بھی ولایت اجبار حاصل ہے یعنی جس طرح باپ کا کرایا ہوا نکاح بلوغت کے بعد فسخ نہیں ہوسکتا ہے، اسی طرح دادا کے کرائے ہوئے نکاح کا حکم ہے (۲) پوتے کے قتل کیوجہ سے دادا سے قصاص نہیں لیا جائے گا، جیسا کہ باپ سے اس کے بیٹے کے قتل کا قصاص نہیں لیا جاتا ہے (۳) دادا کے حق میں پوتے کی اور پوتے کے حق میں دادا کی شہادت کا قبول نہ ہونا (۴) پوتے کیلئے دادا کو اور دادا کے لئے پوتے کو زکوٰۃ دینے کی ممانعت وعدم جواز (۵) پوتے کی بیوی دادا کے لئے اور دادا کی بیوی پوتے کے لئے حرام ہونا (٦) دادا کی وجہ سے اولاد (اخیافی بہن بھائی) محروم ہوں گے جیسے کہ باپ کی موجودگی میں محروم ہوتے ہیں۔

چار احکام میں دادا بھائی کے مشابہ ہیں۔

(۱) غریب دادا پر نابالغ پوتے کا نفقہ فرض نہیں ہے اسی طرح غریب بھائی پر اپنے بھائی کا نفقہ فرض نہیں ہے (۲) نابالغ پوتے کی طرف سے دادا پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے ایسے ہی غریب بھائی کا اپنے بھائی پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے (۳) دادا کے اسلام لانے سے نابالغ پوتے کا اسلام لانا ثابت نہیں ہوتا ایسے ہی مالدار بھائی کے اسلام لانے سے غریب بھائی کا اسلام لانا ثابت نہیں ہوگا۔

(۴) غریب نابالغ یتیم بچہ کا نفقہ تین حصوں میں منقسم ہوکراس کی ماں پر ایک حصہ اور دادا پر دو حصے واجب ہوں گے، اسی طرح اگر بھائی ماں کے ساتھ موجود ہوتو غریب یتیم کا نفقہ تین حصے میں منقسم ہوکر ماں پر ایک حصہ اور بھائی پر دو حصے واجب ہوں گے۔

اسی مشابہت کے تعارض کی وجہ سے کبار صحابہ کرامؓ وائمہ مجتہدینؒ کی مختلف آراء ہوگئیں اور یہ آراء تین قسم پر ہیں۔

## پہلی رائے:

دادا کے ساتھ بھائی بہنوں کو کچھ بھی نہیں ملے گا یہ قول (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۲) حضرت عثمانؓ بن عفان (۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (۴) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۵) حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ (۶) حضرت عائشہؓ (۷) حضرت ابوہریرہؓ (۸) حضرت معاذ بن جبلؓ (۹) حضرت ابی بن کعبؓ (۱۰) حضرت ابوسعید خدریؓ (۱۱) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) (۱۲) حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ (۱۳) حضرت قاضی شریحؒ (۱۴) حضرت عطاءؒ (۱۵) حضرت عروہؒ (۱۶) حضرت عمر بن عبد العزیزؒ (۱۷) حضرت حسن بصریؒ (۱۸) حضرت محمد بن سیرینؒ کا ہے۔

## دوسری رائے:

دادا کے ساتھ بھائی بہنوں کو بھی حصہ ملے گا یہ قول (۱) حضرت زید بن ثابتؓ (۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (۳) حضرت علی بن ابی طالبؓ (۴) حضرت امام مالکؒ (۵) حضرت امام شافعیؒ (۶) حضرت احمد بن حنبلؒ (۷) حضرت امام ابویوسفؒ (۸) حضرت امام محمدؒ (۹) صاحبِ سراجی محمد بن عبدالرشیدؒ کا ہے۔

**تیسری رائے :** بعض حضرات نے توقف سے کام لیا ہے اور فتویٰ دینے سے رک گئے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے توقف کا قول بھی مروی ہے جیسے کہ بعض مسائل میں آپ کا توقف ثابت ہے (۱) مسئلۂ دہر (۲) مسئلۂ اطفال المشرکین (۳) مسئلۂ وقت الختانان وغیرہ میں، نیز حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ میراث میں تم لوگ مجھ سے سب معلومات حاصل کرو مگر مسئلۂ جد کے متعلق مت پوچھو، علامہ شامیؒ نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کی جماعت کو راجح قرار دیا ہے اس لئے کہ یہ مسلک اٹھارہ کبار ائمۂ مجتہدینؒ وصحابہؓ سے مروی ہے، بس خلاصۂ بحث یہ ہے کہ مقاسمۃ الجد کے مسائل حنفی مسلک کے لوگوں کے لئے صرف علمی اور معلوماتی ہیں عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

**نوٹ:** اساتذۂ حنفی اس سبق کو ابتداء سے یہاں تک طلباء کو پڑھائیں۔

## تمرین (۳۴)

(۱) مقاسمہ کا لغوی معنیٰ بیان کیجئے (۲) اصطلاحی تعریف بیان کیجئے (۳) دادا کون سے چھ احکام میں باپ کے مشابہ ہے؟ (۴) کیا چار احکام میں دادا بھائی کے مشابہ ہے؟ (۵) تیسری رائے بیان کیجئے۔

## سبق (۳۵)

**مذہبِ شوافع** رحمۃ اللہ علیہم: یہاں سے بقیہ تفصیلات شوافعؒ کے مذہب کے مطابق ہیں۔
مقاسمۃ الجد کے مسائل کا مدار دو اصولوں پر ہے۔

**پہلا اصول :** بھائی بہن اور دادا کے ساتھ اصحاب الفرائض میں سے کوئی نہ ہو تو ایسی صورت میں دادا کو ایک بھائی کے درجہ میں قرار دے کر مسئلہ بنایا جائے گا، علاتی بھائی بہنوں کو بھی حقیقی بھائی بہنوں کے لائن میں کھڑا کر دیا جائے گا، مخرج میں گنجائش ہو تو ان کو بھی حصہ مل جائے گا، اور اگر گنجائش نہ ہو تو ان کو حصہ نہیں ملے گا لائن میں برابر شریک رہیں گے۔

مثال کے طور پر وارثین میں دادا، اورایک حقیقی بہن، اور دوعلاتی بہن ہوں تو ایسی صورت میں علاتی بہنوں کوبھی کچھ حصہ مل جائے گا، مسئلہ پانچ سے بنے گا دادا کو دو، اور حقیقی بہن کو پانچ کا نصف ڈھائی ملے گا باقی آدھا بچا وہ علاتی بہنوں کو ملے گا، اورآدھا حصہ دو میں برابر تقسیم نہیں ہوسکتا تو نصف کا مخرج دوکو پانچ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب دس ہوا اس سے دادا کو چار ملے، اور حقیقی بہن کو پانچ ملے، اور علاتی بہنوں کو ایک ملا، پھر ایک دو میں برابر تقسیم نہیں ہوسکتا ہے اس لئے دو کے ذریعہ سے دس میں ضرب دیا تو حاصل ضرب بیس ہوا دادا کو آٹھ ملا، حقیقی بہن کو دس ملا، اور علاتی بہن کو دو ملا، اب مسئلہ کی تصحیح بیس سے ہوئی جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

خالد مسئلہ ۵ / ۱۰ / ۲۰ — عدد مضروب ۲

میـــ

| دادا | حقیقی بہن | ۲/علاتی بہن |
| --- | --- | --- |
| ۲ | ڈھائی حصہ | آدھا حصہ |
| ۴ | ۲ | ۲ |
| ۸ | ۵ | ۱ |
| | ۱۰ | ۲فی کس/۱ |

اوراس مسئلہ میں اگر علاتی بہن ایک ہوتی تو مسئلہ چار سے بنتا ہے دادا کو دو ملتے اور حقیقی بہن کو نصف یعنی اس کو بھی دو ملتا اور علاتی بہن کو کچھ نہ ملتا۔

**دوسرا اصول :** دادا اور بھائی بہنوں کے ساتھ اصحاب الفرائض میں سے بھی کوئی ہوتو ایسی صورت میں مسئلہ کی تین شکلیں ہوں گی۔

(۱) مقاسمت کی شکل (۲) اصحاب الفرائض کو حصہ دینے کے بعد مابقیہ کے ثلث کی شکل (۳) سدس الکل کی شکل۔

ان تینوں شکلوں میں سے جس شکل میں دادا کا فائدہ زیادہ ہو وہی شکل اختیار کرنا لازم ہے، لہٰذا بعض شکل میں مقاسمت افضل ہے تو یہی شکل اختیار کریں گے، اور بعض میں ثلث مابقیہ افضل ہے تو یہی شکل اختیار کریں گے، اور بعض شکل میں سدس الکل افضل ہے تو یہی شکل اختیار کریں گے، لہٰذا افضلیت کی تینوں شکلیں ترتیب سے بیان کی جارہی ہے۔

## (۱) مقاسمت کی افضلیت

وارثین میں شوہر، دادا اور ایک بھائی ہو تو دادا کے لئے مقاسمت افضل ہے لہٰذا کل مال دو حصہ میں تقسیم ہو کر ایک شوہر کو، اور ایک دادا اور بھائی کے درمیان تقسیم ہوگا، کسر واقع ہونے کی وجہ سے دو کو دو میں ضرب دیا تو چار ہو گیا تو شوہر کو دو، دادا کو ایک، اور بھائی کو ایک ملا، جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

مسئلہ $\frac{۴}{۲}$

فیروزہ

میـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــت

| شوہر | دادا | بھائی |
|---|---|---|
| ۲ | ۱ | ۱ |

## (۲) ثلث مابقیہ کی افضلیت

مثال کے طور پر وارثین میں دادی، دادا، دو بھائی اور ایک بہن ہیں تو مسئلہ چھ سے بنے گا دادی کو ایک دیا باقی بچا پانچ اور پانچ کا ثلث نہیں ہوگا، لہٰذا ثلث کے ہم معنیٰ عدد تین سے چھ میں ضرب دیا تو اٹھارہ ہو گئے، تو دادی کو تین ملا، اور دادا کو مابقیہ کا ثلث پانچ ملا اور دونوں بھائی کو چار چار ملا اور بہن کو دو ملا جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

قاسم　مسئلہ $\frac{18}{6}$　عدد مضروب ۳

میـ

| دادی | دادا بھائی | | بھائی | بہن |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۵ | ۴ | ۴ | ۲ |
| ۳ | | | | |

## (۳) سدس الکل کی افضلیت

مثال کے طور پر ورثاء میں دادی، ایک لڑکی، دادا اور دو بھائی ہوں تو اس صورت میں مسئلہ چھ سے بنے گا دادی کو ایک، لڑکی کو تین، دادا کو ایک، اور دونوں بھائیوں کو ایک دیا، ایک دو بھائیوں میں برابر تقسیم نہیں ہوسکتا، لہٰذا دو سے چھ میں ضرب دیا تو بارہ ہوئے تو دادی کو دو ملے، لڑکی کو چھ ملے، دادا کو دو، اور بھائیوں کو ایک ایک ملا جیسا کہ حسبِ ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

ہاشم　مسئلہ $\frac{12}{6}$

میـ

| دادی | لڑکی | دادا | بھائی | بھائی |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۳ | ۱ | (۲) | |
| ۲ | | ۲ | ۱ | ۱ |

## (۴) مزید ایک شکل

کسی عورت کا انتقال ہوجائے اور ورثاء میں شوہر، ماں، ایک لڑکی، دادا اور ایک حقیقی بہن ہو تو مسئلہ بارہ سے بنے گا، شوہر کو دیا تین، ماں کو دیا دو، لڑکی کو دیا چھ، دادا کو دیا دو، مسئلہ کا عول تیرہ سے ہوگا بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

سائرہ بانو    عول ۱۳ / مسئلہ ۱۲

میـــــــــــ

| شوہر | ماں | لڑکی | دادا | حقیقی بہن |
|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۲ | ٦ | ۲ | محروم |

# تمرین (۳۵)

(۱) احناف ؒ کے لئے مقاسمہ کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ (۲) مقاسمۃ الجد کے مسائل کا دارو مدار کتنے اصولوں پر ہے؟ (۳) پہلے اصول کو مثال سے واضح کیجئے۔ (۴) مقاسمۃ کی افضلیت کی کتنی شکلیں ہیں؟ (۵) کن شکلوں میں مسئلۂ مقاسمہ بنانا بہتر ہوگا؟

# سبق (۳٦)

# مسئلۂ اکدریہ

یہاں سے مسئلہ اکدریہ بیان کیا جارہا ہے اس کو مسئلہ اکدریہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کی وجہ سے حضرت زید ؓ کا اصول مکدر ہو جاتا ہے یا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ قبیلہ بنو اکدر کی ایک عورت کا مسئلہ تھا، اس سے بھی حضرت زید بن ثابت ؓ کا اصول ٹوٹ جاتا ہے اور حضرت زید بن ثابت ؓ حقیقی یا علاتی بہنوں کو دادا کے ساتھ اصحاب الفرائض میں تسلیم نہیں کرتے لیکن مسئلہ اکدریہ میں ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

مثال کے طور پر وارثین میں شوہر، ماں، دادا، اور ایک بہن ہیں تو مسئلہ چھ سے بنے گا، شوہر کو چھ کا نصف تین دے دیا، ماں کو اس کا ثلث دو دے دیا، اور دادا کو اس کا سدس ایک دے دیا، اور بہن کو نصفِ کل یعنی تین دے دیا تو مسئلہ چھ سے بنے گا، اور اس کا عول نو سے ہوگا، پھر دادا نے بہن سے کہا تو میری بہن ہے اور مجھے تجھ سے زیادہ ملنا چاہئے ہم دونوں مل کر اکٹھا ہو جاتے ہیں۔

اب پھر دادا کہتا ہے کہ مجھ کو تجھ سے دوگنا ملے گا، اس لئے کہ میں تیرا بھائی ہوں اور چار کا ثلث نہیں ہوتا اسلئے ثلث کا مخرج تین کو نو میں ضرب دیا تو ستائس ہو گئے، شوہر کو نو ملا، اور ماں کو چھ، اور دادا اور بہن کو بارہ ملے، جس میں سے دادا کے حصے میں آٹھ آئے، اور بہن کے حصے میں چار آئے جیسے کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔

مسئلہ ٦ عول ٩ / ٢٧ — عدد مضروب ٣

اصغری بانو — میت

| شوہر | ماں | دادا | | بہن |
|---|---|---|---|---|
| ٣ | ٢ | ١ | (٤) | ٣ |
| ٩ | ٦ | ٨ | (١٢) | ٤ |
| ٩ | ٦ | | | |

# تمرین (٣٦)

صرف مسئلۂ اکدریہ کی وجہ تسمیہ بیان کیجئے۔

# سبق (٣٧)

# مُناسخہ کا بیان

## مُناسخہ کی چند ضروری اصطلاحات

(١) **مورث اعلیٰ:** مناسخہ میں سب سے پہلے مرنے والا شخص مورث اعلیٰ کہلاتا ہے مورث اعلیٰ کے انتقال کے بعد اس کے وارثین میں سے جو بھی انتقال کر جائے گا تو اس کو میت کی لمبی لکیر بنا کر لکیر کے نیچے میت کے ورثاء کو لکھا جائے گا، اور اس لکیر کے دائیں جانب اس میت کا نام بھی لکھا جائے گا۔

(۲) **مافی الید:** (اس کا مختصر میم اور بغیر نقطہ کی فاء ہے) میت کے ان حصوں کو کہتے ہیں جو مورث اعلیٰ کے ترکے میں سے اس میت کو ملا ہے، ان حصوں کو میت کی لکیر کے بائیں جانب لکھ کر اس پر اس کا حصہ لکھا جائے گا، اور مسئلۂ توافق کی صورت میں وفق بھی اس نشان کے اوپر لکھا جائے گا، جیسے کہ توافق بالثلث ہے اور میت ثانی کا حصہ نو ہے تو اس کو اس طرح لکھا جائے گا۔ وفق ۳

مف ۹

(۳) **قبر نما نشان: U** مورث اعلیٰ کے علاوہ جس میت کا حصہ یعنی مافی الید نقل کیا جائے تو نقل کرنے کے بعد اس میت کے نام اور اس کے حصوں کو قبر نما نشان کے ذریعہ گھیر دیا جائے گا، اور اس قبر نما نشان کو علامت قبر کہتے ہیں۔

(۴) **المبلغ:** مناسخہ کے آخری حاصل ضرب سب سے پہلے والے مسئلہ کے اوپر آخری تصحیح ہوتی ہے، اس کو مبلغ کہتے ہیں، پھر اسی المبلغ کو الاحیاء کے ساتھ اس طرح لکھا جاتا ہے۔ المبلغ

الاحیـــــــــــــــــــــــــــاء

(۵) **الاحیاء:**

مورث اعلیٰ سے آخر تک جتنے مورث کا انتقال ہوا ہے ان کے وہ وارثین جو حیات ہیں ان تمام کو سب سے آخر میں الاحیاء کی لمبی لکیر کھینچ کر بالترتیب ہر وارث کو جتنے جتنے حصے ملے ہیں ان تمام کو جمع کر کے ان کے نام کے نیچے لکھے جائیں گے، نیز تمام مورث کے ترکے بھی اس الاحیاء کی فہرست میں آنے والے ورثاء کے درمیان شرعی قواعد کی روشنی میں تقسیم کیا جائے گا۔

# مُناسخہ کی چند ضروری گزارش

(۱) مسئلہ مناسخہ میں تمام افراد وارث و مورث (زندہ و مردہ) کے نام اور ان کی میت کے ساتھ رشتہ داری کس قسم کی ہے لکھنا ضروری ہے (۲) ہر دوسری میت کے ورثاء کا نام اور ان کی رشتہ داری لکھتے وقت اوپر کے ورثاء کو ایک نظر احتیاطاً دیکھ لینا چاہئے، اسلئے کہ بسا اوقات ایک ہی وارث کو متعدد قرابت ہونے کے سبب متعدد جگہوں سے ترکے ملنے کی امید رہتی ہے۔

(۳) ہر بطن کی تصحیح اور مافی الید میں کونسی نسبت ہے میت کے ورثاء کی لکیر کے اوپر درمیان میں واضح کر دینا چاہئے (۴) اگر میت کو متعدد جگہوں سے حصہ ملے ہو تو اس میت کا مافی الید لکھتے وقت اس کے تمام حصوں کو جوڑ کر لکھا جائے گا نیز الاحیاء کی فہرست میں ہر وارث کے مختلف بطنوں کے مختلف حصوں کو جوڑ کر اس کے نام کے نیچے لکھا جائے گا۔

**نوٹ:** یہ تمام باتیں مسئلہ مناسخہ بناتے وقت ہمیشہ ذہن میں مستحضر ہونا ضروری ہے تاکہ مسئلہ میں کسی قسم کی غلطی نہ ہو۔

# مُناسخہ کی وضاحت

مناسخہ کے معنیٰ منسوخ کرنا، اور فرائض کی اصطلاح میں مناسخہ کے معنیٰ یہ ہیں کہ میت کے انتقال کے بعد فوری طور پر اس کا ترکے تقسیم نہ کیا جائے اور تقسیم ترکہ سے پہلے کسی وارث کا انتقال ہو جائے تو ایسی صورت میں مسئلہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مورث اعلیٰ کی موت کے وقت جو وارثین زندہ تھے ان سب کو حصہ دے دیا جائے اور مسئلہ بنانے کا جو اصول ہے اس کا لحاظ رکھا جائے اس کے بعد میت ثانی کو گھیر دیا جائے اور نیچے میت ثانی کی لکیر کھینچ کر اس کے بائیں جانب ترکے کی جگہ پر اس کا مافی الید لکھا جائے۔

پھر میت ثانی کا مسئلہ اصول کے مطابق بنایا جائے اور میت ثانی کے مخرج میں سے اس کے وارثین کو حصہ دیا جائے، پھر اس کے بعد میت ثانی کا مخرج اور اس کے مافی الید کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اور نسبت کی چاروں قسموں میں سے کوئی ایک قسم ضرور ہوگی اور اگر نسبت تماثل ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر نسبت تداخل کی ہو تو اس کی دو شکلیں ہیں (۱) میت کے مخرج کا تداخل مافی الید میں ہو جائے تو ایسی صورت میں صرف ضرب دینا ہے کہ مافی الید کے وفق سے میت کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیں گے (۲) مافی الید کا تداخل اس کے مخرج میں ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں مخرج کے وفق سے میت کے اوپر کے تمام زندہ ورثاء کے سہام میں ضرب دیں گے اور مورث اعلیٰ کے مخرج میں بھی ضرب دیں گے۔

اور اگر توافق کی نسبت ہو تو مافی الید کے وفق کو میت کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے گا اور میت کے مخرج کے وفق کو مورث اعلیٰ کے مخرج میں ضرب دیا جائے گا، اور اوپر کے تمام زندہ ورثاء کے سہام میں بھی ضرب دیا جائے گا۔

اور اگر تباین کی نسبت ہو تو کُل مافی الید سے میت کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے گا اور میت کے کُل مخرج کو مورث اعلیٰ کے مخرج میں ضرب دیا جائے گا، اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا، چاہے تیسرے وارث کا انتقال ہو جائے یا چوتھے کا انتقال ہو جائے یا پانچویں وارث کا انتقال ہو جائے یہی شکل اختیار کی جائے گی جو اوپر مذکور ہے۔

## تمرین (۳۷)

(۱) المبلغ کسے کہتے ہیں؟ (۲) مورث اعلیٰ کسے کہتے ہیں؟ (۳) مورث اعلیٰ اور دیگر مورثین کے نام کہاں لکھے جائیں گے؟ (۴) مافی الید کس کو کہتے ہیں؟ (۵) الاحیاء کی وضاحت فرمائیں۔

# سبق (۳۸)

# مُناسخہ کی مثال

(۱) مثال کے طور پر رحیمہ کا انتقال ہو گیا اس کے وارثین میں شوہر عبداللہ، لڑکی نفیسہ اور ماں سعیدہ ہے، ہم نے غور کیا تو معلوم یہ ہوا کہ مسئلہ ردیہ ہے تو مسئلہ چار سے بنایا شوہر کو ایک دیا، اور ''من یرد علیھم'' میں نصف اور سدس پانے والے ہیں، لہٰذا مسئلہ چار سے بنا کر تین لڑکی کو اور ایک ماں کو دیا پھر ''من یرد علیھم'' کے مخرج چار کو ''من لا یرد علیھم'' کے مخرج چار میں ضرب دیا تو سولہ ہو گئے، پھر اسی چار کے ذریعہ ''من لا یرد علیھم'' کے سہام میں ضرب دیا تو اس کو چار مل گئے، پھر مابقیہ تین کے ذریعہ ''من لا یرد علیھم'' کے سہام میں ضرب دیا تو لڑکی کو نو، اور ماں کو تین ملا یہاں تک میت اول کے ورثاء کے درمیان تصحیح ہو گئی۔

(۲) پھر شوہر عبداللہ کا انتقال ہوا اس کا مافی الید چار ہے اس کے ورثاء میں ایک بیوی حلیمہ، باپ عمرو اور ماں رشیدہ ہے، مسئلہ چار سے بنا بیوی کو ایک دیا، ماں کو مابقیہ کا ثلث ایک دیا، اور باپ کو دو دیا، پھر ہم نے میت ثانی کے مخرج چار اور اس کے مافی الید چار کے درمیان نسبت دیکھی تو تماثل کی نسبت ہے لہٰذا کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳) پھر لڑکی نفیسہ کا انتقال ہوا اس کا مافی الید نو ہے اور ورثاء میں دادی سعیدہ اور دو لڑکے خالد اور راشد اور ایک لڑکی راشدہ ہے، مسئلہ چھ سے بنا پھر دادی کو ایک دیا، اور دو لڑکے کو دو دو دیا، اور لڑکی کو ایک دیا، لڑکی نفیسہ کا مافی الید نو اور اس کے مخرج میں نسبت دیکھی تو توافق بالثلث ہے تو چھ کا وفق دو سے اوپر کے تمام ورثاء کے سہام میں ضرب دیا گیا۔

اور مورث اعلیٰ کے مخرج سولہ میں ضرب دیا تو بتیس ہو گئے، اور بطن اول میں سعیدہ کے سہام تین میں ضرب دیا تو چھ ہو گیا، پھر مافی الید کا وفق تین سے میت ثانی کے نیچے کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیا تو دادی کو تین اور لڑکے کو چھ چھ اور لڑکی کو تین ملا۔

(۴) اس کے بعد سعیدہ کا انتقال ہو گیا اس کو دو جگہ سے وراثت ملی ہے میت اول سے چھ اور میت ثالث سے تین، کل مافی الید نو ہو گئے، اور اس کے ورثاء میں شوہر نعیم، دو بھائی رئیس اور نفیس ہے، تو مسئلہ چار سے بنا شوہر کو دو دیا، اور دونوں بھائیوں کو ایک ایک دیا، پھر مخرج اور مافی الید میں نسبت دیکھی تو تباین کی نسبت ہے لہٰذا مافی الید نو سے نیچے ہر ایک کے سہام میں ضرب دیا تو شوہر کو اٹھارہ، اور دونوں بھائی کو نو نو ملے، اور مخرج چار کے ذریعہ میت اول کی تصحیح بتیس میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ایک سو اٹھائیس ہوئے تو اس سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی، اور اوپر کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے گا اب نیچے الاحیاء کی لکیر کھینچ کر اس کے اوپر درمیان میں المبلغ لکھ کر اس کے اوپر ایک سو اٹھائیس لکھ دیں گے، اور لکیر کے نیچے زندہ ورثاء کا نام لکھا جائے گا اور ہر ایک کے نیچے اس کے واجبی سہام کو لکھا جائے گا، پھر آخر میں ایک نوٹ لکھی جائے گی جو فتویٰ کی شکل میں اس طرح ہوگی (بر تقدیر صحت سوال، وعدم موانع ارث، وبعد ادائے حقوق ماتقدم، مورث اعلیٰ کا کُل ترکہ ایک سو اٹھائیس سہام میں تقسیم ہو کر ہر وارث کو اتنا اتنا ملے گا جو اس کے نام کے نیچے درج ہے) جیسا کہ حسب ذیل نقشہ سے واضح ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگلے صفحہ پر چار بطن کے مناسخہ کا نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔

رحیمہ — ۱۲۸ / ۲۴ / ۱۶ — مسئلہ ۴ — مسئلہ ۴

بطن اوّل

م

| شوہر/عبداللہ | لڑکی/نفیسہ | ماں/سعیدہ |
|---|---|---|
| ۱ | ۳ | ۱ |
| ۴ | ۹ | ۳ |
| | | ۶ |

تماثل

عبداللہ — مسئلہ ۴ — مف ۴

بطن ثانی

م

| بیوی/حلیمہ | باپ/عمرو | ماں/رشیدہ |
|---|---|---|
| ربع | عصبہ | ثلث مابقیہ |
| ۱ | ۲ | ۱ |
| ۲ | ۴ | ۲ |
| ۸ | ۱۶ | ۸ |

بطن ثالث — ۲ / مسئلہ ۶ — توافق بالثلث ۳ — وف ۳ — مف ۹

نفیسہ

م

| دادی/سعیدہ | لڑکا/خالد | لڑکا/راشد | لڑکی/راشدہ |
|---|---|---|---|
| سدس | عصبہ | عصبہ | عصبہ |
| ۱ | ۲ | ۲ | ۱ |
| ۳ | ۶ | ۶ | ۳ |
| | ۲۴ | ۶ | ۱۲ |

بطن رابع — تباین

مسئلہ ۴

سعیدہ میـــــــــــــــت ـــــــــــــــ مف ۹

| شوہر/نعیم | بھائی/رئیس | بھائی/نفیس |
| --- | --- | --- |
| ۲ | ۱ | ۱ |
| ۱۸ | ۹ | ۹ |

۱۲۸

الـــمـــبـــلـــغ

الاحیـــــــــــــــــــــــــاء

| عمرو | رشیدہ | خالد | راشد | راشدہ | نعیم | رئیس | نفیس |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱۶ | ۸ | ۲۴ | ۲۴ | ۱۲ | ۱۸ | ۹ | ۹ |

**تنبیہ:** بطن ثانی پھر سے ملاحظہ فرمایئے یہ وہ مسئلہ ہے جس میں احدالزوجین کو اقل مخرج سے حصہ دینے کے بعد ماں کو مابقیہ کا ثلث دیا جاتا ہے۔

## تمرین (۳۸)

(۱) مثال مذکور میں مورث اعلیٰ کون ہے؟ (۲) میت ثانی کا مافی الید کتنا ہے اور ان کے درمیان کون سی نسبت ہے؟ (۳) میت ثانی کا مافی الید نو کیوں آیا ہے؟ (۴) مذکورہ مثال میں المبلغ کتنا ہے؟ (۵) مسئلۂ مناسخہ کے آخر میں کیا نوٹ لکھی جائے گی؟

# سبق (۳۹)

## تماثل کی مثال

**وضاحت:-** بطن ثانی کے عدد اور مافی الید کے عدد کے درمیان تماثل کی نسبت ہے لہٰذا شریف کا ترکہ تین حصوں میں تقسیم ہوکر ہر وارث کو ایک ایک حصہ دیا گیا مزید کسی حساب و کتاب کی ضرورت نہیں ہے، پھر المبلغ تین اور ترکے میں تماثل کی نسبت ہے لہٰذا ایک ایک کو ایک ہزار مل جائے گا۔

## تداخل کی مثال

مسئلہ ۲۴ / ۴۸

عبداللطیف میــــــــــــــــــــــــــــــــت

| بیوی/سائرہ بانو | لڑکی/رابعہ | ماں/حفیظہ | بھائی/عبدالشکور |
|---|---|---|---|
| ثمن | نصف | سدس | عصبہ |
| ۳ | ۱۲ | ۴ | ۵ |
| | ۲۴ | ۸ | ۱۰ |

مسئلہ ۶ / ۲

سائرہ بانو میــــــــــــــــــــــــــــــــت مف ۳

| لڑکی/رابعہ | باپ/عبدالاحد | ماں/زبیدہ |
|---|---|---|
| نصف | سدس مع التعصیب | سدس |
| ۳ | ۲ | ۱ |

المبلغ ۴۸ تداخل ترکہ ۲۰۰۰ / ۹۶۰۰۰

الاحیــــــــــــــــــــــــــــــــاء

| رابعہ | عبدالشکور | حفیظہ | عبدالاحد | زبیدہ |
|---|---|---|---|---|
| ۲۷ | ۱۰ | ۸ | ۲ | ۱ |
| ۵۴۰۰۰ | ۲۰۰۰۰ | ۱۶۰۰۰ | ۴۰۰۰ | ۲۰۰۰ |

**وضاحت:-** بطن اول کا مسئلہ چوبیس سے بنا، پھر بطن ثانی میں مافی الید اور مسئلہ ثانی کے درمیان تداخل کی نسبت ہے، لہٰذا چھ کا دخل دو سے مسئلۂ اول میں ضرب دیا تو اڑتالیس ہوگئے، پھر اسی عدد دخل کے ذریعہ بطن اول کے ہر فرد کے سہام میں ضرب دیا تو اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگئی، پھر الاحیاء لکھ کر اس کے اوپر المبلغ لکھ کر آخری تصحیح لکھ دی گئی۔

پھر ہم نے اڑتالیس اور ترکے (۹۶۰۰۰) کے درمیان میں دیکھا تو تداخل کی نسبت معلوم ہوئی اسلئے کہ اڑتالیس چھیانوے میں دوسری مرتبہ میں ختم ہوجاتا ہے، ہر ایک وارث کے نام کے نیچے جتنے سہام لکھے ہیں ان کو دوگنا کر کے ہر ایک کو ترکے میں سے حصہ مل جائے گا، مثلاً زبیدہ کو ایک سہام ملا تھا تو اب اس کے ایک سہام کو دوگنا کیا تو دو ہو گئے، لہٰذا دو ہزار روپئے ترکے میں سے اس کو ملے گا یہی حکم بقیہ افراد کے درمیان چلے گا۔

## توافق کی مثال

فہیمہ

مسئلہ ۴ — ۱۶ — ۳۲    ۳/    مسئلہ ۶ — رد ۴

| شوہر/اسجد | لڑکی/غزالہ | ماں/ریحانہ |
|---|---|---|
| ربع | نصف | سدس |
| ۱ | ۳ | ۱ |
| ۴ | ۹ | ۳ |
| ۸ | | ۶ |

## توافق بالثلث

غزالہ

مسئلہ ۶ — وفق ۲    مف ۹ — وفق ۳

| باپ/اسجد | لڑکا/عرفان | دادی/ریحانہ |
|---|---|---|
| سدس | عصبہ | سدس |
| ۱ | ۴ | ۱ |
| ۳ | ۱۲ | ۳ |

## توافق بالنصف

| | | |
|---|---|---|
| | ۱۶ | وفق ۱۲۸۰۱۳ |
| | المبلغ ۳۲ | ترکہ ۲۵۶۰۲۶ |

الاحیـــــــــــــــــــــــاء

| اسجد | ریحانہ | عرفان |
|---|---|---|
| ۱۱ | ۹ | ۱۲ |
| ۸۸۰۰۸ $\frac{۱۵}{۱۶}$ | ۷۲۰۰۷ $\frac{۱۵}{۱۶}$ | ۹۶۰۰۹ $\frac{۱۲}{۱۶}$ |

**وضاحت:** (۱) بطن اول میں مسئلہ ردیہ ہے اوراس کی تصحیح سولہ سے ہوئی اور تصحیح ثانی اورغزالہ کے مافی الید میں توافق بالثلث کی نسبت ہے تو تصحیح ثانی کا وفق دو اور مافی الید کا وفق تین ہے اسلئے تصحیح ثانی کے وفق دو کو تصحیح اول سولہ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب بتیس نکلا۔

(۲) پھر میت اول کے ورثاء کے سہام کو مضروب دو میں ضرب دیا تو شوہر اسجد کو آٹھ اور ماں ریحانہ کو چھ ملا، اور میت کے ورثاء کے سہام کو مافی الید تین کے ذریعے سے عرفان کے سہام چار میں ضرب دیا تو عرفان کو بارہ، اور ریحانہ کو تین حصے ملے، تو اسجد اور ریحانہ کو دونوں بطن کے مورث سے وراثت ملی ہے، لہٰذا اسجد کا کل حصہ گیارہ اور عرفان کو بارہ اور ریحانہ کو نو حصے ملے (۳) پھر ہم نے المبلغ بتیس اور ترکے (۲۵۶۰۰۲۶) روپئے کے درمیان نسبت دیکھی تو توافق بالنصف کی نسبت ہے، بتیس کا وفق سولہ، اور ترکے کا وفق (۱۲۸۰۱۳) نکلا تو اولاً ترکے کے وفق کو ہر وارث کے سہام میں ضرب دے کر تصحیح کے وفق سولہ کے ذریعہ تقسیم کیا تو ہر وارث کو اتنے روپئے ملے جو اسکے سہام کے نیچے درج ہیں۔

# تمرین (۳۹)

(۱) منیر کا مافی الید کتنا ہے؟ (۲) المبلغ اور ترکہ کے درمیان کون سی نسبت ہے؟ (۳) تداخل کی مثال کی وضاحت کیجئے (۴) توافق کی مثال میں میت ثانی کے مخرج اور مافی الید کے درمیان کتنے سے توافق ہوا ہے؟ (۵) توافق کی مثال میں المبلغ اور ترکہ کا وفق کتنا ہے؟۔

# سبق (۴۰)

## تباین کی مثال

۲۸
مسئلہ ۷

عارفہ

| لڑکا/عبدالحکیم | لڑکا/سلیم | لڑکا/ندیم | لڑکی/ناظمہ |
|---|---|---|---|
| ۲ | ۲ | ۲ | ۱ |
| ۸ | ۸ | ۸ | |

ناظمہ — مسئلہ ۴ — مف ۱

| شوہر/عبدالستار | لڑکا/عبدالغفار | لڑکی/حنفیہ |
|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۱ |

المبلغ ۲۸ تباین — ترکہ ۲۵۴۲۹

الاحیاء

| عبدالحکیم | ندیم | سلیم | عبدالغفار | عبدالستار | حنفیہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۸ | ۸ | ۸ | ۲ | ۱ | ۱ |
| ۷۲۶۵ $\frac{۱۲}{۲۸}$ | ۷۲۶۵ $\frac{۱۲}{۲۸}$ | ۷۲۶۵ $\frac{۱۲}{۲۸}$ | ۱۸۱۶ $\frac{۱۰}{۲۸}$ | ۹۰۸ $\frac{۵}{۲۸}$ | ۹۰۸ $\frac{۵}{۲۸}$ |

(۴) **وضاحت:-** بطن اول کے مسئلہ کی تصحیح سات سے ہوئی عصبہ ہونے کے اعتبار سے اور تصحیح ثانی اور ناظمہ کے مافی الید کے درمیان تباین کی نسبت ہے تو تصحیح ثانی کو تصحیح اول میں ضرب دینے سے اٹھائیس نکلے، پھر اس تصحیح ثانی کے عدد چار کے ذریعہ سے بطن اول کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ہر وارث کا حصہ بنا گیا، پھر ہم نے المبلغ اٹھائیس اور ترکے (۲۵۴۲۹) کے درمیان تباین کی نسبت ہونے کی وجہ سے کل ترکے کو ہر وارث کے سہام میں ضرب دیا، پھر حاصل ضرب کو المبلغ کے عدد اٹھائیس کے ذریعہ تقسیم کیا تو خارج قسمت ترکے میں سے ہر فرد کا حصہ بنا گیا، لہٰذا ہر وارث کو اتنا ہی حصہ ملے گا جو اس کے نام کے نیچے درج ہے۔

**مذہبِ شوافع** رحمۃ اللہ علیہم: مناسخہ کے مسئلہ میں حضرات شوافعؒ کا مسلک، مسلک احنافؒ کے موافق ہے۔

## تمرین (۴۰)

(۱) غرض وغایت بیان کیجئے (۲) نصف العلم کہنے کی تینوں وجہ تسمیہ بیان کیجئے (۳) علی الترتیب وراثت کی نو قسموں کے فقط نام بیان کیجئے (۴) مقرلہٗ بالنسب علی الغیر کی سات شرطیں بیان کیجئے (۵) دادا کی چار استثنائی حالت بیان کیجئے (۶) پوتیوں کے مکمل حالات بیان کیجئے (۷) علاتی بہنوں کے مکمل حالات بیان کیجئے (۸) دادی کے ذیل میں ذکر کردہ مختلف فیہ مسئلہ کو بیان کیجئے (۹) کیلکو لیٹر کی مکمل بحث سمجھایئے (۱۰) دوسرا شبہ اور اس کا جواب بیان کیجئے (۱۱) مسئلہ منبریہ بیان کیجئے (۱۲) نسبت معلوم کرنے کا پہلا طریقہ مع امثلہ بیان کیجئے (۱۳) دس کے اعداد کے بعد توافق کس نام سے موسوم کیا جائے گا؟ (۱۴) تصحیح کے کتنے اصول ہیں؟ ساتواں اصول بیان کیجئے (۱۵) کسر نکالنے کا طریقہ بیان کیجئے (۱۷) مصالحت کے بعد مابقیہ ترکہ کو کیا کہتے ہیں؟ (۱۸) شوہر کا اقل مخرج کتنا ہے؟ (۱۹) ضروری اصطلاحات کا خلاصہ بیان کیجئے (۲۰) مثال تباین میں مورث اعلیٰ کون ہے؟ (۲۱) میت ثانی کے مخرج اور اس کے مافی الید میں کون سی نسبت ہے؟ (۲۲) میت ثانی کو مورث اعلیٰ کی طرف سے کتنا حصہ ملا ہے؟ (۲۳) المبلغ کتنا ہے؟ (۲۴) ترکہ اور المبلغ کے درمیان کون سی نسبت ہے؟ (۲۵) مسئلۂ مناسخہ کا خلاصہ بیان کر کے کاپی میں پانچ مثال بطرز فتویٰ لکھئے۔

# مراجع و مصادر

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | القرآن الکریم | ------------------ |
| (۲) | بخاری شریف | ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیمؒ |
| (۳) | مسلم شریف | ابوالحسین مسلم بن حجاج نیساپوریؒ |
| (۴) | ابوداؤد شریف | ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ |
| (۵) | ترمذی شریف | ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃؒ |
| (۶) | ابن ماجہ شریف | ابو عبداللہ محمد بن یزید قرویؒ |
| (۷) | مشکوٰۃ شریف | محمد بن عبداللہ خطیب بغدادیؒ |
| (۸) | فتاویٰ شامی | علامہ محمد امین عابدین بن عمر شامیؒ |
| (۹) | منحۃ الخالق علیٰ بحر الرائق | علامہ محمد امین عابدین بن عمر شامیؒ |
| (۱۰) | السراجی فی المیراث | سراج الدین محمد بن عبدالرشید سجاوندیؒ |
| (۱۱) | المواریث | علامہ محمد علی الصابونیؒ |
| (۱۲) | شریفیہ مع حاشیہ | علامہ شیخ شریف الدین جرجانیؒ |
| (۱۳) | معین الفرائض | مولانا محمد حسن اجمیریؒ |
| (۱۴) | تدریب الفرائض | مفتی محمد الیاس قاسمی صاحب |
| (۱۵) | طرازی | مولانا اشتیاق احمد دربھنگوی صاحب |
| (۱۶) | کتاب المیراث | علامہ محمد ایوب ندوی |
| (۱۷) | سعادت جنرل نالج | مولانا احمد ٹنکاروی صاحب |

# خط بنام رہنمایانِ قوم

محترم ومکرم ــــــــــــــــــــــــــــــــــ السلام علیکم!

اُمید کہ مزاج بعافیت ہونگے۔ اللہ آپ کے دینی، ملّی، قومی خدمات کو قبول فرمائے اور ہم سب کیلئے باعثِ فلاحِ دارین بنائے۔ امین۔

آئے دن ہندوستان کے بگڑتے حالات، ایوانِ حکومت سے مسلم تناسب کی کمی کی مسلسل شکایتیں، مسلم کش فسادات خلافِ انسانیت قوانین سے نپٹنے کیلئے، مع دعوتِ دین کے تقاضے کے تحت، خیرامت ہونے کی حیثیت سے، جرائم کی عملی روک تھام کیلئے، ہم نے ارادہ کیا ہے کہ مسلم نوجوانوں کی پولس اِنتظامیہ، فوج، قانون ساز اِداروں میں دینی تربیت و اِصلاح کے بعد بھرتی کرنے کی اِجتماعی وتنظیمی جدّو جہد کی جائے تاکہ اللہ ہمارے مسائل حل کرے۔ آنجناب سے اس معاملہ پر چار قسم کے تعاون کی درخواست ہے:

(۱) قرآن وسنت اور اپنے طویل تجربات کی روشنی میں اپنی رائے پیش کریں۔

(۲) اپنے شاگردوں کو حکم دیں یا ملی سرگرمیوں میں حصّہ لینے والے ساتھیوں سے درخواست کریں کہ (الف) اِسلامی سیاسیات، حدود وتعزیرات، قصاص و دیۃ جیسے مسائل پر تحقیقی مقالات لکھیں یا لکھوائیں، نیز اسمیں عصر حاضر کے جرائم اور مجرمین کا حکم، ان سے طریقۂ نجات اور جھوٹے مقدموں سے بچنے کے طریقے، بڑے بڑے مجرموں کو بچانے والے قانونی ہتھکنڈے سے لوگوں کو آگاہ کرکے ان کا تدارک بھی شامل ہو (اس کے لئے اِنعامی مقابلے کی شکل بھی بہتر رہے گی)

(باء) اِسلامی حدود وتعزیرات سے اِنسانوں کو پہنچنے والے عقلی وسائنسی فوائد پر مشتمل مضامین عوام میں ہر مقامی زبان میں شائع کریں کیونکہ یہ منزل تک پہنچنے کا لابڈّی وسیلہ ہے۔ نیز اس میں غیر مسلموں اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی عقلوں سے مناسبت رکھنے والے دلائل کو ضرور شامل کریں تا کہ ہم اِسلامی نظام کو بطور فطری نظام کے پیش کرسکیں۔ لوگ مٹی کو سونا سونا کہہ کر اُسے سونا ثابت کرتے ہیں تو ہمیں سونے کو سونا ثابت کرتے کتنی دیر لگے گی آفتاب آمد دلیلِ آفتاب۔

(۳) الحمدللہ، اللہ نے آپکو وسیع حلقۂ اثر دیا ہے، مقامی اقتدار بخشا ہے عوام میں آپکی باتیں قبول کرلی جاتی ہیں، لہٰذا اگر آپ اس کام میں مسلمانوں کا یا ملتِ اِسلامیہ کا دنیوی واُخروی فائدہ محسوس کریں تو:

(الف) اپنے مقام یا علاقے کی سطح پر ہونہار صحت مند لائق وفائق جوانوں کی دینی وذہنی تربیت و اصلاح کے بعد پولس وفوج میں بھرتی شروع کریں۔

(باء) اس کے اعلیٰ عہدوں کیلئے مطلوبہ تعلیم کی خاطر متمول گھرانوں کے بچّوں کی تشکیل کرکے ان کے

داخلے کروائیں یالائق مند غریب طلبہ کی اِمداد کا مستقل اِنتظام کریں۔

(جیم) چند ذہین طلبہ یا علماء کو قانون (Law) پڑھوائیں تاکہ وہ دستور ہند سے واقف ہوکر خلافِ اِنسانیت وشریعت قانون کا اچھی طرح تدارک کرسکیں۔

(۴) ان عہدوں پر فائز مسلم وغیر مسلم افسروں سے دینی ودعوتی نسبت پر تعلقات بڑھا کر حکمت اور نرمی سے انہیں اللہ کے قریب کرنے کی کوشش کریں، پہلا کام یہ نہیں کہ وہ پہلی فرصت میں پنجوقتہ نمازی بنے یا وہ صرف داڑھی رکھے بلکہ اصل کام یہ ہے کہ اس کے دل میں خدا کی محبت اور اس کا ڈر پیدا ہو اور رسول ﷺ کی عظمت پیدا ہو تا کہ وہ ان کا مطیع بن سکے اگر یہ مرحلہ طے ہوجائے تو پھر ان شاء اللہ ہر معاملہ آسان ہوگا۔

یقیناً یہ باتیں کہنا آسان ہیں لیکن کرنا دشوار، اس منزل کی راہ میں بہت دشواریاں ہیں، یہ کوئی مذاق یا بائیں ہاتھ کا کھیل نہیں کہ کوئی قوم ملکی انتظام آسانی سے دوسروں کے حوالے کرے اسکے لئے ان تھک محنت اور مخالفت پر صبر کی از حد ضرورت ہے، اور نہ شیطان خاموش تماشائی بنے گا بلکہ وہ ہر ممکن طریقے سے ہماری راہ میں رکاوٹ پیدا کرے گا جیسا کہ وہ قدیم داعیوں (انبیاء واتباعہم) کیلئے رُکاوٹیں پیدا کرتا آیا ہے وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿الأنعام: ۱۲۱﴾ اسی طرح منافقوں کا ٹولہ بھی از سرِ نو سرگرم ہوگا جن کا تذکرہ قرآن نے بارہا کیا ہے ان کو پہچاننا اور ان کے مکائد سے بچنا بھی ایک مستقل مسئلہ ہوگا۔

لیکن یہ بھی ایک یقینی بات ہے کہ ہر حق وباطل کی جنگ کی طرح انجام کار حزب اللہ ہی کو کامیابی حاصل ہوگی (۲۲: المجادلہ) اس میں کوئی دورائے نہیں کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے (۶: الانشراح) اور پھر وثیقہ ہے کہ جو ہماری راہ میں جدوجہد کرے ہم ضرور اسے سیدھی راہ دکھائیں گے (۶۹: الروم)

اگر آج ہم نے صرف یہ پودے لگوائے تو ان شاء اللہ ہماری نسلیں ان کے ثمرات ضرور حاصل کرسکیں گی اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا باعث بنے گی۔ اگر آپ اس کام میں کوئی شرعی قباحت محسوس کریں تو برائے کرم اس پر مطلع کرکے، اسکا حل بتا کر ہماری اصلاح فرمائیں اور ہمارے کام کی تائید ونصرتِ خداوندی کی دُعا کرتے رہیں۔ یہ ایک عاجزانہ اِلتماس ہے نہ کہ حکم، چراغ کی کیا حیثیت کہ وہ نیرّ تاباں کو روشنی دکھائے۔

سماع خراشی و دل شکنی کیلئے معافی کا خواستگار ہوں برائے کرم چند لفظوں میں ہی سہی، جواب سے ضرور مطلع کریں، نالۂ نیم شبی فراموش نہ کریں۔

دُعاؤں کا طلبگار

**دانش بن نعیم**

(رکن: جمعیۃ العلماء، رائے گڈھ) مہاراشٹر

# عالمگیر مذہب کا عالمگیر پیغام

یاایّھاالنّاس! قولوالا الہ الااللّٰہ تفلحوا

{اسلام کے بنیادی اصول سمجھانے کے لئے منفرد انداز}

قرآن کریم کی ان آیات کا مجموعہ جس میں بلاتفریق قوم ومذہب پوری انسانیت کو خطاب کیا گیا ہے، اور یہ سمجھایا گیا ھیکہ

{۱} اللہ ایک ہے اور وہی معبودِ برحق ہے۔

{۲} حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ورسول ہیں۔

{۳} مرنے کے بعد دوبارہ ضرور زندہ کیا جائے گا۔

{۴} زندگی کا دستور العمل قرآن کریم ہے۔

{۵} دنیا کے تمام انسان ایک دوسرے کے بھائی اور بہن ہے، اور ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔

یاایھاالناس : کہ کر اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا کے ہر انسان، ہر قوم، ہر زمانے کے لوگوں کو خطاب کیا اور مذکورہ بالا باتوں سے متعلق قیامت تک اٹھنے والے ہر اشکال کا جواب دیا۔

ان باتوں کو قرآنی حلاوت کے ساتھ "**عالمگیر مذہب کا عالمگیر پیغام**" میں جمع کیا گیا ہے۔ مختصر مگر جامع کتابچہ: برادرن وطن کیلئے بہترین تحفہ (اشاعت وترجمہ کی عام اجازت بشرط اطلاع وبغیر ترمیم وتحذیف)

**مصنّف**: مولوی دانش بن نعیم لانبے

مقیم، اندھیری، ممبئی۔ 08097381503

(طباعت: ہمدم پریس، مالیگاؤں)

# اقتباسات

## حضرت مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی صاحب نے فرمایا

علم فرائض کا تعلق حالتِ ممات سے ہے اور علم فرائض کے علاوہ دیگر تمام علوم کا تعلق حالتِ حیات سے ہے
اسلئے اس کو نصف العلم کہا گیا (۲) علم فرائض کے حصول اور اس میں مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے اتنی محنت
ومشقت اٹھانی پڑتی ہے جو محنت ومشقت دیگر علوم حاصل کرنے میں اٹھانی پڑتی ہے اسلئے اس کو نصف العلم
کہا گیا (۳) جتنے تمام علوم کے حصول میں ثواب ملتا ہے تو تنہا علم فرائض کے حصول میں بھی اتنا ہی ثواب ملتا
ہے اسلئے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے۔

## حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری نے فرمایا

فن میراث؛ ایک ضروری علم ہے جس سے کوئی مسلمان مستغنی نہیں ہوسکتا. عام طور پر لوگ اسے ایک
مشکل فن سمجھتے ہیں، لیکن واقعہ یہ ھیکہ اگر اس فن کے بنیادی اصول کو ذھن نشین کرلیا جائے تو پھر یہ
فن مشکل نہیں رہتا، تاہم اس میں مناسبت پیدا کرنے کے لئے مشق وتمرین اور ممارست کی
ضرورت ہوتی ہے، جو شخص محنت کرکے اس پر عبور حاصل کرلے وہ لاکھوں کروڑوں کا حساب
منٹوں میں تقسیم کرسکتا ہے۔

## حضرت مولانا قاری رشید احمد صاحب اجمیری نے فرمایا

مسلمان کو میراث کے سلسلے میں مسائل سے روشناس کرانا اور اہمیت سے واقف کرنا علماء کرام کا مشن وفکر
ہے، جیسے کہ اور ضروری مسائل کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، اسی طرح جو تساہل وتغافل برتا جارہا ہے
اس سے بھی متنبہ کرنا انہیں حضرات کا حصہ ہے، لیکن یہ جب ہوگا کہ خود کو بھی ان مسائل سے اچھی طرح
واقفیت ہو اسی لئے فن بسہولت سمجھانے اور ذھن نشین کرنے کے لئے علماء وفقہاء کرام انہیں اپنے
طریقے اور مقدور بھر ساعی میں لگے رہتے ہیں جس کی برکت سے طلباء کے لئے فن کا سمجھنا آسان
ہوتا گیا ہے اور نئی نئی تالیفات منصۂ وجود میں آتی رہی ہیں۔

قیمت: ۱۲۰
₹ 120/-

ناشر:
**محمد داؤد بکڈپو**
نزد جونا کھار مرکز جامع مسجد،
ایس، وی، روڈ کھار (ویسٹ)
ممبئی، مہاراشٹر، انڈیا (۴۰۰۰۵۰)

### مؤلف: عبداللطیف مہدی حسن قاسمی (بمبوی)

اس کتاب کے لکھنے کی خاص وجہ یہ ھیکہ طالب علم آسانی کے ساتھ اس فن کے اصول وقوانین بالکل ازبر کر
لے اور مشق وتمرین کے ذریعہ مہارت تامہ حاصل کرلے تاکہ بروقت پیش آنے والے مسائل کے ہر گوشہ
کو کامل طریقہ سے حل کرسکے، اس فن کے ساتھ کیلکولیٹر کو خاص دخل ہے، بندہ نے اس کتاب میں خاص طور
پر کیلکولیٹر کے استعمال کا طریقہ لکھا ہے تاکہ جس شخص کو بالکل کیلکولیٹر استعمال کرنا نہیں آتا وہ بھی سیکھ لے
اور جس کو کیلکولیٹر استعمال کرنا آتا ہے وہ کیلکولیٹر کے ذریعہ فن فرائض کے مسائل کو حل کرنا سیکھ لے۔

HAMDAM PRESS, MALEGAON - MOB : 9420828392